کنویں کے احکام

کنویں کا پانی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے:

سوال: اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا جائز نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا درست ہے، اگر وہ ناپاک ہوجائے، تو پاک کرنے سے پاک بھی ہوجائے گا۔(۱) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۶/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۳۸/۵)

کنویں کا پانی زیادہ ہونے کی ترکیب:

سوال: کنویں کا پانی کبھی کم ہوجاتا ہے، جس کی بنا پر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دعا کریں اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور فرمائے؟

---

(۱) إذا وقعت فی البئر نجاسة نزحت، وکان نزح ما فیها من الماء طهارة لها بإجماع السلف، ومسائل البئر مبنية على اتباع الآثار دون القياس الخ ......أن آبار الفلوات ليست لها رؤس حاجزة، والمواشی...... فجعل القليل عفواً للضرورة، ولاضرورة فی الکثير، وهو ما يستکثره الناظر إليه فی المروی عن أبی حنيفة رحمه الله، وعليه الاعتماد. (الهداية: ۴۱/۱-۴۲، فصل فی البئر، مكتبة شركة علمية، ملتان)

کنویں کا پانی پاک وصاف ہے، جو وضو غسل اور پینے کے لیے استعمال میں آتا ہے، کنویں کے ذریعہ پانی نکالنے کا طریقہ قدیم زمانہ سے دنیا کے سارے ملکوں میں رائج ہے، اور یہ شہر و دیہات ہر جگہ پایا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، مکہ و مدینہ میں، پانی کنویں سے ہی حاصل ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کے ایک ایسے کنویں کے بارے میں سوال کیا گیا، جو باغ میں تھا، اور اس میں نجاست کے واقع ہونے یا نہ ہونے کا یقینی علم نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد: ۲۲۴/۱، معارف السنن) اس لیے کنواں شہر یا دیہات میں کہیں بھی ہو، اور اس کا پانی استعمال میں آتا ہو، تو جب تک اس میں کسی نجاست کے واقع ہونے کا یقینی علم نہ ہو، وہ پانی پاک ہی رہے گا۔ البتہ اگر کوئی گندی یا نجس چیز کنویں میں گر جائے، جیسے انسان کا پیشاب، پاخانہ، شراب، خون وغیرہ نجاست غلیظہ یا خفیفہ، تو ایسی صورت میں کنویں کا تمام پانی ناپاک ہوجائے گا، اسے وضو غسل یا طہارت وکھانے پینے کے لیے استعمال میں لانا جائز نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار: ۲۱۲/۱) (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۷۸-۷۹- مؤلفہ انیس الرحمٰن قاسمی)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

حق تعالیٰ کنویں میں عمدہ پانی عطا فرمائے، جس سے سب کی ضروریات آسانی سے پوری ہوجائے۔ آپ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۴۱/ بار، اول وآخر درود شریف گیارہ بار پابندی سے روزانہ پڑھا کریں اللہ تعالیٰ روزی میں برکت دے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۶/۵)

حرام مال سے جو کنواں تیار ہوا ہو، اس کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک عورت نے حرام کی کمائی یعنی سود سے روپیہ جمع کیا ہے اور اس روپے سے ایک کنواں بنوایا ہے اور ایک مسجد اس کنویں کے متصل ہی بنوائی ہے، ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس کنویں سے پانی پینا اور وضو کرنا جائز نہیں ہے اور مسجد بھی جائز نہیں ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اس پانی سے وضو کر کے نماز ادا کی جاوے گی، نماز ادا ہوجاوے گی۔ (”**الماء طھور**“ **الحدیث**)(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱۹۷/۱)

طوائف کے بنائے ہوئے کنویں کا حکم:

سوال: اگر کوئی طوائف مسجد میں کنواں کھدوائے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

کر سکتے ہیں۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۹/۱)

ناپاک پانی سے بنے ہوئے اینٹ وغیرہ کو کنویں میں لگانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کنواں کھودا جا رہا تھا اسی دوران وہ ناپاک ہوا بعد ازاں اس کنویں کی مرمت وغیرہ اینٹیں، بھرائی اس ناپاک پانی اور مٹی سے کی گئی، جب کنواں تیار ہوا تو تمام پانی نکالا گیا، اب سوال یہ ہے کہ پانی نکالنے سے یہ سارا کنواں بھی سر سے تک پاک متصور ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: ہلال احمد طورو مردان۔ ۵/ نومبر ۱۹۷۴ء)

(۱) مشکوٰۃ، باب المیاہ: ص۵۔ انیس

(۲) اس لئے کہ اس کا پانی پاک ہے۔

وتجوز الطهارة الحكمية بماء مطلق الخ طاهر الخ كماء السماء الخ وماء الأودية أى الأنهار وماء العيون أى الينابيع وماء الآبار الخ. (غنية المستملى، باب المياه: ص۸۶، ظفیر)

الجواب ــــــــــــــــــــ

واضح رہے کہ یہ مسئلہ بالتصریح نہ ملا، البتہ قواعد کی رو سے یہ کنواں پاک ہوگا، نیز اگر پاک پانی میں چوہا وغیرہ کے مرنے سے ناپاک ہونے کے وقت دیوار وغیرہ ناپاک ہوجاتی ہیں اور کنویں کے پاک ہونے کے وقت دیوار وغیرہ بھی پاک ہوجاتی ہے تو دلالت کی بنا پر ارادہ تطہیر سے سابق اور لاحق کا ایک حکم ہوگا۔(۱) **وھو الموفق**

(فتاویٰ دیوبند، پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم: ص ۷۶، ۷۷)

غیر محتاط کنویں کے پانی کا حکم:

سوال: اس ملک میں کنویں میں احتیاط نہیں ہے، آیا مسافر پردیسی ومقیم کے واسطے بوجہ عموم بلویٰ ایسے پانی سے وضو وغسل اور اکل وشرب درست ہے یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس پانی سے غسل و وضو اور اکل وشرب سب جائز ہے وہم نہ کرنا چاہئے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۲۰)

من ٹوٹے کنویں کا حکم:

سوال: ایک کنویں کی من ٹوٹ گئی ہے، اور گڑھے بھی ہوگئے ہیں، جب ان گڈھوں میں پانی بھرتا ہے، تو وہ کنویں کی طرف بوجہ نیچا ہونے کے جاتا ہے، بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا کہ ان گڈھوں میں کتے نے پانی پیا، لہٰذا اس کنویں کا حضور کیا حکم دیتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جب کتے کا پانی پینا اور اس پانی کا کنویں میں جانا یقینی یا غالب گمان ہو، تو کنواں نجس ہے۔(۳) فقط

(فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۴۲)

---

(۱) **قال الشرنبلالي: وكان ذلك المنزوح طهارة للبئر والدلو والرشاء والبكرة ويد المستقي، روى ذلك عن أبي يوسف والحسن لأن نجاسة هذه الأشياء كانت بنجاسة الماء فتكون طهارتها بطهارته نفياً للحرج. (حاشية الطحطاوي علىٰ مراقي الفلاح: ص ۳۸، فصل في مسائل الآبار)**

(۲) **اليقين لا يزول بالشك. (الأشباه والنظائر القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفير)**

أن عمرؓ بن الخطاب خرج في ركب فيهم عمروؓ بن العاص حتى وردوا حوضاً فقال عمروؓ بن العاص لصاحب الحوض: هل ترد حوضك السباع؟ فقال عمرؓ بن الخطاب: ياصاحب الحوض لاتخبرنا فإنا نرد على السباع وترد علينا. (سنن للبيهقي، باب سور سائر الحيوانات سوى الكلب والخنزير، ج اول ص ۳۷۹ نمبر ۱۱۸۱)

اس قول صحابی کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑا حوض ناپاک نہیں ہوتا۔ انیس

(۳) **إذا وقعت في البئر نجاسة نزحت... الخ. (الهداية فصل في البئر: ۱/۴۱، انیس)**

کنویں سے سنڈاس کی دوری کتنی ہونی چاہیے:

سوال: مسجد میں کنواں ہے اس کے نزدیک ایک پاخانہ ہے کیا اس کنویں کا پانی طاہر ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

عام پاخانہ اور پیشاب خانہ کنواں سے اتنے فاصلہ پر بنانا چاہیے کہ نجاست اور گندگی کا کنویں میں جانے کا کوئی خطرہ نہ رہے۔سنڈاس کنویں سے کم سے کم دس بارہ ہاتھ کے فاصلہ پر بنانا چاہیے۔اور جہاں اتنی دوری پر بھی پانی میں نجاست کے اثر کا اندیشہ ہو وہاں زیادہ فاصلہ ہونا چاہیے اس لیے ہر جگہ کے لیے یکساں حکم نہیں ہے،صرف یہ خیال رکھنا چاہیے کہ نجاست کا کوئی اثر کنویں میں پڑنے نہ پائے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی،۲۲/۸/۵ ۱۳۷ھ۔(فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۵۳)

کنواں بیت الخلا سے کتنا دور رہنا چاہئے:

سوال: پائخانہ سنڈاس کا جو گڑھا،اس قدر نہیں کھودا گیا ہو کہ پانی نکل آیا ہو،اس سے بفاصلہ چار ہاتھ کے کنواں پختہ ہو،تو اس کنوئیں کا پانی استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس فاصلہ کی شرعاً کوئی حد نہیں،زمین کی نرمی وسختی کے تفاوت سے حکم متفاوت ہو جاتا ہے۔فاصلہ اس قدر ہونا چاہئے کہ نجاست کا اثر کنوئیں کے پانی میں نہ آوے۔**کذا فی ردالمحتار**: ج۱ص۲۲۸۔(۲)

۱۴/شعبان ۱۳۳۰ھ۔تتمہ اولیٰ صفحہ ۱۰۔(امداد الفتاویٰ جدید:۱/۶۳۔۶۴)

بیت الخلا کی ٹنکی کے قریب کنواں کھدوانا:

سوال: ایک بیت الخلا زمین دوز مثل کنواں ستائیس ہاتھ عمیق ہے۔اس میں دن رات پاخانہ بول وبراز روزمرہ لوگ گھر کے کرتے ہیں اور پانی اس زمین میں جس میں پائخانہ ہے قریب ۳۵ ہاتھ کے نکلتا ہے،اب سوال یہ ہے کہ

(۱۔۲) قال فی الدر المختار:(فرع) البعد بین البئر والبالوعة بقدر ما لایظهر للنجس أثر .(قوله البعد) اختلف فی مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلی البئر،ففی روایة: خمسة أذرع،وفی روایة: سبعة، قال الحلوانی:المعتبر الطعم أواللون أوالریح، فإن لم یتغیر جاز وإلا لا ولو کان عشرة أذرع، وفی الخلاصة والخانیة:والتعویل علیه وصححه فی المحیط.(بحر)والحاصل أنه یختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها و من قدره اعتبر حال أرضه.(ردالمحتار علی الدر المختار،مطلب فی السؤر:۱/۳۸۱)

اسی بیت الخلا زمین دوز کے قریب چاہ بنانا چاہتے ہیں، کتنی دور فاصلہ پر یعنی کتنے ہاتھ دور چاہ بنایا جاوے، تو جائز عندالشرع شریف ہے؟

الجواب

اس میں کئی قول ہیں۔ایک یہ کہ پانچ ہاتھ کا فصل ہو،ایک قول یہ کہ سات ہاتھ کا ہومگر راجح یہ کہ اتنا فصل ہو کہ جو رنگ یا بو یا مزہ کے پہونچنے سے مانع ہو اور یہ زمین کی نرمی وسختی کے تفاوت سے متفاوت ہوتا ہے اور اندازہ معین کرنے والوں کے اقوال کو بھی اسی پر مبنی کہا جاویگا کہ انہوں نے اپنی اپنی زمین کے اعتبار سے اندازہ بتلایا تو اس پر سب اقوال باہم متطابق ہو جاویں گے اور اس کا معیار اہل تجربہ کا قول ہے۔

هـذا كـلـه فى رد المحتار تحت قول الدر المختار: البـعـد بيـن البئر والبالوعة بقدر ما لايظهر لنجس أثر ،اه،فصل فى البير،قبيل مسائل السؤر: ج ا /ص ٢٢٨ .(١)

۲۶/جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ۔تتمہ ثالث صفحہ نمبر ۳۹۔(امداد الفتاویٰ جدید:۱/۶۴)

بیت الخلا کی ٹنکی سے کنویں کا فاصلہ:

سوال: بیت الخلا اور کنویں کے درمیان میں کس قدر فصل ہونا چاہئے،جس سے نجاست کا اثر کنویں تک نہ پہنچ سکے،عندالشرع کوئی فصل مقرر ہے یا نہیں؟ جواب سے مشرف فرماویں، یہاں ضلع سورت میں اکثر بیت الخلا کنویں دار ہوتے ہیں۔

الجواب

فى الدر المختار،قبيل أحكام السور:(فرع)البعد بين البئر والبالوعة بقدر مالايظهر للنجس أثر،وفى رد المحتار:اختلف فى مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر ففى رواية:خمسة أذرع، وفى رواية:سبعة، وقال الحلوانى: المعتبر الطعم أو اللون أو الريح فإن لم يتغير جاز وإلالا ولو كان عشرة أذرع، و فى الخلاصة والخانية :والتعويل عليه وصححه فى المحيط (بحر) والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه.(ج:ا/ص:۲۲۸)

اس عبارت سے امور ذیل مستفاد ہوئے:

(۱) جنہوں نے اس فصل کی مقدار معین کی انہوں نے اپنی زمینوں کی حالت دیکھ کر معین کی ہے ہر جگہ اس پر حکم نہیں کر سکتے۔

(۱) (قوله البعد)اختلف فى مقدار البعد المانع...الخ.(ردالمحتار،مطلب فى السور:۱/۳۸۱،انیس)

(۲) صحیح یہی ہے کہ اسکی مقدار معین نہیں بلکہ مدار اس پر ہے کہ نجاست کا کوئی اثر رنگ یا بو یا مزہ پانی میں ظاہر نہ ہو اور زمین کی سختی نرمی کے تفاوت سے اسکی حالت مختلف ہوگی۔

۱۸؍شوال ۴۵ھ۔ (تتمہ خامسہ ۵۳۳) (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۴/۱-۶۵)

بیت الخلا، مسجد کے کنویں سے کتنا دور ہونا چاہیے:

سوال: مسجد سے خارج ایک بیت الخلاء بنانے کا خیال ہے تو مسجد کے کنویں سے کتنے فاصلے پر پاخانہ بنا سکتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

فقہاء کرام نے کنویں اور پاخانہ کے درمیان پانچ گز، سات گز فاصلہ اپنے یہاں کی زمین کے اعتبار سے لکھا ہے۔ اصلی مدار اس پر ہے کہ فاصلہ اتنا ہو کہ پیشاب، پاخانہ وغیرہ کی ناپاکی کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ کنویں کے پانی تک نہ پہنچے۔

''البعد بين البئر والبالوعة بقدر مالايظهر للنجس أثر''. (الدر المختار)

اس کے لیے خاص اندازہ اور فاصلہ متعین نہیں ہے۔ ہر جگہ کی زمین کی سختی، نرمی اور تاثیر کے تفاوت سے فاصلہ میں بھی تفاوت ہوگا۔ شامی میں ہے:

والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها. (ردالمحتار، مطلب في الفرق بين الروث: ۲۰۴/۱)

لہٰذا آپ کو اپنے یہاں کی زمین کے ماہرین سے تحقیق کرنا چاہیے کہ کتنا فاصلہ ہونا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رحیمیہ: ۱۲۷/۱)

گٹر کے قریب کنواں کھودنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس واقعہ میں کہ ایک کنواں جس میں وضو کا مستعمل پانی جمع ہوتا تھا بعض اوقات نجاست بھی ڈالی جاتی تھی اب چند مہینوں سے وہ کنواں خشک ہو گیا اور مٹی بھر کر بند کر دیا گیا اور اس کنواں بند کردہ شدہ کے تقریباً ساٹھ فٹ کے فاصلہ پر ایک دوسرا کنواں کھودا گیا جس سے میٹھا پانی نکل رہا ہے اس پانی سے وضو و غسل کر رہے ہیں اور پی رہے ہیں۔ ایک تیسرا کنواں دوسرے کنویں سے گیارہ ہاتھ یعنی سولہ فٹ کے فاصلہ پر پہلے سے موجود ہے جس میں اس وقت وضو کا پانی گرتا ہے اور کبھی کبھار اس میں ناپاکی بھی گرتی ہے، اب حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس دوسرے کنویں کے پانی کی طہارت میں بعض شک کر رہے ہیں اور بعض مطلقاً طہارت کے قائل ہیں، قول فیصل کیا ہے؟ خصوصاً جبکہ یہاں پانی کی بڑی قلت ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس میں اصل معیار یہ ہے کہ کنویں کے پانی میں نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ ظاہر نہ ہو جن حضرات نے فاصلہ کی کچھ مقدار متعین فرمائی ہے انہوں نے اپنی زمین کے تجربہ کی بنا پر یہ تحدید بیان فرمائی ہے جو ہر جگہ کارآمد نہیں، اس لئے کہ زمین رخاوت وصلابت میں مختلف ہوتی ہے۔

قال فی الدرقبیل أحكام السؤر: "(فرع)البعد بين البئر والبالوعة بقدرمالايظهر للنجس أثر،وفی الشامية:اختلف فی مقدارالبعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر،ففی رواية:خمسة أذرع،وفی رواية:سبعة،وقال الحلوانی: المعتبر الطعم أواللون أوالريح فإن لم يتغيرجازوإلالاولو كان عشرة أذرع. وفی الخلاصة والخانية:والتعويل عليه وصححه فی المحيط(بحر) والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض و صلابتها ومن قدره اعتبرحال أرضه". (ردالمحتار: ج۱/۲۰۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاویٰ:۲/۵۲-۵۳)

بئر بالوعہ (کھاڑ کنواں)، پانی کے کنویں سے کتنے فاصلہ پر ہونا چاہیے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل میں کہ ہمارے یہاں تقریباً دو سال سے ایک مسجد بنائی گئی ہے اس میں ایک حوض ہے اس کا مستعمل پانی گرنے کے لیے ایک گڈھا مثل کنویں کے بنا ہوا ہے اسی طرح مسجد کے پیشاب خانوں و غسل خانوں کے ناپاک و نجس پانی گرنے کا ایک الگ گڈھا مثل کنویں کے بنایا ہے اب مسجد کے لیے ایک پانی کا کنواں کھودا جا رہا ہے؟

(۱) حوض کا مستعمل پانی گرنے کے لیے جو گڈھا کھودا گیا ہے جو قریب چھ فٹ گہرا ہے جس کے نیچے کا حصہ کچا ہے وہ پانی کے کنویں سے بیس فٹ کی دوری پر ہے۔ اسی حوض والے گڈھے میں اور نجاستیں بھی گرتی ہیں۔

(۲) پیشاب خانہ و غسل خانہ وغیرہ کا ناپاک پانی گرنے کے لیے جو گڈھا کھودا ہوا ہے وہ تقریباً بیس فٹ گہرا ہے اور اس کا بھی نیچے کا حصہ کچا ہے اور پانی کے کنویں سے پنچانوے فٹ کے فاصلہ پر ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ حوض کا مستعمل پانی جہاں گرتا رہتا ہے اور اس میں اور بھی ناپاکیاں گرتی رہتی ہیں اس سے اور غسل خانہ و پیشاب خانہ کے ناپاک کنویں سے پانی کا کنواں کتنے فاصلہ پر ہونا چاہیے؟ ہمارے شہر کی دو چار مسجدوں کا واقعہ ایسا بن چکا ہے کہ پانی کے کنویں میں ایسے نجس کنووں کا ناپاک پانی زمین کے اندرونی منافذ سے آکر ملتا تھا اور اس کا احساس اس وقت ہوا جب پانی کا کنواں صاف کر رہے تھے اور کنویں کا پانی بالکل نکل چکا تھا تو اسی منفذ سے بدبودار پانی آتا ہوا معلوم ہوا، تحقیق سے پوری طرح معلوم ہو گیا کہ اس منفذ سے پانی نہیں بلکہ پیشاب ہی آتا ہے کنواں تو دہ در دہ ہوتا نہیں اس لیے اس ناپاک پانی سے کنواں ناپاک ہو گیا ہے۔ ایسا معلوم کر کے ان تمام مساجد کے ناپاک کنویں بالکل

بند کردیئے گئے تھے۔اس طرح اگر اس کنویں کا حال بھی وہی ہوجائے تو کیا علاج ہے؟ ایسے گندے کنووں سے پانی کا کنواں کتنے فاصلہ پر ہونا چاہیے کنواں کھودنے سے پہلے گندے کنووں کا بند کرنا ضروری ہے؟ اگر بند نہ کریں اور جب کبھی اس کنویں کو صاف کرنے کی ضرورت ہو اور کوئی منفذ ناپاک پانی کا معلوم ہوجاوے اور کنویں کا پانی لیبوریٹی میں تحقیق کرائیں اور ناپاک ہونا محقق ہوجائے تو کتنے عرصہ پہلے سے یہ پانی ناپاک شمار ہوگا اور کب سے اس کنویں کے پانی سے وضو کرنے والوں کی نمازوں کا لوٹانا واجب ہوگا؟

ہمارے یہاں نل کا پانی صاف وشفاف ملتا ہے وہ پانی استعمال کرنا بہتر ہے یا کنواں کھودنا بہتر ہے جب کہ مذکورہ تمام خرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

جب ناپاک پانی اورنجاست کا اثر پاک پانی میں ظاہر ہو یعنی پانی کا رنگ یا مزہ یا بو بدل جائے تو کنویں کا پانی ناپاک سمجھا جائے گا۔ پاک اور ناپاک کنویں کے درمیان فاصلہ کم ہو یا زیادہ مدار فاصلہ پر نہیں ہے۔ بلکہ پانی کے اوصاف بدلنے پر پانی کے پاک رہنے یا ناپاک ہوجانے کا حکم لگایا جائے گا۔

"البعد بين البئر والبالوعة بقدر مالايظهر للنجس أثر(قوله البعد الخ)اختلف في مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر،ففي رواية:خمسة أذرع، وفي رواية:سبعة،وقال الحلواني: المعتبر الطعم،أواللون،أو الريح فإن لم يتغير جاز وإلالاولو كان عشرة أذرع.وفي الخلاصة والخانية :والتعويل عليه و صححه في المحيط،بحر،والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه". (درمختار مع الشامي :۲۰۴/۱،مطلب في الفرق بين الروث)

جس وقت کنویں کے ناپاک ہونے کا علم ہو اس وقت سے پانی ناپاک سمجھا جائے گا،احتیاط اس میں ہے کہ ایک روز کی نمازیں قضا کی جائیں، اگر ہمت ہو تو تین روز کی نماز قضا کریں،اس میں احتیاط زیادہ ہے۔کنویں کے پانی پر اطمینان نہ ہو تو نل کا پانی استعمال کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔فقط (فتاویٰ رحیمیہ:۲۵۹/۴تا۲۶۱)

بئر بالوعہ سے متعلق دو عبارتوں میں تطبیق:

سوال: زید نے ایک ہینڈ پائپ لگوایا اور اسی کے قریب تقریباً چار ہاتھ کی دوری پر بکر نے ایک پائخانہ بنوایا ہے۔ ہینڈ پائپ اور پائخانہ کے درمیان ایک گلی ہے،جس میں ہینڈ پائپ کا پانی اور پائخانہ کی غلاظت دونوں گرتی ہے۔ پانی اور غلاظت بہنے کا راستہ نہ ہونے کی وجہ سے بکر نے کہا کہ اسی گلی کے اندر ایک پائپ زمین کے اندر لگوایا جائے جس میں ہینڈ پائپ اور پائخانہ کا پانی دونوں اسی پائپ میں گر جائے گا،جس سے پریشانی ختم ہوجائے گی۔اس پر زید نے کہا کہ اس

طریقہ پر ہینڈ پائپ کا پانی خراب اور متاثر ہوجائے گا۔ جس کی وجہ سے ایسے پائپ کا یہاں لگوانا قطعاً درست نہیں ہے۔
اس سلسلہ میں راقم الحروف نے فقہ کی کتابوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

''من حفر بئراً فله حوله أربعون ذراعاً''.

صاحب شرح وقایہ اسی کے تحت وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''کہ اگر کوئی شخص اس کنویں کے پاس دوسرا کنواں یا نجاست والا کنواں کھودے تو صاحب بئر اول کو حق منع حاصل ہے کہ وہ دوسرا کنواں یا بئر بالوعہ نہ کھودنے دے، پانی کے جذب کرنے کی وجہ سے یا نجاست کے متاثر ہونے کے سبب پر۔ (شرح وقایہ جلد اول، صفحہ ۱۸، مکتبہ تھانوی)

برحاشیہ عالمگیریہ: ۴/۳و۴، فتاویٰ بزازیہ کی عبارت یہ ہے کہ ''**والتعویل علیٰ نفوذ الأثر**''.

اور عالمگیری جلد اول، ص: ۲۰ کی عبارت کا بھی یہی ماحصل ہے۔

ان عبارتوں کی روشنی میں مندرجہ ذیل شبہات کو رفع کریں۔

(۱) **التعویل علی نفوذ الأثر** کی اقل مقدار اور اکثر مقدار کا تعین کرتے ہوئے ہینڈ پائپ اور نجاست والے پائپ کے مابین اقل مقدار و اکثر مقدار کا تعین کریں۔

(۲) اس حدیث مذکورہ سے صاحب شرح وقایہ حریم بئر کی وضاحت ہر چہار طرف دس ہاتھ کرتے ہیں، جیسا کہ عالمگیریہ کی بعض عبارت مصرح ہے اور صاحب ہدایہ حریم بئر پر چہار اطراف چالیس ہاتھ سے کرتے ہیں۔ **کما قال صاحب الهداية هو الصحيح ، فكيف التطبيق بين القولين.**

(۳) بئر ماء اور بالوعہ کی مسافت کا تعین ارجح طریقہ پر کریں؟

(۴) اس فتوے کے نہ ماننے والے کا کیا حکم ہے؟

هو المصوب

(۱) ''**التعویل علیٰ نفوذ الأثر**'' کی اقل مقدار اور اکثر مقدار کی کوئی تعیین نہیں ہے۔ اصل چیز نجاست کا سرایت کرنا ہے، مثال کے طور پر اگر بئر بالوعہ دس ہاتھ کی دوری پر کھودی گئی ہے اور زمین ایسی نرم ہے کہ نجاست کا اثر اس کنویں میں محسوس ہو رہا ہے تو دس ہاتھ کی دوری پر بھی بئر بالوعہ کا کھودنا درست نہ ہوگا، اور اگر زمین ایسی سخت ہے کہ فقط ایک ہاتھ کی دوری پر بھی نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہو رہا ہے تو ایک ہاتھ کے فاصلے پر بھی بئر بالوعہ کا کھودنا درست ہے۔ درمختار میں ہے:

''(الفرع): البعد بين البئر والبالوعة بقدرما لايظهر للنجس أثر''. (درمختار: ۱/۳۸۱)

''(قوله البعد) اختلف فى مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر، ففى

روایة: خمسة أذرع، وفی روایة: سبعة، وقال الحلوانیؒ : المعتبر الطعم أو اللون أو الریح فإن لم یتغیر جاز وإلا لا ولو کان عشرة أذرع، وفی الخلاصة والخانیة: والتعویل علیه وصححه فی المحیط، بحر، والحاصل: أنه یختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه". (ردالمحتار: ۱/ ۳۸۱)

"بئر الماء إذا کانت بقرب البئر النجسة فهی طاهرة مالم یتغیر طعمه أو لونه أو ریحه، کذا فی الظهیریة، ولا یقدر هذا بالذرعان حتی إذا کان بینهما عشرة أذرع وکان یوجد فی البئر أثر البالوعة فماء البئر نجس وإن کا ن بینهما ذراع واحد ولا یوجد أثر البالوعة فماء البئر طاهر، کذا فی المحیط، وهو الصحیح، هکذا فی محیط السرخسی". (الفتاویٰ الهندیة : ۱/ ۲۰)

۲۔ دونوں نے اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر مذکورہ حد بندی کی ہے، جیسا کہ بہت سارے فقہا نے بھی اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر مختلف باتیں کہی ہیں، کسی نے پانچ ہاتھ کہا ہے، کسی نے سات ہاتھ، اسی وجہ سے علامہ شامیؒ نے کہا ہے کہ فقہا کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ زمین کی سختی ونرمی کی بنیاد پر دوری کا حکم مختلف ہوگا۔

والحاصل أنه یختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه. (ردالمحتار :۱/۳۸۱)

۳۔ راجح قول یہ ہے کہ اتنا فصل ہو کہ جو رنگ، بو، مزہ کے پہنچنے سے مانع ہو اور یہ زمین کی سختی ونرمی کے تفاوت سے متفاوت ہوتا ہے۔ اور اندازہ متعین کرنے والوں کے اقوال کو بھی اسی پر مبنی کہا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اپنی زمین کے اعتبار سے اندازہ بتلایا تو اس پر سب اقوال باہم مطابق ہوجائیں گے اور اس کا معیار اہل تجربہ کا قول ہے۔

۴۔ اگر کوئی شخص دارالافتاء کے فتویٰ کو نہ مانے تو اسکو حکمت عملی سے سمجھانا چاہئے اور اس سلسلہ میں ایسے افعال سے بچنا چاہئے جو باہم مسلمانوں کے درمیان انتشار کا سبب بن جائیں۔

تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/ ۲۷۳ تا ۲۷۶)

ناپاک کنویں کے قریب نلکے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ناپاک ہوگیا ہے اس کے تقریباً پانچ گز یعنی دس ذراع (ہاتھ) قریب نلکا ہے از روئے شرع اس نلکے کا کیا حکم ہے؟ اس کا پانی قابل استعمال ہے یا نہیں؟

الجواب

صورت مسئولہ میں اگر اس نجس کنویں کے پانی کا اثر نلکے کے پانی میں ظاہر ہوگیا یعنی اس نجس کنویں کے پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ، بو، ذائقہ میں سے کوئی صفت بدل جاتی ہے یا دونوں یا تینوں اوصاف بدلے ہوئے ہیں اس

بدلی ہوئی صفت کا نلکے کے پانی میں بھی ظہور ہو گیا ہے یعنی نلکے کے پانی کا رنگ، بو، ذائقہ اس کنویں کے پانی کی وجہ سے بدل گیا ہے تو نلکے کا پانی بھی نجس ہے اور اگر نلکے کے پانی میں نجاست کا اثر ظاہر نہیں یعنی نلکے کے پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ نہیں بدلا تو اس کا پانی پاک ہے۔ **الدر المختار مع شرحه رد المحتار**: ص ۱۶۲ جلد اول میں ہے:

"**البعد بين البئر والبالوعة بقدر مالا يظهر للنجس أثر الخ**، شامی میں ہے: **(قوله البعد الخ) اختلف في مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر، ففي رواية: خمسة أذرع، وفي رواية: سبعة، وقال الحلواني: المعتبر الطعم أو اللون أو الريح، فإن لم يتغير جاز وإلا لا ولو كان عشرة أذرع، وفي الخلاصة والخانية: والتعويل عليه وصححه في المحيط (بحر) والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه**"، انتهی۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ، نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان۔ ۲۲ ر صفر ۲۴ھ (فتاویٰ مفتی محمود جلد اول: ۴۳۶-۴۳۷)

ناپاک کنویں سے متصل جو پاک کنواں ہے اس کا حکم:

سوال: دیہہ ہذا کے وسط میں ایک کنواں ہے مگر مستعمل نہیں اور ناپاک ہے، اس کے متصل چند گز کے فاصلہ پر مسجد کے احاطہ میں ایک جدید کنواں تعمیر ہوا ہے تو اول کنویں کی ناپاکی کا اثر دوسرے کنویں میں اثر کرے گا یا نہیں؟

الجواب

مسجد کے کنویں کا پانی بوجہ قریب ہونے دوسرے کنویں ناپاک کے ناپاک نہ ہوگا، کیوں کہ باتفاق یہ ثابت ہے کہ ایک کنویں کا پانی ناپاک ہو جانے سے دوسرے کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوتا، اور اس میں کوئی تحدید نہیں کی گئی۔ (۲) اور جو کچھ بحث کی گئی ہے وہ کنویں کے پاس چوبچہ بنانے میں کی گئی ہے نہ کہ کنویں میں۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۲۰)

---

(۱) في الهندية: بئر الماء إذا كانت بقرب البئر النجسة فهي طاهرة مالم يتغير طعمه أولونه أوريحه، كذا في الظهيرية، ولا يقدر هذا بالذرعان حتى إذا كان بينهما عشرة أذرع وكان يوجد في البئر أثر البالوعة فماء البئر نجس وإن كان بينهما ذراع واحد ولا يوجد أثر البالوعة فماء البئر طاهر، كذا في المحيط وهو الصحيح. (كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، ج ۱ ص ۲۰۰، طبع علوم اسلامية چمن)

لما في خلاصة الفتاویٰ: وأدنى ماينبغي أن يكون بين بئر الماء والبالوعة سبعة أذرع والتعويل على نفوذ الرائحة إن تغير لونه أو طعمه أو ريحه نجسة وإلا فلا. (كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الآبار، ج ۱ ص ۱۲، طبع رشيديه كوئٹه / الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، فصل في البئر، قبل مطلب في السؤر، ۱/۲۲۲، بيروت، انیس)

(۲) بئر الماء إذا كانت بقرب البئر النجسة فهي طاهرة مالم يتغير طعمه أولونه أوريحه، كذا في الظهيرية، ولا يقدر هذا بالذرعان حتى إذا كان بينهما عشرة أذرع وكان يوجد أثر البالوعة فماء البئر نجس وإن كان بينهما ذراع واحد ولا يوجد أثر البالوعة فماء البئر طاهر، كذا في المحيط. (عالمگيری كشوری، ماء الآبار: ۱/۱۹، ظفیر)

(۳) وإن أراد أن يحفر بئراً بالوعةً يمنع أيضاً لسراية النجاسة إلى البئر الأولیٰ وتنجيس مائها ولا يمنع في ماوراء الحريم وهو عشر في عشر. (شرح الوقاية، كتاب الطهارة: ۱/۸۸، ظفیر)

اگر دو کنویں ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہوں، تو ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک ہوگا یا نہیں:

اگر دو کنویں بفاصلہ یک دست بھی ہووے تو ایک (کی) نجاست سے دوسرا نجس نہیں ہوتا، جب تک تحقیق قطعاً نہ ہو جائے کہ اس قدر زمین میں نجاست سرایت کر سکتی ہے۔ دس ذراع کی روایت، یا... کی، شرح وقایہ کی، قابل اعتبار نہیں۔(۱)

مگر ہاں جو ایسی زمین متخلخل ہووے، کہ دس ذرعہ تک اثر پہنچے، ہم اپنے دیار میں ایسا نہیں پاتے اور اگر ایسا اتصال ہے کہ سرایت جزماً ہوتی ہے تو دونوں کو ظاہر کرے، (دونوں) ناپاک ہوئے۔

(مجموعہ مکتوبات بنام مولانا خلیل احمد صاحب مکتوب نمبر ۲۶، قلمی) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۲۹۔۱۳۰)

کنویں کے قریب نجاست ہو تو اس کا اثر کتنی دور تک ہوتا ہے:

سوال: مردار جانور (ایک کنویں کے قریب) پڑے ہوئے ہیں، اس کنویں یا گڈھے کے قریب دوسرا کنواں یا نل لگا ہوا ہے تو کیا اس کنویں یا نل کا پانی ناپاک ہے، اگر ناپاک ہے تو کتنے ہاتھ کے فاصلہ تک ناپاک سمجھا جائے گا اور کتنے پر پاک قرار دیا جائے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

نل، کنویں، گڈھے کی گہرائی اور زمین کی نرمی سختی کا اس میں زیادہ دخل ہے، اس لئے اہل تجربہ و اہل بصیرت سے دریافت کر لینا بہتر ہے۔ فقہا کی لکھی ہوئی تحدید ہر جگہ یکساں طور پر چسپاں نہیں، انہوں نے بھی اہلِ تجربہ و اہلِ بصیرت کے قول پر اعتماد کیا ہے۔ نیز نل اگر زیادہ گہرا اتار دیا جائے اور اس کے قریب کوئی معمولی گڈھا ہو جو زیادہ گہرا نہ ہو تو وہاں بھی اس کا اثر نہیں پہونچے گا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۳/۵)

فلش کے ٹینک کے قریب موجود ہینڈ پائپ کا پانی:

سوال: ہمارے گاؤں میں مسلم آبادی ہے، پردھان مسلمان ہے، آج کل پردھان جگہ جگہ پائپ بور کر کے سوختہ بنوار ہے ہیں، اس کی لمبائی تقریباً چالیس فٹ ہے جس میں نابدان، غسل خانہ، استنجا خانہ اور فلش کے ٹینکوں کے

(۱) شرح الوقایة: ص ۸۸ ج ۱، فصل مایجوز به الوضوء (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۷ھ، نور)

(۲) قوله: البُعد. اختلف في مقدار البُعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر، ففي رواية: خمسة أذرع، وفي رواية: سبعة. وقال الحلواني: المعتبر الطعم أو اللون أو الريح، فإن لم يتغير جاز، وإلا لا... والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها، ومن قدّره اعتبر حال أرضه. (ردالمحتار: ۲۲۱/۱، كتاب الطهارة، مطلب في الفرق بين الروث...، آھ، سعید احمد پالنپوری)

پانی کو ملا دیا گیا ہے جو زمین کے اندر چلا جاتا ہے، لوگوں کے گھروں و مسجد میں تقریباً اتنی دوری پر ہی ہینڈ پمپ لگے ہیں بلکہ بعض جگہ اس سے بھی کم پر ہیں لوگ مسجد کے پانی اور نلوں کے پانی استعمال کرنے میں کراہت محسوس کرتے ہیں، کیا نلوں کا پانی وضو کرنے، غسل، کھانے، پینے میں استعمال کر سکتے ہیں اور صحت کے اعتبار سے استعمال کرنا کیسا ہے؟

ھو المصوب

گھروں یا مسجدوں میں استعمال کیے جانے والے پانی کے اندر اگر نجاست کے اثرات ظاہر ہوتے ہوں تو استعمال درست نہ ہوگا اور اگر نجاست کے اثرات ظاہر نہ ہوتے ہوں تو درست ہے۔(۱) مذکورہ نلوں کے پانی کا استعمال مفید ہے یا غیر مفید کسی واقف سے رابطہ قائم کر کے دریافت کر لیں۔

تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۱۷۲و۲۷۲)

بورنگ کے قریب گندے پانی کا گڈھا:

سوال: مسجد کوہ نور سوسائٹی ایوت محل میں مسجد کیلئے پانی کا مستقل انتظام کیلئے ۶/ انچ کا بور ہول ۲۷۰/ فٹ گہرائی کا کروائے ہیں۔کوہ نور سوسائٹی میں کل چالیس مکانات ہیں۔ان مکانات میں رہنے والے لوگوں کے پانی کا کوئی مستقل انتظام نہیں ہے۔لہٰذا مشورہ سے یہ بات طے ہوئی کہ مسجد کے بور سے واٹر پمپ کے ذریعہ ان لوگوں کو پانی دیا جائے۔لیکن ان مکانات کو مسجد کے بور سے پانی دینا خصوصاً موسم گرما میں پانی دینا مشکل ہوگا۔لہٰذا بور میں پانی کی سطح اور ذخیرہ بڑھانے کے لئے مسجد کے بور کے قریب ۴ فٹ کے فاصلہ پر ایک گڑھا ۵/ فٹ کا کھود کر اس میں وضو کا پانی جمع کرنا اور مسجد کی چھت کا پانی، بارش کا پانی جمع کرنے کا ارادہ ہے، گڈھے میں موٹی پرت اور پتھر ڈال کر پانی جذب کرنا تا کہ وہ پانی بور میں جذب ہو کر پانی کی سطح بڑھتی رہے۔کیا ایسا کرنا پاکی وطہارت کے شرعی شرائط کے مطابق درست ہوگا یا نہیں؟

ھو المصوب

صورت مسئولہ میں مسجد کی بورنگ کو ضرر لاحق ہوسکتا ہے، لہٰذا ایسا کرنا درست نہیں ہے، اگر قوی امکان ضرر نہ پہنچنے

---

(۱) وقد أطال الكلام سيدي عبدالغني النابلسيؒ في شرح هذه المسالة بما حاصله أنه إذا رسب الزبل في القساطل ولم يظهر أثره فالماء طاهر، وإذا وصل إلى الحياض في البيوت متغيراً ونزل في حوض صغير أو كبير فهو نجس وإن زال تغيره بنفسه، لأن الماء النجس لا يطهر بتغير نفسه إلا إذا جرى بعد ذلك بماء صاف فإنه حينئذ يطهر فأذا انقطع الجريان... نعم في بعض الأوقات يزداد التغير فينزل الماء إلى الحوض أخضر وفيه عين الزبل فينجس الحوض لو صغيراً وإن كان جارياً، لأن جريانه بماء نجس ولا ضرورة إلى الاستعمال منه في تلك الحالة، فينتظر صفاءه ثم يعفى عما في القساطل وما في أسفل الحوض لما علمت من الضرورة من أن المشقة تجلب التيسير، ومن أنه إذا ضاق الأمر اتسع. (ردالمحتار: ۱/۳۳۷)

کا ہو اور ضرورت متقاضی ہے تو یہ عمل کر سکتے ہیں اور جہاں تک پانی کی طہارت کا معاملہ ہے تو شرعاً حکم یہ ہے کہ دوسرا گڈھا دس ہاتھ بعد کھودا جائے (۱)، ایسی صورت میں طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۱ ۲۷۲ و ۲۷۳)

کنویں میں عموم بلویٰ کا اعتبار:

سوال: (تذکرۃ الرشید جلد اول، ص: ۱۸۴) مسائل چاہ میں بضرورت وسعت کو اختیار کیا جاتا ہے اور جو مسئلہ مختلف فیہ مجتہدین کا ہوتا ہے اس میں وسعت کی رائے کو اختیار کر لینا وقت حرج و عموم بلویٰ کے درست لکھتے ہیں پس ایسی صورت میں جب تک کہ عین نجاست کا گرنا چاہ میں معلوم و مشاہد نہ ہو اس کو ناپاک نہ کہنا چاہئے، بلکہ اگر خود گرتا بھی دیکھ لے جب بھی برائے ضرورت و بلویٰ اس کو ناپاک نہ کہنا چاہئے، دیکھو کہ مینگنی اونٹ، بکری کی امام صاحب کے یہاں نجس ہے مگر جنگل کے چاہ میں نصف آب چاہ تک مینگنیوں سے بڑھ جاوے جب بھی پاک لکھتے ہیں، بضرورت، کیوں کہ امام مالکؒ کے یہاں مینگنی نجس نہیں، تو اب ہندوستان میں خصوصاً گاؤں میں جب گوبر کا اور پیشاب گائے بیل کا یہ عمل درآمد ہے تو چاہ ہرگز پاک نہیں رہ سکتا۔ لہذا ایسے امور سے چشم پوشی ہو اور جب تک مشاہدہ نہ ہو جاوے بلکہ دیکھ کر بھی استعمال آپ کرتا رہے "کذا یفھم من کتب الفقه" آنجناب نے "الرشید ۱۰ جلد ۴/۲۰" "مسجد کے چاہ میں چڑیا کا بچہ گر کر مر جانے" سے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ چاہ کو چھ ماہ بیکار چھوڑا جائے بعد میں تین سو ڈول نکالے جاویں پھر پانی استعمال میں لایا جاوے، انتہیٰ، ان ہر دو جواب میں سے حضرت عالی قدس سرہ کا جواب صحیح سمجھنا ضروری ہے یا جناب کا، اگر ہر دو صحیح ہیں اور بندہ ان کے سمجھنے سے قاصر ہے تو وجہ فرق تحریر فرمائیں

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

شامیؔ: ص ۱۵۶، جلد اول فصل فی البئر میں ہے:

"وأشار بقوله متنجسة إلٰی أنه لابد من إخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير آه، قلت: فلو تعذر أيضاً، ففي القهستاني عن الجواهر: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدةً يعلم أنه استحال وصار حمأةً وقيل: مدة ستة أشهر". (۲)

بندہ نے جو کچھ الرشید میں لکھا ہے، وہ علامہ شامیؔ کی اس روایت کے موافق لکھا ہے اور تذکرۃ الرشید سے جو کچھ

---

(۱) "قوله البعد" اختلف في مقدار البعد المانع من وصول نجاسة البالوعة إلى البئر... الخ. (ردالمحتار: ۳۸۱/۱)

(۲) رد المحتار، فصل في البئر: جلد اول، ص ۱۹۶، ظفیر

آپ نے نقل کیا ہے وہ بھی صحیح ہے اور بے شک مسائل آب و مسائل چاہ میں وسعت کی ضرورت ہے، جہاں کچھ بھی شبہ ہو جاوے وہاں طہارت کا ہی حکم کرنا چاہئے، کیونکہ قاعدہ مسلمہ ہے:

''الیقین لا یزول بالشک''. (۱)

اور حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی غرض بھی یہی ہے کہ عموم بلویٰ اور شبہ کے مواقع میں حکم طہارت کا کرنا چاہئے، اور شامی کی اس عبارت کا محل وہی ہے کہ کچھ شبہ باقی نہ رہے بلکہ بالیقین عصفور کا چاہ میں ہونا معلوم ہو، اور پھر اخراج نہ ہو سکے، کیوں کہ اس میں نہ عموم بلویٰ ہے، جیسا کہ بعرہ وغیرہ میں ہوتا ہے اور نہ شبہ ہے، لیکن اگر کچھ بھی شبہ کو گنجائش نکل آوے، تو پھر تذکرۃ الرشید کے مسئلہ کے موافق حکم ہے، اور احقر کے نزدیک کچھ نہ کچھ شبہ ضرور نکل سکے گا، کامل یقین وقوع و تحقیق نجاست کا اور پھر تعذر اخراج کی صورت بہت کم پیدا ہوتی ہے، کیوں کہ جب پتہ اس نجاست کا چاہ میں نہ چلا، تو کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نجاست گری ہی نہیں یا باقی ہی نہ رہی، بہر حال تعارض کچھ نہیں ہے اور تطبیق ممکن ہے اور تاویل ہو سکتی ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۳۷ تا ۲۳۹)

کافر ناپاک کپڑوں میں کنویں کے اندر اترے تو کنویں کے پانی کا حکم:

سوال: اگر کوئی کافر مع نجس کپڑے کے کنویں میں داخل ہو اس کے پانی کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اس کا پانی نکالنا چاہئے، پانی نکالنے سے وہ کنواں پاک ہوگا، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۵)

ہندو نے کنویں میں غوطہ لگایا تو کنواں پاک رہا یا نہیں:

سوال: اگر کوئی ہندو کنویں میں ڈول وغیرہ نکالنے کے واسطے گیا اور غوطہ لگا کر نکال لایا تو کنواں ناپاک ہوا یا نہ؟

الجواب

فی الشامی: نقل فی الذخیرۃ: إن الکافر إذا وقع فی البئر وھو حی نزح الماء، وفی البدائع: أنه روایة عن الإمام لأنه لا یخلو عن نجاسة حقیقیة أو حکمیة حتی لو اغتسل فوقع فیھا من ساعته لا ینزح منھا شیء، أقول: ولعل نزحھا للاحتیاط الخ، شامی، أی فیما وقع بلا غسل. (۳)

(۱) الأشباہ والنظائر، القاعدۃ الثالثة: ص ۷۵۔ انیس

(۲) وإن الکافر إذا وقع فی البئر وھو حی نزح الماء الخ لأنه لا یخلو من نجاسة حقیقیة أو حکمیة، الخ. (ردالمحتار، فصل فی البئر: ۱/۱۹۷، ظفیر)

(۳) ردالمحتار، فصل فی البئر، تحت قوله کآدمی محدث الخ: ۱/۱۹۷، ظفیر

پس معلوم ہوا کہ کافر اگر بعد غسل کے کنویں میں گھسا اور غوطہ لگایا تو پانی ناپاک نہ ہوگا، البتہ اگر بلا غسل کے وہ کنویں میں گھسا تو احتیاطاً پانی نکالنے کا حکم دیا جاوے گا اور نیز شامی میں بیان سور میں نقل کیا ہے:

"ولایشکل نزح البئربه لوأخرج حیاً لأن ذلک لما علیه فی الغالب من النجاسة الحقیقیة أو الحکمیة، کما قدمناه. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۲۱/۱)

کنویں میں جنبی شخص کے اترنے سے پانی ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص کو احتلام ہوا، جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو بغیر استنجا پاک کئے غسل کرنے کیلئے کنویں میں اترا، یہ کنواں دہ در دہ نہیں تھا۔ اس صورت میں کیا وہ شخص طاہر ہوگیا یا نہیں؟ نیز کنویں کا پانی طاہر ومطہر رہے گا یا نہیں؟ نیز اگر وہ شخص استنجا اور بدن سے نجاست دور کرنے کے بعد غسلِ جنابت کے لئے کنویں میں اترے تو اس صورت میں کنویں اور شخصِ مذکور کا کیا حکم ہے؟ براہِ کرم مفصل ومدلل جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

اگر پانی سے استنجا نہیں کیا بلکہ بدن پر نجاست حقیقۃً موجود تھی تو وہ طاہر نہیں ہوا اور تمام پانی نجس ہوگیا، اس پانی کی وجہ سے تمام بدن بھی نجاست میں ملوث ہوگیا۔ اگر پانی سے استنجا کرکے نجاستِ حقیقیہ کو زائل کرچکا تھا تو اصح یہ ہے کہ وہ آدمی طاہر ہوگیا اور پانی مستعمل ہوگیا، لیکن صرف اس قدر پانی مستعمل ہوا جو کہ اس کے اعضا کے ساتھ متصل ہوکر منفصل ہوا ہے، تمام پانی مستعمل نہیں ہوا، اور مستعمل پانی طاہر ہوتا ہے اگر چہ مطہر نہیں ہوتا اور اختلاط کے وقت غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے۔

"اختلف فی محدث انغمس فی بئرلدلو،أوتبرد مستنجیاً بالماء ولانجس علیه ولم ینوولم یتدلک،والأصح أنه طاهر والماء مستعمل لاشتراط الانفصال للاستعمال، والمراد أن ما اتصل بأعضائه وانفصل عنها مستعملٌ لا کل الماء،الخ". (درمختار)(قوله:فی محدث)أی حدثاً أصغرأوأکبر.(قوله:فی بئر)أی دون عشر:أی ولیست جاریة.(قوله:لدلو)أی لاستخراجه،وقید به،لأنه لو کان للاغتسال صارمستعملاً اتفاقاً.(قوله:مستنجیاً بالماء) قید به،لأنه لو کان بالأحجار تنجس کل الماء.(قوله:ولانجس علیه)عطف عام علی خاص،فلوکان علی بدنه أوثوبه نجاسة تنجس الماء اتفاقاً.(قوله:والأصح الخ)قال فی البحر:وعن أبی حنیفة: إن الرجل طاهر،لأن الماء لایعطی له حکم الاستعمال قبل الانفصال من العضو،قال الزیلعي والهندي و

(۱) رد المحتار، تحت قوله: أو کافراً، فصل فی البئر،مطلب فی السور: ۲۰۵/۱

غیرھما تبعاً لصاحب الهداية:وهذه الرواية أوفق الروايات:أی للقياس.وفی فتح القدير وشرح المجمع:أنها الرواية المصححة،ثم قال فی البحر:فعلم أن المذهب المختارفی هذه المسألة أن الرجل طاهر والماء طاهرغيرطهور،أماكون الرجل طاهرًا،فقد علمت تصحيحه،أما كون الماء المستعمل كذلک علی الصحيح، فقد علمته أيضاً مماقدمناه،الخ". (ردالمحتار:۱/۲۰۷)(۱)

"والغلبة فی مخالطة الماء الذي لاوصف له كالماء المستعمل وماء الورد المنقطع الرائحة تكون بالوزن، فإن اختلط رطلان مثلاً من الماء المستعمل برطل من الماء المطلق،لايجوز به الوضوء،وبعكسه جازالخ.مراقی الفلاح (قوله: تكون الغلبة بالوزن) وهذا الاعتباريجري فيما لو أبقی الماء المستعمل في المطلق؛أو انغمس الرجل فيه علی ماهو الحق،وأما ما في كثير من الكتب من أن الجنب إذا أدخل يده أورجله في الماء فسد الماء فمبني علیٰ رواية نجاسة الماء المستعمل،وهي رواية شاذة،وأما علی المختارللفتویٰ فلا.قال فی البحر:فإذاعرفت هذا فلا تتأخرعن الحكم بصحة الوضوء:أی الغسل من الفساقي الصغارالكائنة في المدارس والبيوت؛ إذ لافرق بين استعمال الماء خارجاً،ثم صبه في الماء المطلق وبين ما إذا انغمس فيه، فإنه لايستعمل منه إلا ما تساقط من الأعضاء أولاقی الجسد فقط، وهو بالنسبة لباقي الماء قليل. ويتعين عليک حمل كلام من يقول بعدم الجوازعلی القول الضعيف لاالصحيح.فالحاصل أنه يجوزالوضوء والغسل من الفساقي الصغارمالم يغلب علیٰ ظنه أن الماء المستعمل أكثرأو مساوٍ،ولم يغلب علیٰ ظنه وقوع نجاسة فيه،وتمامه فيه.(قوله:جازبه الوضوء)ظاهره أنه يجوز بالكل،ويجعل المستعمل مستهلكاً لقلته،الخ". (طحطاوي،ص: ۱٦)(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۴۷، ۱۴۸)

غسل کی نیت سے کنویں میں داخل ہوا تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں:

سوال: ایک شخص پاک کنویں میں گھسا یعنی بنیت غسل، تو کنویں کا پانی مستعمل ہوا، اب وضو اور غسل اس سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں پانی اس چاہ کا مستعمل ہو جاوے گا۔ شامی میں ہے:

(۱) الدر المختارمع رد المحتار:۱/۲۰۱،۲۰۲،مبحث الماء المستعمل،سعید

(۲) حاشية الطحطاوی مع مراقی الفلاح : ص:۲٦،الطهارة،قديمی

"قوله لدلو الخ: وقيد به لأنه لو كان للاغتسال صار مستعملاً اتفاقاً ، الخ. (شامی)(۱)
پس وضو اور غسل اس سے درست نہیں ہے۔(۲) مگر بعد نکالنے چالیس ڈول کے۔
كما في الدر المختار: "وأربعين في السنور ودجاجة مخلاة كآدمي محدث الخ وفي الشامي: وقيل: أربعون عنده ومذهب محمدؒ أنه يسلبه الطهورية وهو الصحيح عند الشيخين فينزح منه عشرون ليصير طهورًا"، الخ. (۳)
پس اس روایت کی بنا پر بیس ڈول نکالنا کافی ہے اس کے بعد وضو اور غسل درست ہے، اور واضح ہو کہ جب وہ شخص طاہر ہے یعنی جنبی اور محدث نہیں ہے تو اگر محض تبرد کے لئے غسل کرنے کنویں میں گھسا ہے تو اس سے پانی مستعمل نہیں ہوا، اور وضو اور غسل اس سے درست ہے۔(۴)
البتہ اگر قربت یعنی ثواب کے لئے غسل کرنے گھسا ہے تو پھر پانی مستعمل ہو جاویگا اور جو حکم اوپر لکھا گیا وہ مرتب ہوگا کیوں کہ قربت کے لئے غسل اور وضو کرنا بھی موجب استعمال ماء ہے۔ كمافي الدر المختار:
"أو بماء مستعمل لأجل قربة أي مع ثواب"، الخ. (۵) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۲۸، ۲۲۹)

گہرے کنویں میں غسل کرنے سے کنواں پاک ہے یا ناپاک:

سوال: ہمارے گاؤں میں گرام پنچایت نے ایک کنواں تیار کیا ہے کہ دس فٹ چوڑا ہے اور بیس تا پچیس فٹ گہرا ہے، اس میں لوگ اتر کر نہاتے ہیں جس میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور ہندو بھی اور عیسائی بھی، کیونکہ یہ مشترکہ کنواں ہے۔ یہاں کے چند مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس میں غسل کرنے والے کا غسل نہیں ہوتا اور اس کی نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ پاک ہو سکتا ہے، کیونکہ کنویں کے اندر نہانے والے ہو سکتا ہے پیشاب پائخانہ کرتے ہوں یا اپنی نجاست کی لنگی پاک کرتے ہوں۔ کیا واقعی اتنے بڑے کنویں میں غسل کرنے سے مسلمان پاک نہیں ہو سکتا؟
اگر ڈول سے باہر پانی نکال کر باہر نہایا جائے تو غسل ہوگا یا پانی کو گھر پر لے جانے اور گرم کرنے کے بعد اس سے غسل کیا گیا تو غسل ہوگا یا نہیں؟

---

(۱) ردالمحتار، باب المياه، مبحث الماء المستعمل، مطلب مسئلة البئر: ۱/۱۸۶، ظفیر
(۲) اتفق أصحابنا أن الماء المستعمل ليس بطهور حتى لايجوز التوضى به. (عالمگيرى كشورى، الفصل الثاني فيما لايجوز التوضى به: ۱/۲۱، ظفیر)
(۳) ردالمحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۶، ۱۹۷، ظفیر
(۴) أو اغتسل الطاهر للتبرد لايصير الماء مستعملاً، كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيرى كشورى، الفصل الثاني فيما لايجوز التوضى به: ۲/۲۱، ظفیر)
(۵) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب المياه، مبحث الماء المستعمل: ۱/۱۸۲، ظفیر

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

دس فٹ چوڑا کنواں یا تالاب ماء جاری کے حکم میں نہیں آئے گا، اس میں ناپاک لنگی پہن کر آدمی اترے گا یا اس کے بدن پر نجاست لگی ہوگی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔(۱) نہ غسل صحیح ہوگا نہ اس کا پانی استعمال کرنا درست ہوگا۔ہاں اگر اس کو ناپاک نہ کیا گیا تو ڈول کے ذریعہ پانی نکال کر غسل کرنا اور دوسرے کام میں لانا درست ہے۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۱۶۱/۵-۱۶۲)

بچہ کنویں میں گر گیا اور اس پر ناپاکی نہیں تھی:

سوال: کنویں میں ایک نابالغ سمجھدار بچہ گر گیا اور زندہ نکل آیا، اس کے بدن پر کپڑے تھے، وہ نمازی نہیں اور نہ استنجا پاک کرتا ہے۔کنویں کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

نابالغ مگر سمجھدار لڑکا کنویں میں گر کر زندہ نکل آیا اور اس کے کپڑوں اور بدن پر ناپاکی نہیں تھی تو کنواں ناپاک نہیں۔(۲) تاہم احتیاطاً چالیس، پچاس ڈول پانی نکال دیا جائے تاکہ لوگوں کو وہم نہ ہو۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۴/۹۵ھ (فتاویٰ محمودیہ:۱۴۶/۵)

بچہ گرا اور زندہ نکال لیا گیا تو کنواں ناپاک ہوا یا نہیں:

سوال: ایک بچہ کنویں میں گر گیا تھا پندرہ منٹ کے بعد اس کو زندہ نکالا گیا جس کے لئے ڈاکٹر اور نکالنے والے کی شہادت موجود ہے اس صورت میں کنواں ناپاک ہوگا یا نہ؟ اگر ناپاک ہو گیا تو کتنا پانی نکالنا چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــ

اگر وہ لڑکا زندہ نکالا گیا تھا، جیسا کہ ڈاکٹر اور نکالنے والے کے بیان سے ثابت ہے تو وہ کنواں پاک رہا کچھ ڈول نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ اگر اس کے کپڑے یا بدن ناپاک ہوں، بظن غالب جیسا کہ بچوں کے ہوتے ہیں تو تین سو ڈول پانی اس کنویں سے نکالے جاویں گے۔(۳)

(۱) إذا كان الجنب قد استنجى بالماء،أما إذا لم يتنجس البير ونزح جميع الماء.(الخلاصة:۸/۱،الطهارة،أمجد اکیڈمی)

(۲-۳) (أومات فيها)الخ(حيوان دموى) غيرمائى (وانتفخ) الخ (ينزح كل مائها)الخ قيد بالموت لأنه لوأخرج حياً وليس بنجس العين ولا به حدث أوخبث لم ينزح شيء إلاأن يدخل فمه الماء فيعتبر بسؤره فإن نجساً نزح الكل وإلا لا هو الصحيح.زاد في التاتارخانية: وعشرين في الفأرة وأربعين في سنوروجاجة مخلاة كآدمي محدث(درمختار)أى أنه ينزح فيه أربعون الخ فينزح أدنىٰ ماورد به الشرع وذلك عشرون احتياطاً. (الدرالمختار: ۲۱۳/۱، فصل البئر،سعيد)(الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار،فصل في البئر:۱۹۵/۱،۱۹۶،ظفیر)

الأعمش قال:سمعت عن إبراهيم قال:كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يتوضؤون من المهراس. (مصنف عبدالرزاق:۷۴/۱(۲۴۱)/عن ابن عمر قال:كان المهراس على عهدرسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ منه الرجال والنساء.(مسندابن الجعد:۴۴۳/۱(۳۰۲۳)انیس)

اوراگر وہ بچہ کنویں میں مرگیا تھا تب بھی تین سوڈول نکالنے سے کنواں پاک ہوجاویگا، بہرحال احتیاط اسی میں ہے کہ تین سوڈول پانی اس کنویں سے نکالا جاوے خواہ ایک دفعہ یا متفرق۔

وقيل: يفتىٰ بمائتين إلىٰ ثلٰث مائة(درمختار)جزم به فى الكنز والملتقىٰ وهو المروى عن محمدؒ وعليه الفتوىٰ الخ. شامى. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۲۵/۱، ۲۲۶)

کنویں میں میت کی نجاست نکل گئی تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک کنویں میں لاش میت آدمی کی پائی گئی تو اس کی ٹانگ میں رسی باندھ کر کھینچا تو اس کے دبر سے تقریباً ایک انگشت لمبی نجاست نکل کر کنویں میں گر گئی اس صورت میں اس کنویں کا کس قدر پانی نکالنا چاہئے؟

الجواب

اس صورت میں کنویں میں چونکہ عین نجاست یعنی پاخانہ وغیرہ میت کا بھی گرا ہے اس لئے چندروز اس کنویں کو ویسا ہی چھوڑ دیا جاویگا جس میں وہ پاخانہ وغیرہ مٹی میں ملکر مٹی ہوجاوے یا پانی میں مل جاوے اوراگر وہ نجاست نکل سکے تو اس کو پہلے نکال لیا جاوے، اس کے بعد تمام پانی اس کنویں کا نکالا جاوے، اورفتویٰ اس پر ہے کہ دوسوڈول سے لیکر تین سوڈول تک نکالنے میں تمام پانی نکالنے کا حکم ہوجاتا ہے بسبب سہولت کے، پس بعد نکالنے نجاست مذکورہ کے اگر وہ نکل سکے یا بعد چھوڑنے اس قدر مدت کے کہ اس میں وہ نجاست گارے میں مل کر گارہ مٹی ہوجائے تین سوڈول اس کنویں میں سے نکال دیئے جاویں اس سے وہ کنواں پاک ہوجاویگا اوراستعمال اس کے پانی کا درست ہوجاوے گا۔ شامی میں ہے:

وأشار بقوله متنجسة إلىٰ أنه لابد من إخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير الخ. قلت: فلو تعذر أيضاً ففى القهستانى عن الجواهر: لووقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حماة، الخ. (۲)

وفى الدرالمختار: وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلٰث مأة وهذا أيسر، وقال فى الشامى: قوله وقيل: جزم به فى الكنز والملتقىٰ وهومروى عن محمدؒ وعليه الفتوىٰ. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۵/۱، ۲۱۶)

غسلِ جنابت کرتے وقت قطرہ کنویں میں گر گیا:

سوال: کسی جنبی نے سر پر پانی ڈالا پھر ڈول کھینچا، ایک دوقطرہ کنویں میں گر گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱) ردالمحتار، فصل فى البئر ۱۹۸/۱، ظفیر
(۲) ردالمحتار، فصل فى البئر: ۱۹۶/۱۔ ظفیر
(۳) ردالمحتار، فصل فى البئر: جلداول، ص ۱۹۸۔ ظفیر

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اس قطرے کے ساتھ اگر نجاست حقیقیہ نہیں ہے تو راجح قول کی بناپر اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوا۔

"وھو أي الماء المستعمل طاھر ولو من جنب ، الخ". (درمختار)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۲/۵)

غسل جنابت کے وقت قطرات کا کنویں میں گرنا:

سوال: اگر کوئی جنبی کنویں سے پانی نکال کر اسی جگہ غسل کرتا ہے اور اس کے چند قطرے کنویں میں گر جاتے ہیں تو کیا وہ کنواں پاک رہے گا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

کنویں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔ شرح المنیۃ میں ذخیرہ کے حوالہ سے مذکور ہے:

جنب نزح من البئر دلواً فصب علی رأسه ثم استقٰی دلوًا آخر فتقاطر من جسده فی البئر لا یتنجس البئر أی علیٰ تقدیر نجاسة الماء المستعمل أیضاً للضرورة ، لأن التحرز عن مثله متعذر أو متعسر ، انتھٰی. (۱) (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحی اردو ص ۱۸۱)

جس کنویں میں مستعمل پانی اندر جائے اس سے وضو وغیرہ کا حکم:

سوال: دیہات میں اکثر لوگ کنویں پر غسلِ جنابت وغیرہ کرتے ہیں اور مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے، نیز عورتیں بھی بہت بے احتیاطی سے غسل کرتی ہیں، مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے مگر تمام ضروریات اس کنویں سے پوری ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس کا استعمال وضو وغسل میں کیسا ہے، جائز ہے یا ناجائز؟ اس کو پاک سمجھا جائے یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ نجاست (پیشاب، پاخانہ، منی وغیرہ) اس پانی بھرنے اور نہانے کی وجہ سے کنویں میں گر رہی ہے اس سے کنویں کو نجس نہیں کہا جائے گا۔ جو لوگ غسل جنابت وہاں کرتے ہیں ان کو بتادیا جائے کہ وہ نجاست

---

(۱) الدر المختار: ۲۰۰/۱، مبحث الماء المستعمل، سعید

(۲) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی البئر: ۱۶۲۔ انیس

عن إبراھیم عن ابن عباسؓ أنه سئل عن رجل یغتسل أو یتوضأ من الإناء وینتضح فیه ؟ قال فلم یر به بأسًا۔ (مصنف عبد الرزاق، باب ماینتضح فی الإناء من الوضوء والغسل، ج اول، ص ۲۷، نمبر ۳۱۵)

اس قول صحابی سے بھی معلوم ہوا کہ مستعمل پانی برتن میں گر جائے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ انیس

حقیقیہ پہلے علاحدہ پاک کرلیا کریں اور غسل اس طرح کریں کہ پانی کنویں میں نہ جائے، جب تک کنویں میں نہ جائے اس وقت تک کنویں کونجس قرار نہیں دیا جائے۔اس کا پانی وضو وغیرہ میں استعمال کرنا درست ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۱۶۲/۵، ۱۶۳)

کنویں میں پاخانہ گرنے کا حکم:

سوال: ایک شخص کنویں سے پانی بھر رہا تھا کہ پاخانہ خطا ہو گیا قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پاخانہ کنویں میں بھی کم وبیش گیا ہوگا، پانی بھرنے کی جگہ سے ڈھائی تین انچ تک تھوڑا تھوڑا پاخانہ دیکھا گیا، اس صورت میں کنویں کا پانی نکالنا ضروری ہے یا نہیں، اس کنویں سے چمار بھی پانی بھرتے ہیں ان کے برتن کو پاک سمجھا جائے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

اگر پاخانہ کنویں میں گرا ہے تو کنواں ناپاک ہو گیا، کل پانی نکالا جائے، پانی نکالنے سے پہلے مسلمانوں کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں ہے، اور اگر پاخانہ کنواں میں نہیں گرا ہے تو کنواں ناپاک نہیں ہوا اس کے پانی کا استعمال جائز ہے، اس معاملہ میں شک وشبہ میں پڑنا صحیح نہیں ہے، اگر پاخانہ کے گرنے کا کنویں میں یقین نہیں ہے تو پانی ناپاک نہیں ہے۔

کنویں کا پانی نکالتے نکالتے بھی پاک ہو جاتا ہے، چمار یا برہمن یا مسلمان جس کا بھی ناپاک ڈول کنویں میں پڑے گا پانی ناپاک ہو جائے گا اور کسی کے پاک ڈول سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔۲۶/۱/۱۳۷۱ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۵۱/۲-۵۲)

کنویں میں پیشاب پاخانہ گر جانے کا حکم:

سوال: کنویں میں پیشاب پاخانہ وغیرہ گر جاوے، تو سارے پانی کے علاوہ، اس کی کہگل بھی نکالی جاوے،

---

(۱) جنب اغتسل فانتضح من غسله شئ في إنائه، لم يفسد عليه الماء ...... وكذا حوض الحمام والماء المستعمل إذا وقع في البئر، لا يفسده، إلا إذا غلب، وهو الصحيح. (الفتاویٰ العالمكيرية :۲۳/۱، الفصل الثاني فيمالايجوز به، رشيديه)

عن إبراهيم عن ابن عباسؓ أنه سئل عن رجل يغتسل أويتوضأ من الإناء وينتضح فيه ؟ قال فلم ير به بأسًا ـ (مصنف عبد الرزاق، باب ماينتضح في الإناء من الوضوء و الغسل، ج اول، ص ۷۲، نمبر ۳۱۵، انیس)

(۲) (إذاوقعت نجاسة)....(في بئر دون القدر الكثير)....(ينزح كل مائها) الخ. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، فصل في البئر :۳۶۶/۱-۳۶۸)

ولو نزح بعضه ثم زاد في الغد نزح قدر الباقي في الصحيح، خلاصة. (الدر المختار) (قوله: خلاصة) ومثله في الخانية وهو مبني علىٰ أنه لايشترط التوالي وهو المختار، كمافي البحر و القهستاني. (ردالمحتار :۳۶۹/۱)

یا صرف پانی نکالنا کافی ہوگا؟

الجواب

پیشاب میں تو صرف کل پانی کا نکال دینا کافی ہے، کہگل وغیرہ نکالنے کی ضرورت نہیں، اور رقیق ہو جس کی نسبت یہ گمان غالب ہو کہ پانی کے اندر منتشر ہوگیا ہوگا تہ نشیں نہ ہوا ہوگا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پیشاب کا ہے، اور اگر غلیظ ہو جس کے تہ نشیں ہونے کا گمان غالب ہو تو کہگل بھی نکالنا ضروری ہے، یا یہ کہ پانی نکال کر اتنی مدت تک کنویں کو چھوڑ دیا جائے کہ بظن غالب پاخانہ مٹی ہو جائے۔ ۸/محرم الحرام ۴۸ھ (امدادالاحکام جلد اول ص: ۳۸۵)

برتن میں پیشاب کر کے کنویں میں ڈال دیا:

سوال: ایک لڑکے نے برتن میں پیشاب کر کے کنویں میں ڈال دیا، کتنے ڈول نکالنے سے کنواں پاک ہوگا؟

الجواب

اب تین سو ڈول پر فتویٰ ہے، تین سو ڈول نکالنے سے کنواں پاک اور پانی پاک ہو جاوے گا۔ (۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۵/۱)

حرام پرندوں کی بیٹ کنویں میں پڑ جائے تو پانی ناپاک ہوگا یا نہیں:

سوال: پاخانہ حرام پرندوں کا مثل زاغ وزغن وکرگس کے اگر کنویں میں گرے تو پانی ناپاک ہوگا یا نہیں اور اگر ناپاک ہوگا تو کتنا پانی نکالا جائے؟

الجواب

کنویں کے بارے میں فقہا نے لکھا ہے کہ حرام پرندوں کے پاخانہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔
”لتعذر صونها عنه“. (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱۹۵/۱)

---

(۱) مفتی علام نے ایسر پر عمل کر کے تین سو ڈول پر فتویٰ دیا ہے، ورنہ اگر کنواں چشمہ والا نہیں ہے، تو کل پانی نکالنا ضروری ہے، اور یہی احتیاط ہے، یا دو ایسے ثقہ آدمی سے پانی کا اندازلگوالیا جائے، جن کو ان میں بصیرت حاصل ہو، اور اتنی مقدار میں پانی نکال دیا جائے۔

(إذا وقعت نجاسة)الخ(في بئر دون القدر الكثير)الخ(ينزح كل مائها)الخ(وإن تعذر)نزح كلها لكونها معيناً(فبقدر ما فيها)الخ(يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء)،وقيل: يفتٰى بمأتين إلىٰ ثلاث مأة،وهذا أيسر وذلك أحوط(درمختار)قوله:ذلك أحوط أى ما في المتن أحوط للخروج عن الخلاف ولموافقته للآثار. (رد المحتار،فصل في البئر: ۱۹۸/۱،ظفیر)

(۲) (ولا نزح) في بول فأرة في الأصح ...ولا (بخرء حمام وعصفور) وكذا سباع طير في الأصح لتعذر صونها عنه (درمختار)قوله:في الأصح ...

==

کوے کی بیٹ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: کوّا یعنی زاغ کی بیٹ کنویں میں گر جائے یا زاغ خود گرے، پانی پینا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

فی الدر المختار: (وخرء) کل طیر لایذرق فی الهواء کبط أهلی (ودجاج) أما ما یذرق فیه، فإن مأکولاً فطاهر وإلا فمخفف، ثم قال فیه: ثم الخفة إنما تظهر فی غیر الماء فلیحفظ، فی رد المحتار: واستثنیٰ الحلبی خرء طیر لایؤکل بالنسبة إلیٰ البئر فإنه لاینجسها لتعذر صونها عنه کما تقدم فی البئر (ج۱ص۳۲۰و۳۲۲)(۱)

اس روایت سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں کنواں پاک ہے۔

سواء کان الغراب مأکولاً أوغیر مأکول علی الاختلاف فی زماننا.

تتمہ ثانیہ، ص ۱۸۰۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۳/۱)

چیل اور گدھ کی بیٹ گرنے پر کنویں کا حکم:

سوال: چیل اور گدھ کی بیخال (پاخانہ) اگر کنویں میں گر جائے تو کنواں پاک رہا یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

فی الدر المختار: (ولا نزح)...... (بخرء حمام وعصفور) وکذا سباع طیر فی الأصح لتعذر صونها عنه.

فی ردالمحتار: ومفاد التعلیل أنه نجس معفوعنه. (۲)

وفی الدر المختار: (وخرء) کل طیر لایذرق فی الهواء کبط أهلی (ودجاج) أما ما یذرق فیه، فإن مأکولاً فطاهر وإلا فمخفف... الخ. (باب الأنجاس، مطلب فی بول الفأرة: ۳۲۰/۱)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ جو پرندہ حرام اڑتا ہوا بیخال کر دیتا ہے، اس سے کنواں ناپاک نہ ہونے کا قول بضرورت اختیار کیا گیا ہے۔

۱۲ر صفر ۱۳۳۰ھ۔ تتمہ اولیٰ ص ۹ (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۶/۱)

== راجع إلیٰ قوله وکذا سباع طیر أی مما لا یؤکل لحمه من الطیور. (ردالمحتار، فصل فی البئر: ۲۰۳/۱، ظفیر)

(۱) الدر المختار باب الأنجاس، مطلب فی بول الفأرة، انیس

(۲) ردالمحتار فصل فی البئر، فرع: ۲۲۰/۱، بیروت۔ انیس

کنویں میں کبوتر یا طوطے کی بیٹ گر جائے:

مسئلہ:　کنویں میں کبوتر یا طوطے کی بیٹ گر جائے تو کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر کنویں میں کبوتر یا طوطے کی بیٹ گر جائے تو کنواں نجس نہیں ہوتا ہے۔(۱)(فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ:۱۴۷)

گوبر اور لید کے کنویں میں گرنے کا حکم:

سوال:　چلتے یعنی ہرٹ یا چرس والے کنویں میں گوبر گرتا رہتا ہے پانی پاک ہے یا ناپاک بچنا ضرور ہے یا نہیں؟

الجواب

فی ردالمحتار، مسائل البئر: وفی التاتارخانية: ولم یذکر محمدؒ فی الأصل روث الحمار والخثی(أی البقر والفیل) واختلفوا فیه فقیل: ینجس ولو قلیلاً أو یابساً، وقیل: لو یابساً فلا وأکثرهم علٰی أنه لو فیه ضرورة وبلویٰ لاینجس وإلا نجس آه(جلد اول ص ۲۲۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے بچنا مشکل ہو تو قلیل عفو ہے۔(۲)

۱۴؍محرم ۱۳۳۵ھ۔ امداد:۱؍۱۳۔(امداد الفتاویٰ جدید:۱؍۶۶)

کنویں میں مینگنی گرنے کا حکم:

سوال:　مسجد کے کنویں کی حفاظت ممکن ہے، بکری کی اس میں سے ایک مینگنی قدرے شگاف ہوئی نکلی ہے، مینگنی کے گرنے کی خبر نہیں معلوم ہے، مولانا صاحب اس کنویں کا پانی پاک ہے یا نجس ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

ظاہر روایت کے موافق اگر مینگنی ٹوٹی ہوئی کنویں سے نکلے یا گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، سارا پانی نکالنا چاہئے، مگر صحیح مذہب یہ ہے کہ تھوڑی سی مینگنیاں گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا خواہ سالم ہوں یا شکستہ، البتہ زیادہ

---

(۱)　**(ولانزح)...... (بخرء حمام وعصفور) وکذا سباع طیر فی الأصح لتعذر صونها عنه. فی رد المحتار: ومفاد التعلیل أنه نجس معفو عنه.** (الدر المختار مع رد المحتار، فصل فی البئر، فرع:۱؍۲۲۰، انیس)

(۲)　اصلاح:　اس جواب پر بھی بحث کی گئی ہے جو کہ...... ملحقات تتمہ اولیٰ امداد الفتاویٰ میں مذکور ہے اور اس حصہ کے تتمہ اولیٰ...... میں حضرت مولانا نے اس کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قلیل سے مراد مقدار ضروری ہے اور اس کی مقدار مبتلیٰ بہ کی رائے پر ہے پس اس عبارت کے معنیٰ یہ ہوئے کہ اگر وقوع نجاست سے بچنا مشکل ہے تو مقدار ضروری معاف ہے اور ضرورت کی مقدار رائے مبتلیٰ بہ پر ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ اضافہ تصحیح الاغلاط صفحہ ۴ سے کیا گیا۔ محمد شفیع عفی عنہ

ہوں تو کنواں ناپاک ہے، اور زیادہ کی حد یہ ہے کہ اکثر ڈولوں میں ایک یا دو مینگنی ضرور آتی ہوں، اور یہ حکم سب کنوؤں کے لئے عام ہے، خواہ بستی کے ہوں یا جنگل کے، حفاظت ممکن ہو یا نہ ہو۔

قال فی مراقی الفلاح: ولا تنجس البئر بالبعر والروث والخثی ولا فرق بین آبار الأمصار والفلوات فی الصحیح ولا فرق بین الرطب والیابس والصحیح والمنکسر فی ظاھر الروایة لشمول الضرورة فلا تنجس إلاأن یکون کثیرًا وھو مایستکثرہ الناظر والقلیل مایستقلہ وعلیہ الاعتماد أو أن لایخلو دلو عن بعرة ونحوھا کما صححہ فی المبسوط آہ، قال الطحطاوی: قولہ فی ظاھر الروایة: الأولیٰ أن یقول فی الصحیح فإن ظاھر الروایة کماذکرہ السرخسی أن الروث المتفتت من البعر مفسد مطلقًا، آہ. (ص:۲۳)

اس جواب سے آپ کے تمام سوالات کا جواب ہو گیا جو اس کے متعلق تھے، اور بہشتی زیور میں استیعاب مسائل کا قصد نہیں کیا گیا، ضروری باتیں لکھدی ہیں۔ (امداد الاحکام جلد اول ص:۴۷۶)

گیلا گوبر کنویں میں ڈالا گیا اس کا حکم:

سوال: (۱) ایک کنویں میں ایک لڑکے نے گیلا گوبر پھینکا تو کتنا پانی نکالیں گے؟ چونکہ کنویں کا پانی اتنا گہرا ہے کہ پانی پینے کیلئے نکالنا دشوار ہے، دوسرے اگر نکال کر پھینکیں تو پانی ختم ہو جانے کا احتمال ہے کیونکہ اکثر گرمیوں میں سوکھ جاتا ہے، مگر امسال نہیں سوکھا اور پانی چودہ ہاتھ ہے اور اس کے علاوہ بد دینی کا اتنا زور ہے کہ کوئی پانی نہیں نکالتا ہے اور نہ نکالنے کو تیار ہوتا ہے، بلکہ اسی طرح برابر پیتے ہیں، تب اس حالت میں آدمی کیا کرسکتا ہے؟

سوال: (۲) اگر پردیسی ہو اور مکتب میں تعلیم کا کام کرتا ہو، نجس کنویں کے علاوہ دوسرے کنویں سے صرف سترہ دن پانی پیا اور وضو کیا اور کھانا نجس کنویں کے پانی سے پک کر آتا رہا، مجبورًا کھانا پڑا، ایسا کھانا کیسا ہے؟

سوال: (۳) گاؤں کے لوگوں کے سترہ دن پانی پینے سے پانی پاک ہوا یا نہیں؟ جبکہ ڈیڑھ دوسو بالٹی پانی روز نکلتا رہا؟

سوال: (۴) دوسرے کنویں میں ایک چڑیا کا بچہ مردہ نکلا جو کہ دُم کی طرف سے پھٹا تھا، اب پانی کتنا نکالنا چاہئے، مجبورًا اسّی بالٹی پانی نکال کر وضو کیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(۱) جب چودہ ہاتھ پانی اس سے نکل جائے گا تو پانی پاک ہو جائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک دم ہی نکلے، مثلاً کنواں پاک کرنے کیلئے تو نہیں نکالتے، البتہ اپنی ضروریات کیلئے ہمیشہ نکالتے رہتے ہیں تب بھی جب مقدارِ مذکورہ

نکل جائے گی تو کنواں پاک ہوجائے گا۔(۱)

(۲) سترہ دن تک کھالینے کے بعد اب دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

(۳) اگر اس مدت میں اندازاً چودہ ہاتھ پانی نکل گیا تو کنواں پاک ہوگیا۔

(۴) تمام پانی نکالنا ضروری ہے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۸۸/۵/۱۶ھ

الجواب صحیح: محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۸۸/۵/۱۸ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۵۷۔۱۵۸)

کنویں میں جو ہرٹ دار گوبر کا گرنا:

سوال: زید کہتا ہے کہ گوبر یالید بقدر دو لینڈی بکری یا اونٹ کے برابر گوبر خشک ہو یا تر، کنویں میں گر جاوے اور وہ ریزہ ریزہ ہوجاوے تو پانی پاک رہتا ہے، نجس نہیں ہوتا ہے۔ دلیل بحوالہ فتاویٰ قاضی خاں مطبع نول کشور ص ۶:

وعن محمد التبنة والتبنتان عفو. (۳)

یہی دلیل سے کہتا ہے کہ پانی پاک رہتا ہے اور بکر کہتا ہے کہ گوبر تر ہو یا لینڈی تر ہو، کم ہووے یا زیادہ کنویں میں گر جاوے تو سب پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور یہ نجاست یعنی گوبر غلیظہ ہے جیسا کہ........(۴) میں ہے:

وأماالأرواث والأخثاء فكلها نجس نجاسة غليظة عند أبى حنيفة رحمة الله عليه.

اور فتاویٰ قاضی خاں میں مطبع نول کشور ص ۶:

والروث وأخثاء البقر بمنزلة البول.

اس مسئلہ میں جیسا کہ آپ کے نزدیک تحقیق ہو، ارسال فرماویں؟

الجواب

فى الدرالمختار حيث عدّ النجاسة الغليظة: (وروث وخثىٰ) أفاد بهما نجاسة خرء كل حيوان غيرالطيور، وقالا: مخففة، (إلىٰ قوله) وطهرهما محمد اٰخرًا للبلوىٰ.

---

(۱) (وإن تعذر) نزح كلها لكونها معينا (فبقدرما فيها) وقت ابتدء النزح، قاله الحلبى. (يؤخذ ذلک بقول رجلين عدلين لهمابصارة بالماء) به يفتىٰ. (الدرالمختار، كتاب الطهارة، فصل فى البئر: ۱/۲۱۴، سعید)

(۲) (إذا وقعت نجاسة)......(أومات فيها)......(حيوان دموى)......(وانتفخ)......(أو تفسخ)......(ينزح كل مائها) أى الذى كان فيها وقت الوقوع، ذكره ابن بطال (بعد إخراجه). (الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الطهارة، فصل فى البئر: ۱/۲۱۳، سعید)

(۳) تبن، کہتے ہیں بھوسہ کے تنکے کو، اس سے مراد یہ ہے کہ نجاست سے ملوث بھوسہ کا ایک دو ٹکڑا کنویں میں گر جائے تو معاف ہے۔ انیس

(۴) یہ عبارت کبیری شرح منیۃ المصلی: ۱۴۸، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور کی ہے۔ انیس

وفي رد المحتار: أن الروث للفرس والبغل والحمار، والخثى بكسر فسكون للبقر والفيل، وفيه عن النكت للعلامة قاسم: أن قول الإمام بالتغليظ رجحه في المبسوط وغيره آه وفيه عن التاترخانية: ولم يذكر محمد في الأصل روث الحمار والخثى، واختلفوا فيه فقيل ينجس ولو قليلاً أو يابساً، وقيل: لو يابساً فلا، وأكثرهم علىٰ أنه لو فيه ضرورة وبلوىٰ لا ينجس وإلا نجس اھ.(۱)

روایات بالا سے یہ امور مستفاد ہوئے:

نمبر(۱) لید اور گوبر میں علماء کا اختلاف ہے۔

نمبر(۲) راجح امام صاحب کا قول ہے کہ وہ نجس غلیظ ہے۔

نمبر(۳) کنویں میں اگر قلیل گر جاوے، (۲) تو اگر اس کنویں کی حفاظت اس سے ممکن ہے تو وہ ناپاک ہو جاوے گا اور اگر حفاظت نہیں ہو سکتی تو ناپاک نہ ہوگا۔

یکم صفر ۱۳۲۷ھ۔ تتمہ اولیٰ ص ۲۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۶۷-۶۸)

اصلاح تسامح متعلقہ مسئلہ نمبر ۵۸ و ۵۹ مندرجہ ملحقات تتمہ اولیٰ امداد الفتاویٰ ص ۳۳۴:

خلاصۂ سوال: کنویں میں جو ہرٹ دار ہو گوبر گرتا ہے پاک ہے یا نہ؟

خلاصۂ جواب: اگر اس سے بچنا مشکل ہو تو قلیل عفو ہے۔

تسامح در لفظ قلیل:

سوال: سائل ازاں بیر ست کہ بذریعۂ بقر روز وشب جاری ست وروث آن ہمیشہ در بیر می افتد چنانچہ دریں دیار واقع است بسیار روث ملطخ بمع بول بقر وآب در بیر می افتند نہایت بلویٰ عام ست و پرہیز نہایت مشکل ست برائے سہولت امور مسلمین جواب ایں طورضروری بو د اگر بلویٰ عام ست وپرہیز مشکل وبیرجاری ست عفو ست بعینہ سند ایں آں عبارت ست کہ در جواب خود مجیب مد ظلہ تحریر فرمودند:

وأكثرهم علىٰ أنه لو فيه ضرورة وبلوىٰ لاينجس وإلا نجس. (ردالمحتار)

معلوم نیست کہ لفظ قلیل از کدام عبارت استخراج فرمودند ہر گاہ بضرورت بلویٰ نجس نماند قلیل و کثیر برابر شد در حکم، ودیگر سند ایں مسئلہ روایت ذیل ست:

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار، باب الأنجاس: ۱/۳۲۰، ۳۲۱، دار احیاء التراث العربی بیروت، انیس

(۲) اور قلیل کی مقدار امام صاحب کے نزدیک رائے مبتلیٰ بہ پر ہے۔ سعید احمد پالنپوری

وعن زفرؒ: روث مايؤكل لحمه طاهر، وفي المبتغىٰ: الأرواث كلها نجسة إلا رواية عن محمد أنها طاهرة للبلوىٰ، في هذه الرواية توسعة لأرباب الدواب فقلما يسلمون عن التلطخ بالأرواث والأخثاء، فتحفظ هذه الرواية آه كلام المبتغىٰ، وإذا قلنا بذلك ههنا لايبعد لأن الضرورة داعية إلىٰ ذلك كما أفتوا بقول محمد بطهارة الماء المستعمل للضرورة ونحو ذلك، (إلىٰ أن قال) وقد قال في شرح المنية: المعلوم من قواعد أئمتنا التسهيل في مواضع الضرورة والبلوىٰ العامة كما في مسئلة آبار الفلوات ونحوها آه أي كالعفو عن نجاسة المعذور عن طين الشارع (إلىٰ أن قال) من أن المشقة تجلب التيسير ومن أنه إذا ضاق الأمر اتسع. (ردالمحتار: ج۱ص۱۹۵)(۱) واللہ تعالیٰ اعلم (امدادالفتاویٰ جدید: ۱/۶۸-۶۹)

گوبر لگا ہوا کپڑا کنویں میں گر جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر مکعب یعنی اینڈوا جو کہ عورت کے سر کے اوپر رکھ کر گوبر وغیرہ کا ٹوکرا وغیرہ اٹھاتی ہیں اور اس پر گند وغیرہ لگا ہوتا ہے وہ کنویں میں گر جاوے تو کس قدر پانی نکالنا چاہئے؟

الجواب

قال في الخلاصة: والسرقين إذا وقع في البير تنجس الماء كله قليلاً كان أو كثيراً وعن أبي يوسفؒ: لا أبالي بالتبنة والتبنتين بلطخه بالسرقين إذا وقع في البير، آه. (ص:۱۰)

قلت: والوجه لما يتعذر الاحتراز عن وقوع التبن وأما الثوب المتلطخ به فالاحتراز عنه غير متعذر ووقوعه نادر فالظاهر نجاسة البير بوقوعه.

جس کپڑے میں گوبر لگا ہوا ہو اس کے گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا، سارا پانی نکالنا چاہئے۔ واللہ اعلم

۱۸رشوال ۱۳۴۱ھ۔ (امدادالاحکام جلد اول ص ۳۷۸)

گوبر لیپے ہوئے حصۂ زمین پر پانی کا مٹکا رکھا پھر اس کو کنویں میں ڈالا:

سوال: گوبر کا لیپا ہوا زمین پر پانی سے بھرا ہوا مٹکا یا بالٹی وغیرہ رکھتے ہیں اور پھر وہ زمین بھیگ کر گیلی ہو جاتی ہے اور گوبر آلودہ پانی مٹکے کے نیچے ٹپکتا رہتا ہے پھر اس کو کنویں میں ڈالتے ہیں، کیا کنواں ناپاک ہے؟

(۱) قلیل معاف ہے، وہ یہ ہے کہ ہر ڈول یا اکثر ڈول میں پانی کے ساتھ مینگنی نہ آوے۔ ولا تنجس البئر بالبعر والروث والخثي ولافرق بين آبار الأمصار والفلوات في الصحيح ولا فرق بين الرطب واليابس والصحيح والمنكسر في ظاهر الرواية لشمول الضرورة فلا تنجس إلا أن يكون كثيرًا وهو مايستكثره الناظر والقليل مايستقله وعليه الاعتماد أو أن لايخلو دلو عن بعرة ونحوها كما صححه في المبسوط، آه، قال الطحطاوي: قوله في ظاهر الرواية: الأولىٰ أن يقول في الصحيح فإن ظاهر الرواية كماذكره السرخسي أن الروث المتفتت من البعر مفسد مطلقًا، آه. (مراقي الفلاح ص:۲۳۔ انیس)

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر بالٹی میں گوبر لگا ہوا نہیں ہے، صرف پانی کی تری اس میں موجود ہے تو اس سے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۲/۵، ۱۴۳)

اپلہ کنویں سے سالم نکل آئے تو کنواں پاک ہے:

سوال: اگر کنویں میں ایک گرہ اپلی خشک گر جائے اور وہ تر ہو کر ثابت نکل آئے، تو اس صورت میں پانی نکالا جائے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اپلہ جب کنویں میں گرتے ہی ثابت نکال لیا جائے اگر چہ تر ہو جائے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ **کذا فی کتب الفقه**.(۲) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۳/ شعبان ۵۰ھ (فتاویٰ دار العلوم یعنی امداد المفتین ۲۴۷)

کنویں میں اوپلا کا گرنا، نجس کنویں کے پانی سے وضو کرنا اور قطروں کا کپڑے پر ٹپکنا، بغیر ہاتھ دھوئے پانی میں انگلی ڈالنا، مصافحہ کا شرعی طریقہ:

مسئلہ: کنویں میں اوپلے کا چار انگشت یا اس سے قدرے زائد کا ایک ٹکڑا اگر پڑا مسلم نکال لیا گیا صرف نم ہو گیا تھا کنواں نجس ہوا یا نہیں؟

نجس کنویں کے پانی سے وضو کیا اس کے قطرات کپڑوں پر ٹپکے اعضائے مغسولہ پر آستین جو چڑھی ہوئی تھی اتار لی گئی یہ چیزیں نجس ہوئیں یا نہیں؟

محدث نے بغیر ہاتھ دھوئے پانی میں انگلی یا ہاتھ ڈال دیا، صاحب بہار شریعت نے لکھا ہے کہ پانی مستعمل ہو گیا، لیکن اس سے اجتناب تو مشکل ہے، تمام پانی بھرنے والے یوں ہی ہاتھ ڈالتے رہتے ہیں جہاں نل نہیں ہیں وہاں تو یہ صورت عامۃ الوقوع ہے، آنجناب علمائے فرنگی محل کی تحقیق سے مطلع فرمائیں؟

احادیث شریفہ سے مصافحہ دونوں ہاتھ سے ثابت ہے لیکن اس کی کیفیت غیر مذکور ہے، دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

---

(۱) ولا ینجس ثوب رطب بنشره علىٰ أرض نجسة ببول أو سرقين، لكنها يابسة، فتندت الأرض منه أى من الثوب الرطب ولم يظهر أثرها فيه. (مراقی الفلاح، ص۱۵۹، باب الأنجاس، قدیمی)

(۲) وفى التاتارخانية: ولم يذكر محمد فى الأصل روث الحمار والخثى واختلفوا فيه، فقيل: ينجس ولو قليلاً أو يابساً وقيل: لو يابساً فلا وأكثرهم علىٰ أنه لو فيه ضرورة وبلوىٰ لاينجس وإلا ينجس. انيس

(۱) ہر فریق اپنی داہنی کف دست دوسرے کی داہنی کف سے ملائے اور بائیں کف دست دوسرے کے ظہر کف پر رکھے جیسا کہ رواج ہے۔

(۲) ہر دو مصافحہ کرنے والے اپنی کف دست دوسرے کی کف دست سے ملائیں، یعنی دونوں ہاتھ پہلی صورت کی طرح جوڑے نہ جائیں بلکہ الگ الگ رہیں۔ شیخ علیہ الرحمہ نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے:

لیکن کف بر کف بایدنہادن وسرانگستاں نشاید گرفتن کہ بدعت است۔

اس سے کون صورت ثابت ہوتی ہے؟

الجواب

وفي التاتارخانية: ولم يذكر محمد في الأصل روث الحمار والخثي واختلفوا فيه، فقيل: ينجس ولو قليلاً أو يابساً وقيل: لو يابساً فلا وأكثرهم علىٰ أنه لو فيه ضرورة وبلوىٰ لاينجس وإلاينجس. (۱)

پس کنویں میں اوپلے کا گرنا ان چیزوں سے نہیں ہے کہ کنواں اس سے محفوظ نہ رکھا جا سکے یا محفوظ نہ رہ سکے اس لیے اوپلے کا ٹکڑا گرنے سے کنواں نجس ہو جائے گا، برخلاف چیل کوے کی بیٹ یا بکری کی ایک آدھ مینگنی کے، اس سے کنویں کی حفاظت ناممکن ہے، اس لیے ان کے گرنے سے کنواں نجس نہیں ہوتا ہے۔

جبکہ کنویں کا پانی یقینی طور پر نجس تھا تو اعضائے وضو اس کے پانی سے دھونے کی وجہ سے نجس ہو جائیں گے اور جس کپڑے پر وہ نجس پانی یا اس کے قطرے پڑیں گے وہ نجس ہو جائے گا۔

محدث اگر پانی کے برتن میں برتن سے پانی نکالنے یا برتن کا پانی یا کوڑا وغیرہ نکالنے یا ڈونگا وغیرہ نکالنے کی ضرورت کی طرح دوسرے ضروریات کے لیے اپنے ہاتھ برتن میں ڈالے تو اس برتن کا پانی ماء مستعمل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر صرف انگلیاں یا نصف کف دست تک ہاتھ پانی میں ڈالے گا، تو بھی پانی مستعمل نہ ہوگا، ورنہ مستعمل ہو جائے گا، پس گھڑا خالی کرنے کے لیے پن بھرے کے پانی میں ہاتھ (کا) ڈالنا یا گھڑا اٹھاتے وقت انگلیوں کے پانی کا اندر چلا جانا، پانی (کو) مستعمل نہیں بناتا ہے۔

اشعۃ اللمعات کی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ مصافحہ کف دست سے ہونا چاہیے، صرف انگلیاں پکڑنے اور ملانے سے مصافحہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ صرف انگلیوں سے دوسرے شخص کی انگلیوں کو ملانا اور کف دست کو علیحدہ رکھنا بدعت ہے۔

---

(۱) تاتارخانیہ میں ہے کہ امام محمدؒ نے کتاب الاصل میں گدھے کی لید اور گوبر کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے، فقہا کی اس سلسلے میں مختلف رائیں ہیں، ایک گروہ کہتا ہے کہ لید اور گوبر کم ہو یا سوکھا ہو، تب بھی کنواں نجس ہو جاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ سوکھے سے نجس نہیں ہوتا اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی چارہ بچنے کا نہ ہو اور ایسا ہوتا ہی رہتا ہو تو کنواں نجس نہیں ہو جاتا ہے ورنہ نجس ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا مفتی شفیع دیوبندیؒ نے اوپلہ جب سوکھا ہو اور کنواں میں گر جائے اور ثابت نکال لیا جائے، تو کنواں کو پاک کہا ہے، جیسا کہ ''امداد المفتین: ۲۴۷'' میں مذکور ہے۔ انیس

شامی میں ہے:

وھی إلصاق صفحة الکف بالکف وإقبال الوجه بالوجه والسنة أن تکون بکلتا یدیه وعند اللقاء بعدالسلام وأن یاخذ الإبھام فإن فیه عرقا ینبت المحبة. (۱)

یعنی مصافحہ کا طریقہ یہ ہے کہ بعد سلام ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا داہنا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان پکڑے اس طرح کہ دونوں مسلمانوں کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلیاں مل جائیں اور ہر ایک کا داہنا ہاتھ دوسرے شخص کے دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے اور ہر ایک انگوٹھے اور سبابہ سے دوسرے شخص کے انگوٹھے کو پکڑے اور تھوڑی جنبش دے۔ (فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ: ۱۳۹-۱۴۰)

کنویں سے بد بوآنے لگے تو پاک ہے یا ناپاک:

سوال (۱): ایک کنویں کے اندر اوپر سے کوّے نے گوشت کا ایک ٹکڑا کہیں سے لاکر گرادیا ہے۔ اس گوشت کے بارے میں کچھ علم نہیں کہ کس قسم کا تھا۔ یہ مذبوح کا بھی ہوسکتا ہے اور مردار کا بھی ہوسکتا ہے۔ اس واقعہ کو کافی عرصہ ہوا۔

(۲) ابھی ابھی پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا ہے کہ ایک کنویں سے بد بوآنے سے پتہ چلا کہ اس میں گوشت کی ایک ہڈی جس میں کچھ گوشت بھی تھا گر چکی تھی اور اب بد بوآنے لگی ہے اس ہڈی کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہا جاسکتا

(۳) کیا مذبوحہ کا پاک اور حلال گوشت تعفن کی وجہ سے نجس ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے ماکولات مثل حلوہ، ساگ وغیرہ کیا تعفن کی وجہ سے یہ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں؟

الجواب

(۱-۲) حدیث پاک ہے:

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنه أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: "لاوضوء إلا من صوت أوریح". قال أبوعیسیٰ: ھذا حدیث حسن صحیح. وقال ابن المبارک: إذا شک فی الحدث فإنه لایجب علیه الوضوء حتی یستیقن استیقاناً بقدرأن یحلف علیه. (ترمذی شریف: ج ۱/۲۹)

اس حدیث سے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ایک قاعدہ مستنبط کیا ہے:

"الیقین لایزول بالشک". (۲)

لہٰذا جب تک وقوع نجاست کا یقین نہ ہوجائے اس وقت تک کنواں نجس نہیں ہوگا۔ اور **تغیر بأحد أوصاف ثلاثة** سے مراد مطلق تغیر نہیں بلکہ **تغیر بالنجاسة** ہے۔ بوآنا نجاست یا نجس ہونے کی دلیل نہیں، **کما سیأتی.**

(۱) ردالمحتار: ۵/۲۴۴، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء / وکذافی مجمع الانھر: ۲/۵۴۱، کتاب الکراھیة، فصل فی احکام النظر، داراحیاء التراث العربی بیروت / جامع الرموز: ۳/۳۱۶، کتاب الکراھیة، مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران، انیس

(۲) الاشباہ والنظائر، القاعدۃ الثالثة: ص ۷۵، مطبوعہ دیوبند، انیس

(۳): مذبوحہ کا پاک اور حلال گوشت تعفن کی وجہ سے نجس نہیں ہوتا۔ یوں ہی دوسرے ماکولات اور پھر بعض متعفنہ چیزوں کا کھانا حرام ہوجاتا ہے ایذاء کی وجہ سے نہ کہ نجس ہونے کی وجہ سے۔

كما في الطحطاوي: ص۲۲: قال في النهاية: الإستحالة إلى فساد لاتوجب نجاسة فإن سائر الأطعمة تفسد بطول المكث و لاتنجس اهـ لكن يحرم الأكل في هذه الحالة للإيذاء لا للنجاسة كاللحم إذا أنتن يحرم أكله و لايصير نجساً بخلاف السمن و اللبن و الدهن و الزيت إذا أنتن لايحرم و كذا الأشربة لا تحرم بالتغير كذا في البحر. فقط و الله أعلم(خیر الفتاویٰ:۲/۹۲-۹۳)

کوئی کنویں میں روڑا ڈال دے تو کیا کیا جائے:

سوال: ایک بچے نے ایک کنویں میں روڑا ڈال دیا تھا، اس کے بعد کنویں کو کئی مرتبہ پاک کرادیا گیا، مگر وہ روڑا نہیں نکلا، تو بغیر روڑا نکالے کنواں پاک ہے یا نہ؟

الجواب

اس روڑے کو نکالنے کی اب ضرورت نہیں ہے پانی کنویں کا پاک ہوگیا ہے کچھ وہم نہ کریں۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم:۱/۲۳۲و۲۳۳)

کنواں نل کے ہینڈل کو گوبر لگے ہاتھ سے پکڑنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے مکان میں کنواں نل موجود ہے اور گڈریے مکان کے قریب آباد ہیں وہ ہمارے نل پر آکر گوبر وغیرہ کے خراب ہاتھوں سے ہینڈل پکڑ کر پانی بھرتے ہیں۔ ناپاک بوند پانی کے کنویں کے اندر چلی جاتی ہے جس سے اندیشہ پانی کے ناپاک ہوجانے کا ہے، اب فرمائیے کہ پانی بھرنے دیں یا نہیں؟

الجواب

برتنے دینے کا(۲) تو مالک کو اختیار ہے۔ باقی اگر ناپاک ہوجاوے گا تو جتنا پانی اس وقت نل میں موجود ہے، اس کے نکال دینے سے پاک ہوجاوے گا۔(۳)

۲۲/ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ۔ حوادث الفتاویٰ جلد خامس ص ۴۶۔(امداد الفتاویٰ جدید:۱/۶۲)

---

(۱) اليقين لا يزول بالشك. (الأشباه و النظائر، القاعدة الثالثة: ص ۵۷، ظفیر)

(۲) یعنی گڈریوں کو پانی بھرنے دینے نہ دینے کا اختیار نل کے مالک کو ہے۔ سعید احمد پالنپوری

(۳) (إذا وقعت نجاسة)(في بئر دون القدر الكثير ... (ينزح كل مائها). (الدر المختار على رد المحتار، فصل في البئر:۱/۱۹۸، انیس)

کنویں میں آنگن کا پانی گرنے کا حکم:

سوال: ہمارے کنویں کا پانی برسات میں بہت زیادہ ہوجاتا ہے اور آنگن کا پانی بھی اس میں گرتا ہے اس صورت میں کنواں پاک رہا یا نہیں؟ اسی طرح ندی نالے کے قریب جو کنواں ہوتا ہے، جس میں سیلاب کا پانی آتا ہے، جس سے کنواں بھر جاتا ہے، تو ایسی صورت میں یہ کنواں پاک رہے گا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

برسات میں تمام کنوؤں میں پانی زیادہ ہوجاتا ہے جو مقامات ندی نالے کے قریب ہوتے ہیں وہاں سیلاب آنے سے کنویں میں پانی بھر جاتا ہے تو اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۵۳/۲)

کنویں میں مستعمل پانی کا گرنا، غیر مسلموں کے لیے راستہ بند کرنا اور ان سے پانی بھروانا:

سوال (۱): یہاں احاطۂ مسجد میں جو کنواں ہے کھلا ہوا ہے، مسلم و غیر مسلم لوگ کنویں سے پانی لے جاتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں، اکثر دیکھا گیا کہ غیر مسلم کنویں کے چبوترہ پر غسل کرتے ہیں اور اندرونی فصیل پر لنگیاں رکھ کر دھوتے ہیں، جس سے بلا شبہ لنگیوں یا دیگر کپڑوں کا نجس پانی کنویں کے اندر جاتا ہے، کنواں مسجد کا ہے، ایسی حالت میں اس کنویں کا پانی استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کیا مقامی مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ غیر مسلموں کی آمدورفت کا راستہ (جو احاطۂ مسجد میں ہے) بند کردیں، اختیاراً وہ ایسا کرسکتے ہیں؟

(۳) کنویں سے پانی نکال کر مسجد میں برائے وضو ڈالنے والا غیر مسلم ہے یعنی برہمی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس شخص سے بدستور بھرایا جائے یا کوئی مسلم شخص رکھا جائے؟

الجواب ــــــــــــ حامداً و مصلیاً و باللّٰہ التوفیق

(۱) جب تک کنویں میں کسی ناپاک چیز کے گرنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک اس کنویں کو ناپاک نہ کہیں گے، جب کنویں پر مسلم، کافر، چھوٹے، بڑے محتاط، غیر محتاط لوگ پانی بھرتے ہوں اور ناپاک پانی کنویں میں گرنے کا شک و احتمال

---

(۱) اس لیے کہ جب سیلاب کا پانی آکر کنواں میں بھرجاتا ہے اور ایک طرف سے پانی آکر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہے اور جاری پانی میں نجاست کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے الا یہ کہ رنگ، بو اور مزہ میں سے کوئی وصف بدل جائے۔ (مجاہد) (وبتغیر أحد أوصافه) من لون أو طعم أو ريح (ينجس) الكثير ولو جارياً (إجماعا). (الدر المختار على هامش رد المحتار: ۳۳۲/۱)

لیکن آپ کے کنویں میں اگر آنگن کا پانی گرتا ہے اور وہ پانی ناپاک ہے تو آپ کا کنواں ناپاک ہوجائے گا اور اگر وہ جاری پانی ہے تو پاک ہے، آپ ایسی تدبیر کیجئے کہ آنگن کا پانی نہ جائے۔ (إذا وقعت نجاسة)۔۔۔۔ (في بئر دون القدر الكثير)۔۔۔۔ (ينزح كل مائها). (الدر المختار على هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۳۶۶/۱ تا ۳۶۸)

ہواوران غیرمحتاط لوگوں کے قدموں میں نجاست لگی ہو،تاہم جب تک ناپاکی کے کنویں میں گرنے کا یقین نہ ہو،اس وقت تک اس پانی کوناپاک نہ کہا جائے گااوراس کنویں کے پانی کواستعمال کرناجائز ہےاوراس سے وضووغسل درست ہے۔

فی رسائل الأرکان:وکذا ماء الآبار لایحتاط فیها النازعون وکان بحیث تکون أقدامهم نجسة ویظن وقوع الماء السائل من الدلوعلی القدمین طاهریتوضأولایسئل عن احوال ماء الفلوات ولاتعتبراحتمال بلوغ الماء النجس إلٰی ماء البئرمالم یعلم نجاسةماء الفلوات أویقطع به ببلوغ الماء النجس لأن الاحتمال لایزول به العمل بالیقین،انتهیٰ مختصراً. (۱)

اورطریقہ محمدیہ میں ہے:

من شک فی إنائه أوفی ثوبه أوبدنه أصابته نجاسة أم لا فهوطاهرمالم یستیقن وکذلک الآباروالحیاض التی یستقی منها الصغاروالمسلمون والکباروالکفار،آه. (۲)

(۲) اگرآمدورفت کاراستہ ہمیشہ سے ہےاوراسی راستہ سےلوگ بے کھٹکے ہمیشہ سے آمدورفت رکھتے ہوں تو راستہ بندکرناجائزنہیں اوراگراحاطۂ مسجد کے راستہ کے سوااورراستہ ہوتوبندکرنے کاحق ہے،لیکن قرب وجوار میں مسجد کےکنویں کے سوااورکوئی کنواں نہ ہواورمسجد کے کنویں پرآنے کایہی راستہ ہوتوراستہ بندکرکے کنویں کے پانی سے کفارکومحروم کرناجائزنہیں۔

(۳) غیرمسلم سے وضوکاپانی بھرواناجائزہےاورمسلمانوں کورکھناافضل ہے،ضروری نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم (مرغوب الفتاویٰ:۲/۲۷-۲۹)

مشرک جس کنویں سے پانی نکالے وہ پاک ہے یاناپاک:

سوال: اگرمشرک مسلمانوں کے چاہ سےاپنے برتن سے پانی نکالیں توچاہ پاک ہے یاناپاک؟

الجواب

مشرک اگراپنے برتن سے چاہ سے پانی نکالےاور بظاہراس برتن پرکچھ نجاست نہیں ہےتوپانی چاہ کاپاک ہے وہم نہ کرناچاہئے۔

الیقین لا یزول بالشک. (۳)فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۹۷)

جس کنویں میں حلال خوراپناڈول ڈال لے،وہ پاک ہے یاناپاک:

سوال: خاکروب یعنی حلال خوراپناڈول جس کنویں میں ڈالتاہے جوکہ اس کے گھرکاہے،پھربعدبھرنے پانی وہ

(۱) رسائل الأرکان،ص:۳۲،فصل فی المیاه،المطبع العلوی لکھنؤ،انیس

(۲) الطریقة المحمدیة (مخطوطه)الصنف الثانی ماورد عن أئمتناالحنفیة.

(۳) الأشباه والنظائر،تجمیل الرحمٰن،ص:۷۵،القاعدةالثالثة۔انیس

ڈول اپنے گھر لے جاتا ہے، اسی طرح کرتا رہتا ہے، آیا وہ چاہ پاک ہے یا نہیں؟ مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی بھرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب

(دوسرے مفتی کا) حلال خور ایک نیچ قوم نجس ہے، پاک ہونے کی کوئی شرط ان کو معلوم نہیں ہے، خداوند تعالیٰ مشرک کو نجس فرماتا ہے، جو خود ناپاک ہوگا، کب پاک کو معلوم کرے گا، وہ خود ناپاک اس کے برتن ناپاک، جو چیز مذہب اسلام میں حرام ہے ان کے نزدیک ایسا نہیں ہے اس لئے ڈول اس کا نجس ہوا، خدا جانے اس پر کیا کچھ ہوتا ہے، چاہے سگ پیشاب کردے، اس لئے اس چاہ کا پانی نہ برتنا چاہئے۔ یہی مطلب مبارک اس آیت کا ہے:

"اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ" الخ. (۱)

(تحقیق بزرگ تمہارا نزدیک اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار تمہارے۔)

جب قرآن شریف پرہیز کا حکم فرماتا ہے تو معلوم کرلو کس بات پر پرہیز حاصل ہوتا ہے وہ کنواں ناپاک ہے، مسلمان پانی نہ برتیں، جب تک شرط پاک کرنے کی ادا نہ ہو۔

"اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ"۔ (۲)

الجواب

(از حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ دارالعلوم) یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے، جب تک ناپاکی اس کے ڈول کی دیکھ نہ لی جائے یا علم اس کا نہ ہو جاوے، اس وقت تک کنویں کو ناپاک نہ کہیں گے۔ فقہ کا مسلم مسئلہ ہے:

"اليقين لا يزول بالشک". (۳) فقط واللہ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۹۶)

طوائف اور بے نمازی کے پانی بھرنے سے کنواں، ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: طوائف اور بے نمازیوں کے پانی بھرنے سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، پانی تو مشرکین کے بھرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ (۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۲۶)

(۱-۲) سورة الحجرات: ۱۳۔

(۳) الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۵۷۔ ظفیر

(۴) اس لئے کہ ان لوگوں کے پانی نکالنے سے کنویں کے پانی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، سارے انسان پاک ہیں اور ان کا جوٹھا بھی پاک ہے۔ (فسؤر آدمي مطلقاً) ولو جنباً أو كافراً أو امرأةً الخ (طاهر) طهور بلا كراهة. (الدر المختار على هامش رد المحتار، مطلب في السور: ۱/۲۰۵، ظفیر)

چاول وغیرہ پرستش کردہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: کنویں میں سے غیر مسلم کے پانچ سات گھر اپنی ضرورت کیلئے پانی لیجاتے ہیں اور اپنی خوشی کے موقع پر چراغ جلاتے ہیں اور کنویں میں ڈالتے ہیں۔ چاول، ناریل ڈالتے ہیں، اس کی اچھی طرح پرستش کرتے ہیں۔ آیا اس کا پانی مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ———————— حامدًا و مصلیاً

یہ کام غلط ہے، اس کے باوجود ان چیزوں کی وجہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوا، اس کا پانی استعمال کرنا درست ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۵/۵)

مستعمل پاک جھاڑو کنویں میں گرگئی، تو کنواں پاک رہا یا ناپاک ہو گیا:

سوال: مسجد کی وضو کرنے کی نالی میں جو جھاڑو دی جاتی ہے اس کو پاک کر کے رکھا تھا وہ کنویں میں گرگئی تو کنواں پاک ہے یا ناپاک؟ زید کہتا ہے کہ دھونے سے ہر شئے پاک ہو جاتی ہے، لہٰذا اس صورت میں کنواں پاک ہے

الجواب ————————

اس صورت میں وہ کنواں پاک ہے، زید کا قول صحیح ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۲۱/۱)

کنویں میں جوتا گر جانا:

سوال: کنویں میں سلیپر گر گیا جس کے متعلق طہارت اور نجاست کا کوئی علم نہیں تو کنواں پاک ہے یا پلید؟

الجواب ———————— باسم ملهم الصواب

اگر سلیپر کے پلید ہونے کا یقین نہیں تو کنواں پاک ہے۔

قال فی الشامیة نا قلاً عن البحر: وقید نا بالعلم لأنهم قالوا فی البقرونحوه یخرج حیاً لایجب

(۱) قال العلامة الكاسانی: ولوغیر الماء المطلق بالطین أوبالتراب أوبالجص أوبالنورة وبوقوع الأوراق أوالثمار فیه أو بطول المكث، یجوز التوضؤ به. (بدائع الصنائع: ۱۶۵/۱، كتاب الطهارة، فصل: وأما شرائط أركان الوضوء، دارالكتب العلمية، بیروت)

(۲) پاک چیز گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوا کرتا ہے۔

تجوز الطهارة بماء خالطه شیء طاهر الخ والماء الذی یختلط به الأشنان أوالصابون أوالزعفران بشرط أن تكون الغلبة للماء الخ هذا إذا لم یزل عنه اسم الماء الخ وهوالضابط عند مخالطة الأشیاء الجامدة للماء من غیرطبخ الخ فحكمه حكم الماء المطلق یجوز به الوضوء. (غنیة المستملی، فصل فی أحكام المیاه: ۸۷/۱، ظفیر)

نـزح شـيء وإن كان الظاهر اشتمال بولها علىٰ أفخاذها، لكن يحتمل طهارتها بأن سقطت عقب دخـولهـا ماءً كثيرًا مع أن الأصل الطهارة الـخ. ومثـله فی الفتح. (ردالـمحتار: ۲۱۳/۱،فصل فی البئر) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔۳۰/ذی الحجہ۷۴ھ (احسن الفتاویٰ: ۳۹/۲)

گہرے کنویں میں جوتے کا گر جانا:

سوال: جوتا کنویں میں گر گیا کنواں بہت گہرا ہے۔اس کا پانی کم نہیں ہوسکتا اوراس کے اندر آدمی کے جانے میں جان کا خطرہ ہے کس طرح پاک ہو؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ و باللّٰه التوفيق

اگر جوتا نکالنے میں جان کا خطرہ نہ ہوتو نکال دیا جائے ورنہ چھوڑ دیا جائے پھر اگر کل پانی نکالا نہ جاسکے تو تین سو ساٹھ ڈول نکال دیا جائے،کنواں پاک ہوجائے گا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔محمد عثمان غنی (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۵۲/۲)

اگر چشمہ والے کنویں میں جوتا گر جاوے:

سوال: ایک کنویں میں اس قدر پانی عمیق ہے کہ وہ ٹوٹ نہیں سکتا اس کے اندر ایک جوتہ مستعمل گر گیا اور وہ جوتہ پانی میں ڈوب گیا ہر چند کوشش کی گئی مگر وہ جوتا نہ ملا اور پانی جس قدر کنویں سے نکالا جاتا ہے اسی قدر بھر آتا ہے اور جوتہ بھی نہیں نکل سکتا تو اس کا پانی کس طرح پاک ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

جب تک یقین نجاست کا نہ ہو کنواں ناپاک نہیں ہوتا اگر بالیقین جوتہ کا ناپاک ہونا معلوم ہوتو بصورت دشواری جوتہ کے نکلنے کے بعد تین سو ڈول پانی اس کنویں میں سے نکلوادیئے جائیں پانی پاک ہوجاوے گا۔(۲) واللہ تعالیٰ اعلم (عزیز الفتاویٰ: ۱۸۴/۱)

---

(۱) اگر جوتا نجس ہوتو اولاً اس کو نکالنا اور پھر پورا پانی نکال کر پھینک دینا ضروری ہے اور اگر کنواں گہرا اوراس کے اندر چشمہ جاری ہے تو ماہرین کی رائے سے کل پانی کا اندازہ کیا جائے پھر اتنا پانی نکال دیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دوسو سے تین سو ڈول تک پانی نکالا جائے ،پہلی صورت میں احتیاط ہے اور دوسری صورت میں سہولت،تین سو ساٹھ ڈول کی صراحت کا کوئی قول نہیں مل سکا۔واضح رہے کہ اگر جوتا پاک ہوتو پانی نکالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔(مجاہد)

(إذا وقـعـت نـجـاسة)....(فـي بـئـر دون الـقـدر الـكـثيـر)......(ينزح كل مـائهـا)....(بعدإخراجه)إلا إذا تعذر....(وإن تعذر)نزح كلها لكونها معيناً(فبقدرمافيها)....(يؤخذ ذلک بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتيٰ،وقيل يفتيٰ بمأتين إلىٰ ثلثمائة وهذا أيسر وذلک أحوط. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار: ۳۶۶/۱، ۳۷۲)

(۲) **الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار: ۳۶۶/۱، ۳۷۲**۔انیس

نجس جوتے کا کنویں میں گرنا:

سوال: اگر جوتی کنویں میں گر گئی اور وہ اب نہیں نکلتی تو کیا کرنا چاہئے اور اگر نکل گئی تو کس قدر پانی نکالنا چاہئے؟

الجواب

فی الدر المختار: (ینزح کل مائها)......(بعد إخراجه) إلا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجّسة. (۱)

اگر نکل سکے تو نکالنے کے بعد اور اگر نہ نکل سکے تو بدوں اس کے نکالے ہوئے کل پانی نکالا جاوے اور اگر جوتی پاک تھی تو کوئی حرج نہیں۔ فقط

۱۱؍ربیع الاوّل ۱۳۲۵ھ، امداد صفحہ ۱۳ ج ۱۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۹/۱)

ناپاک چپل کا کنویں میں گرنا:

سوال: میرا جعفر آباد، ضلع راولپنڈی میں، لب نالۂ بارانی نشیب جگہ میں ایک کنواں ہے، جس سے گاؤں کے لوگ پانی بھرا کرتے ہیں۔ ایک روز ایک راہ گزر لڑکی نو دس سالہ، پانی پینے کے لئے کنویں پر گئی۔ اتفاقاً اس کے ایک پیر کی سلیپر، جو ایک قسم کی جوتی ہے، کنویں میں گر پڑی، اس کی پلیدی کی کسی کو خبر نہیں کہ آیا وہ سلیپر پاک تھی یا پلید؟ ہاں تین عورتیں اس وقت کنویں پر موجود تھیں، ان کا بیان ہے کہ جو سلیپر دوسرے پیر میں تھی اس کے اوپر کا پنجہ صاف تھا۔ بس اسی قدر بیان ہے۔ اب التماس یہ ہے کہ یہ کنواں بحکم ''**الیقین لایزول إلا بالیقین**'' اپنی طہارتِ قدیمہ کے موجب پاک وطاہر رہے گا، جیسا کہ فقہائے کرام نے بلا تیقن نجاست، ''**نزح کل ماء**'' یا ''**بعض ماء**'' کا حکم نہیں دیا ہے، یا محض احتمال وشک نجاست پر، نجاست چاہ کا حکم دیا جائے گا؟ مہربانی فرما کر اس کا جواب بادلائل مرحمت کیا جاوے۔

الجواب

فی رد المحتار عن البحر: وقیدنا بالعلم لأنهم قالوا فی البقر ونحوه: یخرج حیًا لایجب نزح شیء وإن کان الظاهر اشتمال بولها علیٰ أفخاذها لکن یحتمل طهارتها بأن سقطت عقب دخولها ماءً کثیرًا مع أن الأصل الطهارة.اھ ومثله فی الفتح. (ج ۱ ص ۲۱۹)(۲)

روایتِ ہٰذا صریح ہے اس چاہ کے طاہر ہونے میں۔ فقط

کتبہ محمد اشرف علی۔ ۱۶؍صفر ۱۳۲۸ھ۔ تتمہ اولیٰ فتاویٰ امدادیہ صفحہ ۴۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۹/۱۔ ۷۰)

(۱) الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار: ۳۶۶/۱، ۳۷۲، انیس
(۲) کتاب الطهارة، فصل فی البئر، تحت قول الدر: ولیس بنجس العین. انیس

اگر کنویں میں استعمالی جوتا گر پڑے تو:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: اگر ایک کنویں میں جوتا مستعمل گر پڑا ہو، اور وہ کنواں تحت وتصرف اہل اسلام کے ہو اور جوتے کا نکلنا، بباعث کثرت آب غیر ممکن ہو، یعنی غوطہ مارنے و کانٹا ڈالنے و چرس ڈالنے سے پانی نہ ٹوٹے اور جوتہ نہ نکلے اور اس بستی میں کوئی اور ایسا کنواں یا تالاب نہ ہو جس سے اہل دیہہ اکتفا کرسکیں، آیا ایسے کنویں کا پانی پینا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے کنویں میں سے تین سوڈول نکال دیویں، پاک ہوجائے گا، اگر چہ جوتی نہ نکلے۔ (۱) جوتی اگر چہ اس میں پڑی رہے، پانی نکال ڈالیں پاک ہوجائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ مجموعہ کلاں، ص ۲۰۵۔۲۰۶۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۰)

مستعمل جوتا کنویں سے نکالنے کے بعد پانی کا حکم:

سوال: اگر جوتا کنویں میں گر جائے تو اس کا نکالنا کنویں سے ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب

مستعمل جوتا کو نکالنا چاہیے پھر اگر اس پر پلیدی معلوم ہو تو پانی کنویں کا نجس ہے، کنویں سے حسب قاعدہ پانی نکالنا چاہیے۔ (۲) اور اگر پلیدی معلوم نہ ہو تو پانی ناپاک نہیں ہے۔ (عزیز الفتاویٰ: ۱/۱۸۷)

جس کنویں سے جوتا نکلا اس کے پانی کا حکم:

سوال: ایک مسجد میں ایک کنواں ہے اس کا کیچڑ چھ سات سال میں نکالا جو امسال بالکل خشک ہو گیا، لیکن اس کے درمیان میں گاہ بگاہ جب کبھی ناپاک ہوجاتا تھا اس کا پانی توڑ دیتے تھے، اس میں سے ایک جوتا بالکل بوسیدہ ۲/۳ ٹکڑے نکلے۔ اب شرع شریف سے جو نمازیں پڑھی ہیں تو کسی قسم کا نقص تو نہیں آیا، یا مسجد کی کوئی ناپاکی وغیرہ کا حکم تو نہیں ہے؟ اگر ہو تو تحریر فرمادیں تاکہ اس کے موافق عمل کیا جائے؟ (از: بیاور ضلع اجمیر، احقر عبدالوہاب، ۱۰/محرم/۵۶ھ)

---

(۱) یہ بات بسبب تعذر ہے، درمختار میں ہے: (ینزح کل مائها) ...... (بعد إخراجه) إلا إذا تعذر. (۱/۳۹، فصل فی البئر، عکس مجتبائی، دہلی، نیز شامی فصل فی البئر، ص ۱۴۱ ج ۱، مطبع مجتبائی دہلی)

اور سوال سے یہ بات واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں جوتا نکالنا دشوار تھا۔

البتہ اگر مستعمل جوتا ناپاک نہ تھا یا اس کے ناپاک ہونے کا علم نہ تھا تو پانی نہ نکالا جائے گا، کنواں پاک ہے۔ انیس

(۲) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، فصل فی البئر: ۱/۲۱۱ تا ۲۱۵، انیس

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جوتا اگر ناپاک تھا تو اس سے کنواں بھی ناپاک ہوگیا اور جس وقت جوتا کنویں میں دیکھا گیا ہے اسی وقت سے کنویں کو ناپاک کہا جائے گا، اس کے پہلے کی نماز، وضو غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مسجد کا لوٹا وغیرہ بھی کچھ ناپاک نہیں۔ اور اگر ناپاک جوتا گرنے کا وقت معلوم ہے تو اس وقت سے کنویں کو ناپاک سمجھنا چاہئے اور اس ناپاک پانی کو وضو، غسل، برتن وغیرہ میں استعمال کیا ہو تو برتن وغیرہ کو پاک کرنا چاہئے۔

اس سے وضو کر کے جس قدر نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ کرنا چاہئے۔ غرض جس جس شئی کو وہ ناپاک پانی لگا ہے وہ تمام ناپاک ہے:

" ووجود حيوان ميت فيها: أي البئر ينجسها الخ" مراقی الفلاح. قال الطحطاوی: "(قوله: وجود حيوان الخ) قيد بالحيوان؛ لأن غيره من النجاسات لايتأتى فيه التفصيل ولا الخلاف، بل ينجسها من وقت الوجدان فقط". (طحطاوی، ص: ۲۵)(۱)

لیکن اگر جوتا کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو تو محض شک کی بنا پر کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا: **"شک في وجود النجس، والأصل بقاء الطهارة، الخ".** (۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۶/۱/۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔ صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۰/۵-۱۶۱)

جس کنویں پر جوتے سمیت چڑھا جاوے کیا وہ پاک نہیں رہتا:

سوال: مسجد کے چاہ پر اکثر نمازی مع جوتوں کے اور بے نمازی ننگے پیر، پانی کھینچتے ہیں، کبھی جوتا رسی سے لگتا ہے اور رسی کا پانی کنویں میں گرتا ہے، تو یہ پانی قابل استعمال رہتا ہے یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

اس صورت میں پانی پاک ہے کچھ وہم نہ کیا جاوے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۲۸/۱)

---

(۱) حاشية الطحطاوی: ص ۲۱، فصل فی مسائل الآبار، قديمی

(۲) الأشباه والنظائر: ۸۸/۱، القاعدة الثالثة: اليقين لا يزول بالشک، إدارة القرآن کراچی۔ قال العلامة ابن عابدين: "قوله: ولو شک، الخ، فی التاترخانية: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا، فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة، الخ". (رد المحتار: ۱۵۱/۱، نواقض الوضوء، قبيل مطلب فی أبحاث الغسل، سعید)

(۳) اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۷۵) فلو علم نتنه بنجاسة لم يجز ولو شک فالأصل الطهارة (درمختار) وإلا فمجرد الشک لايمنع لما فی الأصل أنه يتوضأ من الحوض الذی يخاف قذرًا ولايتقنه وينبغی حمل التيقن المذكور على غلبة الظن والخوف على الشک أو الوهم كما لايخفى. (رد المحتار، باب المياه: ۱۷۱/۱، ظفیر)

پیروں کا میل رسی میں لگ کر پانی میں ٹپکے تو کنواں ناپاک ہوگا یانہیں:

سوال: ننگے پاؤں پانی بھرنا اور پیروں کا میل رسی کو لگے اور کنویں میں ٹپکے تو ناپاک ہے یانہیں؟

الجواب

شبہ اور شک سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، تاہم احتیاط کرنی اچھی بات ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۲۵، ۲۲۶)

ڈول کو، راستہ کی مٹی سے مَل کر، کنویں میں ڈالا تو کنویں کا حکم:

سوال: ایک ہندو نے اپنے لوہے کے ڈول کو راستہ کی مٹی مل کر کنویں میں ڈالا، وہ مٹی کنویں کے اندر پانی میں مل گئی، اب اس کنویں کا پانی پینا جائز ہے یانہیں؟

الجواب

پانی اس کنویں کا پاک ہے، پینا اور وضو وغیرہ کرنا اس سے درست ہے، کیوں کہ اولاً مٹی اگر ناپاک بھی ہو تو خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے۔ **کما ورد فی الحدیث:**

"ذكاة الأرض يبسها". (۲)

اور ثانیاً یہ قاعدہ فقہ کا ہے:

" اليقين لا يزول بالشک". (۳)

الحاصل وہ پانی پاک ہے۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۲۳)

بالٹی میں ناپاک کپڑا دھوکر بغیر پاک کئے کنویں میں بالٹی ڈالدی:

سوال: میں نے ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی غرض سے کنویں سے بالٹی میں پانی نکال کر کپڑے کو اٹھایا کہ اتفاقاً دو چار قطرے پانی اس ناپاک کپڑے سے ٹپک کر بالٹی میں پڑ گیا، پانی تو میں نے اس بالٹی کا پھینک دیا مگر بے

(۱) كما لو مشى على ألواح مشرعة بعد مشى من برجله قذر لايحكم بنجاسة رجله ما لم يعلم أنه وضع رجله على موضعه للضرورة (فتح) وفيه عن التجنيس: مشى فى طين أو أصابه ولم يغسله وصلى تجزيه مالم يكن فيه أثر النجاسة لأنه المانع إلاأن يحتاط. (ردالمحتار، تحت قوله مشى فى حمام الخ فصل فى الاستنجاء: ۱/۲۲۴)

(۲) دیکھئے! مصنف ابن أبى شيبة: ۱/۵۷۔

(۳) الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفیر

(۴) (و) تطهر (أرض) بخلاف نحو بساط (بيبسها) أى جفا فها ولو بريح (وذهاب أثرها كلون) وريح الخ ثم هل يعود نجساً ببله بعد فركه ؟ المعتمد لا، وكذا كل ما حكم بطهارته بغير مائع (درمختار) أى كالدلک فى الخف، والجفاف فى الأرض. (رد المحتار، باب الأنجاس: ۱/۲۸۶-۲۸۹)

خیالی میں اس بالٹی کو تین مرتبہ دھوئے بغیر میں نے کنویں میں ڈال دیا۔
اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں کنواں پاک رہا یا ناپاک ہوگا؟ یہ کنواں مسجد کا ہے اس کی ایک الگنی (کپڑے لٹکانے کی رسّی یا ڈوری) ہے جس پر پاک وناپاک ہر قسم کے کپڑے سکھائے جاتے ہیں، اس الگنی کا کیا حکم ہے؟ کیا ہم ایسے پاک کپڑے اس الگنی پر سوکھنے کیلئے ڈال سکتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر ناپاک کپڑا بالٹی میں ڈال کر دھوکر نکالا اور بغیر پاک کئے بالٹی کنویں میں ڈال دی تو کنواں ناپاک ہوگیا، سب پانی نکالنا ضروری ہے۔(۱) اس سے پہلے اس کے پانی سے وضو کرکے جو نمازیں پڑھی گئی ہیں، ان کا اعادہ کیا جائے۔(۲) اور جس کپڑے یا بدن کو ایسا پانی لگا ہے اس کو بھی پاک کیا جائے، مسجد کے فرش پر بھیگا پیر رکھا ہو پھر وہ فرش خشک ہوگیا تو اس کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔(۳)
اس الگنی پر کپڑا سکھانے کی اجازت ہے، اگر اس پر ناپاک کپڑا ڈالا گیا تھا اور اس ناپاکی کا اثر الگنی پر نہیں تھا، نہ اس پاک کپڑے پر آیا جو سکھانے کیلئے ڈالا گیا تو یہ ناپاک نہیں ہوا۔(۴) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند، ۹۳/۲/۳ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۱/۵-۱۴۲)

ناپاک کنویں میں ڈول ڈالنے سے ڈول ناپاک ہوجائے گا:

سوال: (۱) ایک کنویں میں بندر نے پائخانہ کیا، اس کے پاک کرنے سے پہلے ایک شخص نے ضرورت کی بنا پر پانی نکالا، پھر اس کا تمام پانی اس ڈول رسّی کے علاوہ دوسرے سے نکال دیا۔
اب قابلِ دریافت امر یہ ہے کہ اس ڈول رسّی کو جو کہ سورج سے خشک ہوچکی اس کو بغیر دھوئے استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں، اور یہ حکم دونوں نجاستوں کا ہے یا فقط غلیظہ کا؟
(۲) اور یہ بھی واضح فرمادیں کہ نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ گرنے کے بعد نجاست غلیظہ ہوتی ہے یا خفیفہ؟ مع حوالہ کتب اور عبارت نقل فرماکر مشکور فرماویں۔

---

(۱) ولو وقعت في البئر خشبة نجسة أو قطعة ثوب نجس......وجب منها نزح عشرين دلوًا .الخ. (الفتاویٰ العالمگيرية: ۲۰/۱، ماء الآبار، رشيديه)

(۲) و إن علم وقت وقوعها يعيدون الوضوء و الصلاة من ذلک الوقت بالإجماع . (الفتاویٰ العالمگيريه: ۲۰/۱، ماء البئر، رشيديه)

(۳) الأرض تطهر باليبس و ذهاب الأثر للصلاة. (الفتاویٰ العالمگيرية: ۴۴/۱، باب الأنجاس، رشيديه)

(۴) ويشارک الأرض في حکمها کل ما کان ثابتًا فيها کالحيطان و الأشجار و الکلأ و القصب ما دام قائمًا عليها. (الفتاویٰ العالمکيرية: ۴۴/۱، باب الأنجاس، رشيديه)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

بغیر پاک کئے اس ڈول، رسّی کا استعمال درست نہیں، ناپاک پانی نے اس کو ناپاک کردیا، اب اس کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھونا ضروری ہے، خشک ہونا کافی نہیں۔ نجاستِ خفیفہ اور غلیظہ ہر دونوں کا حکم پانی کے حق میں ایک ہے، خفت کا فرق کپڑے اور بدن پر ظاہر ہوتا ہے، پانی پر نہیں۔ پانی بہرصورت نجاست غلیظہ ہوجاتا ہے، پھر جس شئی کو یہ پانی لگے گا اس پر بھی نجاست غلیظہ کا حکم جاری ہوجائے گا:

"(إذا وقعت نجاسة)...... ولو مخففةً...... (في بئر...... ينزح كل مائها) اهـ" كذا في الدر.

"قوله: ولو مخففةً؛ لأن أثر التخفيف وهو العفو عما دون الربع لايظهر في الماء، وأفاد ط أنه لو أصاب هذا الماء ثوباً فالظاهر أنه تعتبر هذه النجاسة بالمخففة" اهـ. (شامی)(۱)

" الغليظ و الخفيف في المياه سواء" اهـ طحطاوی: ۱۲.(۲)

"وخفة النجاسة تظهر في الثياب لافي الماء والبدن كالثياب" اهـ بحر: ۱/ ۲۲۱.(۳)

زمین اور وہ شئی جو زمین کے ساتھ متصل با تصالِ قرار ہو، خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے، ڈول، رسّی کی یہ شان نہیں۔

" (و) تطهر (أرض)...... (بيبسها)...... (وذهاب أثرها)، بخلاف نحو بساط وحصير وثوب وبدن مما ليس أرضاً ولا متصلاً بها اتصال قرار، آه". (درمختار و شامی بتغيير يسير: صفحه ۲۸۶)(۴) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۹/ ذی الحجہ/ ۶۶ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۳۹/۵، ۱۴۰)

ناپاک کنویں میں ڈول ڈالا گیا، تو ڈول کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک کنویں میں حسب معمول پانی کے لئے ڈول ڈالا گیا، لیکن کھینچنے کے بعد معلوم ہوا کہ کنواں کسی جانور کے گرجانے سے پلید ہوگیا ہے، تو وہ ڈول ناپاک ہوا یا نہیں، یہ ڈول دوسرے کنواں میں ڈالا گیا تو وہ پاک رہا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

سوال کی اس عبارت "لیکن کھینچنے کے بعد معلوم ہوا" سے واضح ہے کہ چاہ کی ناپاکی کا علم بعد کھینچنے ڈول کے ہوا، لہٰذا بقول صاحبینؒ جو کہ مفتیٰ بہ ہے وہ ڈول اور پانی جو کہ پہلے علم نجاست سے، نکالا گیا ہے، پاک ہے۔

(۱) رد المحتار: ۲۱۱/۱، فصل في البئر، سعيد

(۲) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۳۶ في مسائل الآبار، قديمي

(۳) البحر الرائق: ۳۹۸/۱، باب الأنجاس، رشيديه

(۴) الدر المختار مع رد المحتار: ۳۱۱/۱، باب الأنجاس، سعيد

درمختار میں ہے: ”وقالا من وقت العلم فلا یلزمهم شئ قبله،الخ“.(۱)

یعنی صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ چاہ کے نجس ہونے کا حکم وقت علم سے دیا جاویگا، اور جو پانی پہلے نکل چکا وہ پاک ہے، لہذا ڈول بھی پاک رہا۔فقط (فتاوی دارالعلوم ۱/۲۱۲)

ناپاک گڈھے میں برتن ڈبو کر کنویں میں ڈالدیا تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک گڑھا جس میں بول وبراز ہوتا ہے اس میں بارش کا پانی جمع ہوا اور بہا نہیں، اس میں لڑکوں نے برتن ڈبویا، پھر اس کو چاہ میں ڈالدیا تو کتنا پانی نکالا جاوے؟ برتن چاہ میں موجود ہے؟

الجواب

اس صورت میں بھی تین سو ڈول پانی اس کنویں سے نکالا جاوے اور وہ برتن پہلے نکال لیا جاوے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۲۶)

تورئی، ہانڈی دھوکر تر ہاتھ سے بالٹی چھونے اور کنویں میں ڈالنے پر پانی کا حکم:

سوال: ناپاک ہاتھ سے تورئی چھیلا، کاٹا اور ہانڈی میں پک بھی گئی، تورئی کے اس ہانڈی کو دھویا اور تر ہاتھ سے بالٹی بھی چھودیا اور کنویں میں بالٹی ڈال دیا، اب اس کنویں کا پانی کتنا پھینک کر پاک کریں؟

الجواب ——— و باللہ التوفیق

تورئی اور ہانڈی کو دھونے کے بعد تر ہاتھ سے بالٹی چھوئی گئی تو بالٹی ناپاک نہیں ہوئی، کیوں کہ تورئی اور ہانڈی کے دھونے میں ہاتھ پاک ہوگیا تھا اور جب بالٹی ناپاک نہیں ہوئی، تو اس بالٹی کو کنویں میں ڈالنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا، اس وجہ کر پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالصمد رحمانی (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۸۱-۸۲)

وہ کنواں جس میں سرکنڈہ ڈال دیا جائے پاک ہے یا ناپاک:

سوال: برسات کے زمانہ میں ایک چاہ پختہ کے اندر لڑکوں نے پانچ سرکنڈے یعنی سرے ڈال دیئے جس وقت

---

(۱) الدر المختار علٰی هامش رد المحتار، فصل فی البئر، مطلب مهم فی تعریف الاستحسان: ۱/۲۰۲، ظفیر

(۲) (إذا وقعت نجاسة) لیست بحیوان ولو مخففة أو قطرة بول الخ (فی بئر دون القدر الکثیر)......ولا عبرة للعمق علی المعتمد الخ (ینزح کل مائها) الذی کان فیها وقت الوقوع الخ (بعد إخراجه) الخ (وإن تعذر) نزح کلها لکونها معینا (فبقدر ما فیها) وقت ابتداء النزح قاله الحلبی (یؤخذ ذلک بقول رجلین عدلین لهما بصارة بالماء) به یفتٰی، وقیل یفتیٰ بمأتین إلٰی ثلاث مأة وهذا أیسر. (الدر المختار علٰی هامش رد المحتار، فصل فی البئر: ۱/۱۹۸، ظفیر)

ان کے والدین کو معلوم ہوا فوراً کوشش کر کے چار سرکنڈے تو نکالدیئے ایک ڈوب گیا اور کسی طرح نکل نہ سکا، چنانچہ تین سوڈول پانی نکالا گیا اور اہل محلّہ اس کا پانی استعمال کررہے ہیں، صرف چند لوگ اس کا پانی استعمال نہیں کرتے؟

الجواب

وہ چاہ ناپاک نہیں ہوا تھا، کیوں کہ شبہ سے شرعاً حکم ناپاکی کا نہیں دیا جاتا، (۱) اور اب تو اس میں سے تین سوڈول بھی نکال دیئے گئے اور وہ سرکنڈہ بھی ڈھل کر صاف ہوگیا ہوگا۔ بہرحال اگر بالفرض ان سرکنڈوں کو ناپاک بھی سمجھا جائے تو تین سوڈول نکالنے سے باقی پانی چاہ کا پاک ہوگا، اب استعمال اس کا ہر طرح درست ہے کچھ وہم اور شبہ نہ کیا جاوے۔ (۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۳۰)

ڈاکٹری دوا ڈالنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: ڈاکٹر اکثر کنویں میں برنگ بیگن دوا ڈالتے ہیں کیڑے مرنے کے لئے، چونکہ رنگ پانی کا متغیر اور بد مزہ ہوجاتا ہے، وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

وہ پانی پاک ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۲۷) ☆

کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوا پاک ہے:

سوال میونسپلٹی کی طرف سے جو دوا کنویں میں کیڑوں کے مرنے اور صفائی کے لئے ڈالی جاتی ہے، اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱) الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ۵/۷۵، رد المحتار: ۱/۱۵۱، نواقض الوضوء، قبيل مطلب في أبحاث الغسل۔ مطبوعہ انیس

(۲) (إذا وقعت نجاسة)... الخ. (الدر المختار على هامش رد المحتار: ۱/۳۶۶، ۳۷۲)

(۳) فإن تغيرت أوصافه الثلاث بوقوع أوراق الأشجار فيه وقت الخريف فإنه يجوز به الوضوء عند عامة أصحابنا الخ والتوضى بماء الزعفران والزردج والعصفر يجوز إن كان الماء رقيقًا. (عالمگیری کشوری، ماء الآبار: ۱/۲۰)

☆ وہ کنواں جس میں دوا ڈالی جائے پاک ہے یا ناپاک:

سوال: کنویں میں آجکل دوائی ڈالی جاتی ہے اس پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

الجواب

وضو کرنا اس سے درست ہے۔

"وتجوز الطهارة بالماء (إلى قوله) والماء الذى يخلط به الأشنان أو الصابون أو الزعفران بشرط أن تكون الغلبة للماء من حيث الأجزاء بأن تكون أجزاء الماء أكثر من أجزاء المخالط هذا إذا لم يزل عنه اسم الماء" الخ. (كبيرى) (غنية المستملي، فصل في أحكام المياه: ۱/۸۷، انیس) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۹۸)

الجواب ــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

بعض حضرات سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ اس دوا میں کوئی نجاست شامل نہیں ہوتی، اگر واقعہ یہی ہے، تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز ہے، (۱) البتہ اگر پینا مضر ہو تو پینے میں استعمال نہ کیا جائے، تاہم اس امر کا فیصلہ قطعی اس وقت ہوسکتا ہے کہ اس دوا کے اجزاء مفردات مع کیفیات ڈاکٹروں سے تحقیق (کرکے) لکھے جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

(فتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین: ۲۴۷)

شک سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: موضع دمری والا، ضلع دہرہ دون، میں ایک قدیمی کنواں ہے، اس کنواں سے ہندو مسلمان پانی پیتے رہے، عرصہ پندرہ بیس یوم سے ہندوؤں نے چماروں سے بھی اس کنویں سے پانی کھنچوانے کا ارادہ کرلیا ہے، حاکم ضلع نے بھی اس کی اجازت دے دی ہے، مسلمانوں نے حتی المقدور کوشش کی مگر ناکام رہے۔

کنواں ہندوؤں کی ملکیت ہے، مسلمان محض بحیثیت کاشتکار ہیں، کنویں کے علاوہ اور کوئی انتظام پانی پینے کا نہیں۔ موضع کی آب وہوا خراب ہے، خصوصاً برسات میں بہت بدتر ہوجاتی ہے، دیہات میں جو پانی گول وغیرہ میں پہنچتا ہے وہ بے حد گندہ ہے۔ ہندوؤں کی دیگر اقوام مثلاً: سقہ، بنجارہ، لودہا وغیرہ بھی مردار خور ہیں۔ اگر چمار کنویں سے پانی بھرنے لگیں، تو مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی پینا چاہئے یا نجس چھوڑ دینا چاہئے؟

المرسل: حافظ عبدالعزیز، پارچہ فروش، بازار، دھامانوالہ، ضلع دہرہ دون، ۱۹/ اگست ۱۹۳۳ء

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

جب تک یقین نہ ہوجائے یا ظنِ غالب سے کنویں میں نجاست گرنا معلوم نہ ہوجائے، اس وقت تک کنویں کا پانی شرعاً پاک ہی رہے گا، محض شک کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ (۲)

لہٰذا اس کا پینا اور دیگر ضروریات میں استعمال کرنا جائز ہوگا، البتہ جب یقین یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم ہوجائے، تو اس کا استعمال کرنا جب تک کنواں پاک نہ ہوجائے جائز نہ ہوگا۔

"شک في وجود النجس، فالأصل بقاء الطهارة". (۳)

---

(۱) غنية المستملي، فصل فی أحكام المياه: ۱/ ۸۷، انیس

(۲) لو شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا، فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة فی الطرقات، ويستقی منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، الخ. (الفتاویٰ التاتارخانية: ۱/ ۱۷۹، المياه، إدارة القرآن، کراچی)

(۳) الأشباه والنظائر: ۱/ ۱۸۸، القاعدة الثالثة: "اليقين لا يزول بالشک"، إدارة القرآن، کراچی

"إذا وقعت في البئر نجاسة نزحت". (۱)
اگر بلاشک کے پاک پانی ملے، تو اس کا استعمال کرنا بہتر ہے:
"دع مایریبک إلی مالایریبک". (۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی، عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۵۲/۵/۱۲ھ۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۶۴/۵، ۱۶۵)

کنویں میں جب تک ناپا کی کا گرنا متیقن نہ ہو، اسے پاک سمجھا جائے گا:

سوال: اکثر کنویں دیکھے جاتے ہیں کہ عام طور پر لوگ ان میں احتیاط نہیں کرتے، گلیوں میں برہنہ پاؤں پھرتے ہیں، بے نمازی ہوتے ہیں، بلکہ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ہیں یا نہیں، گلیوں میں نجاست بھی ہوتی ہے، غالب ظن ہے کہ وہ پاؤں کے ساتھ نجاست لگنے سے پرہیز نہیں کرتے، ایسے لوگ کنووں پر آتے ہیں پانی نکالتے ہیں، پانی کنویں کے کنارہ پر گرتا ہے، پیران لوگوں کے، اس پانی سے بھیگ جاتے ہیں، بلکہ بعض لوگ پاؤں کو وہیں دھو بھی لیتے ہیں، بعض مواضع میں لوگ جوتوں کے ساتھ ہی کنویں پر چڑھ جاتے ہیں اور پانی جوتوں کے ساتھ لگتا ہے، اس پانی سے رسّی بھی بھیگ جاتی ہے، اور ڈول یا بوکا بھی اس جگہ پڑتا ہے، وہ پانی کنویں میں گرتا ہے، رسی سے بھی ٹپک کر کنویں میں گرتا ہے، اور وہ ڈول یا بوکہ جن کو پانی مذکور لگ گیا تھا، وہ بھی کنویں میں ڈالے جاتے ہیں، عوام تو اس پانی کو بے دھڑک استعمال وضو وغیرہ کے واسطے کرتے ہیں، احقر کو ہمیشہ ایسے پانی کے استعمال میں کھٹکا رہتا ہے، مگر استعمال کر لیتا ہے اس خوف سے کہ "اَلَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ" کا میں مصداق نہ بن جاؤں، کیا ایسے پانی کو وضو وغیرہ کے لئے بے کھٹکے استعمال کر لیا جائے، یا کہ اور پانی کے ساتھ لایا جائے، بعض موقع پر ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ پانی سے پیشاب کی بو آتی ہے، یا مزہ پیشاب کا ہوتا ہے یا دونوں ہوتے ہیں، اور لوگ بے کھٹک اس پانی کو وضو وغیرہ کے لئے استعمال میں لاتے ہیں، تو کیا ایسے موقع پر تیمّم کرنا چاہئے یا کہ اسی پانی سے وضو کر لیا جاوے، امام محمدؒ کے قول پر اگر تیمّم کا حکم ہو، تو امام نے اس پانی سے وضو کر لیا، لاپرواہی سے، اس امام کے پیچھے نماز پڑھ لینا چاہئے یا تنہا پڑھے؟
اور بندر کا جوٹھا نجس ہے یا مکروہ؟ **بینوا توجروا عند ربکم**

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

"**الیقین لایزول بالشک**" کے قاعدہ سے اس پانی کو پاک کہا جاویگا، جب تک اس میں ناپاکی کا گرنا متیقن نہ ہو جاوے، (۳) اور رنگ وغیرہ میں تغیر بھی نجاست کی دلیل نہیں، طول مکث وغیرہ سے بھی تغیر ہو جاتا ہے۔

---

(۱) الهداية: ۴۱/۱، فصل فی البئر، مکتبہ شرکة علمية، ملتان
(۲) المقاصد الحسنة: ۲۱۴، دار الکتب العلمية، بيروت
(۳) لو شک فی إنائه أو ثوبه ... الخ. (الفتاویٰ التاتارخانية: ۱۷۹/۱، المياه، انيس)

اور بندر کا جوٹھا نجس ہے۔(۱) فقط

الجواب صحیح: ظفر احمد عفا عنہ، ۱۲/ رمضان/ ۴۴ھ (امداد الاحکام، جلد اول، ص: ۳۸۲، ۳۸۳)

ناپاک گنوں کے ٹکڑے، کنویں میں ڈالنے سے، کنویں کا پانی پاک رہتا ہے یا نہیں:

سوال: جامع مسجد کے کونہ میں ایک کنواں ہے، اس کنویں میں ہندو مسلمان جب ضرورت ہوتی ہے، پانی بھرتے ہیں اور کنویں کی منڈیر سطحِ زمین سے ایک گز اونچی ہے، کنویں کے پاس سے ہندو اور مسلمانوں کے بچے گذرتے ہیں، سڑک سے ناپاک گنوں کے ٹکڑے، جو کہ نالی میں سے بھنگی صاف کر کے ایک طرف ڈالتا ہے، وہ اسی کنویں میں ڈال دیتے ہیں۔ مسجد کے نمازیوں کیلئے پانی اسی کنویں سے استعمال ہوتا ہے، مسجد کے نمازی نہ تو کنویں کی منڈیر اونچی کرتے ہیں اور نہ ہی اس پر جالی ڈالتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ کنواں پاک ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب کنویں میں کسی ناپاک چیز کا گرنا ثابت ہوجائے تو کنواں ناپاک ہوجائے گا۔(۲) منڈیر اونچی کرا کر یا جس طرح مناسب ہو، حفاظت کا انتظام کیا جائے اور محض شبہ کی وجہ سے کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۲/۱۰ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۳۸-۱۳۹)

بچوں کے کپڑے کی گیند، کنویں میں گر جائے، تو کنواں ناپاک ہوا یا نہیں:

سوال: کپڑے کی گیند سے جو بچے کھیلتے ہیں، وہ اکثر پلیدی مثل نالی وغیرہ میں گرتی رہتی ہے، جو نجس بھی ہو جاتی ہے، اگر وہ کنویں میں گر پڑی اور ڈوب گئی اور نیچے جا بیٹھی، تو کنواں کس طرح پاک ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

جب تک اس گیند کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو، اور نجاست لگنا اس کو خاص دیکھا نہ گیا ہو، اس وقت تک کنویں کے پانی کو ناپاک نہ کہا جاویگا، جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے:

"لایزول الیقین بالشک". پس شک سے حکم نجاست کا نہ کیا جاوے گا۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۰۴)

---

(۱) (و) سؤر (خنزیر و کلب وسباع بهائم) الخ (نجس) مغلظ ومنها الفيل كذا في الشامي. (الدر المختار على هامش رد المحتار، فصل في البئر، مطلب في السؤر: ۱/۲۰۵-۲۰۶، انيس)

(۲) (إذا وقعت نجاسة) ...الخ. (الدر المختار: ۱/۲۱۲، فصل في البئر، سعيد)

(۳) في التاتارخانية: من شك في إنائه... الخ. (رد المحتار: ۱/۱۵۱، نواقض الوضوء، سعيد)

(۴) اليقين لا يزول بالشك، ودليلها ما رواه مسلمؒ عن أبي هريرةؓ مرفوعًا: " إذا وجد أحد كم في بطنه شيئًا فأشكل عليه أ خرج منه شئ أم لا ؟ فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتًا أويجد ريحاً. (الأشباه والنظائر)

قيل هذه القاعدة تدخل في جميع أبواب الفقه، والمسائل المخرجة عليها تبلغ ثلاثة أرباع الفقه أو أكثر. (شرح الحموى، الفن الأول، القاعدة الثالثة: ص۵۷)

بارش کے زمانہ میں گلی کوچہ کا پانی کنویں میں گرے، تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں:

سوال: مکانوں اور گلی کوچوں کا پانی جو بارش میں پڑتا ہے، اور وہ بہہ کر اگر کسی کنویں میں گرے، تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟ ''کتاب چشمۂ فیض'' میں گلی کوچہ کے پانی کو غلیظ اور نجس قرار نہیں دیا۔

الجواب

بارش کا پانی جو گلی کوچہ میں بہہ کر آوے، اور سب نجاستوں کو بہادیوے، بے شک وہ پاک ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۷)

سام ابرص کنویں میں گر کر مر جائے، تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں:

سوال: اگر چھپکلی کنویں میں گر جائے، تو اس کا کیا حکم ہے اور وہ سام ابرص میں داخل ہے یا نہ، اور دونوں میں کیا فرق ہے؟

الجواب

اگر چھپکلی بڑی ہو کہ اس میں دم سائل ہو، تو پانی کنویں کا ناپاک ہو جاویگا، ورنہ نہیں، اور سام ابرص اور چھپکلی کا ایک حکم ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۹) ☆

---

(۱) المطر ما دام يمطر فله حكم الجريان حتى لو أصاب القذرات على السطح ثم أصاب ثوبًا لا يتنجس إلا أن يتغير. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/۱۵) اور جب وہ پانی پاک ہے، تو اس کے کنویں میں گرنے سے، کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ انیس الرحمٰن

(۲) وكذا الوزغة إذا كانت كبيرةً أي بحيث يكون لها دم فإنها تفسد الماء. (غنية المستملي: ص ۱۱۴، ظفیر)

☆ **اگر چھپکلی کنویں میں گر جائے، تو کیا حکم ہے:**

مسئلہ: اگر چھپکلی کنویں میں گر کر مر جائے، تو کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں، اور اگر ریزہ ریزہ ہو کر اس کے اجزا پانی میں مل جائیں، تو اس کا پانی پینا چاہیے یا نہیں؟

الجواب

اگر چھپکلی چھوٹی ہے، جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ہے، تو اس کے کنویں میں گر کر مر جانے سے کنواں نجس نہیں ہوتا ہے، لیکن اگر یہ چھوٹی چھپکلی کنویں میں گر کر پھول پھٹ گئی، اور ریزہ ریزہ ہوگئی، کہ اس کے اجزا پانی میں مل گئے، تو چونکہ چھپکلی کھانا حرام ہے، اس لیے اس کے اجزا کے منتشر اور پانی میں مخلوط ہو جانے کی وجہ سے، اس کنویں کا پانی نہ پیا جائے۔((ويجوز) رفع الحدث (بما ذكر وإن مات فيه)......(غير دموي......ومائي مولد)......(كسمك و سرطان) وضفدع،..........فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لا شربه لحرمة لحمه. الخ. (الدر المختار متن رد المحتار، باب المياه، مطلب في مسئلة الوضوء من الفساقي: ۱/۱۸۳ تا ۱۸۵، بیروت، انیس)

اور اگر چھپکلی بڑی ہو، اور اس میں بہتا ہوا خون موجود ہے، تو اس کے کنویں میں گر کر مر جانے سے، کنویں کا پانی فاسد ہو جاتا ہے۔

پس اگر چھپکلی پھولی پھٹی نہیں، تو ظاہر روایت پر، اس کنویں سے چھپکلی نکالنے کے بعد، بیس ڈول پانی نکالنا چاہیے، اس کے بعد کنواں پاک ہو جائے گا۔ (فتاویٰ فرنگی محل موسوم بہ فتاویٰ قادریہ: ص ۱۴۶۔۱۴۷)

گرگٹ اور چھپکلی پانی میں گر جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: کنویں میں چھپکلی کے مرنے یا پھولنے پھٹنے یا سڑنے گلنے کے متعلق، علمائے کرام کا تحقیقی فتویٰ کیا ہے؟ بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی دَمَوی حیوان ہے، اس لئے کنواں ناپاک ہے، بعض کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ چھپکلی غیر دَمَوی ہے، لہٰذا کنواں پاک ہے۔

بعض علمانے چھپکلی کی دو قسمیں قرار دی ہیں: دم سائل والی اور غیر دموی، اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں۔ ''شرح وقایہ'' وغیرہ میں کوئی صراحت نہیں ملی، ملتقی الابحر اور ہدایہ میں ''سام ابرص'' کا لفظ ملتا ہے، منیۃ المصلی اور ردالمحتار میں ''وزغۃ'' کا لفظ مذکور ہے۔ اس سلسلہ میں چند امور دریافت طلب ہیں:

(۱) کیا ہر چھپکلی میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے؟

(۲) کیا کسی چھپکلی میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا؟

(۳) کیا چھپکلی کی دو قسمیں ہیں: دموی اور غیر دموی، اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں؟ اگر ایسا ہے تو شناخت کیا ہے، نیز کنویں سے گلی ہوئی نکلنے پر، جب کہ اس کی ہیئت بدل جاتی ہے، کیونکر پہچانی جائے کہ یہ دمِ سائل والی ہے یا غیر؟

(۴) سام ابرص اور وزغۃ کی کیا تشریح ہے؟

(۵) عربی زبان میں چھپکلی کیلئے کون سا لفظ مستعمل ہے، اور اس کا ذکر حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں صراحت کے ساتھ، آیا ہے کہ نہیں؟ امیدوار ہوں کہ جواب سے جلد مطلع فرمائیں گے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

(۱) ہر ایک میں نہیں ہوتا۔

(۲) کسی میں تو ہوتا ہے۔

(۳) جی ہاں! دو قسمیں ہیں: دموی بڑی ہوتی ہے، جو عامۃً جنگل میں رہتی ہے، غیر دموی چھوٹی ہوتی ہے، جو آبادی میں مکانوں میں دیوار، چھت وغیرہ میں رہتی ہے۔ جب گلی ہوئی نکلی، جس کی ہیئت بدل چکی ہے، جثہ کے اعتبار سے پہچانی جاسکتی ہے، کہ چھوٹی ہے یا بڑی۔

(۴) ''منتھی الأرب''میں ہے: وزغة: محر کہ کریسہ یا جانورے است شبیہ کریسہ سمیت بھا لخفتھا وسرعة حرکتھا۔(۱)

اور ''غیاث اللغات'': وزغة بفتحتین وغین معجمة: حربا از منتخب، در

(۱) منتھی الأرب، باب الواو، فصل الزاء: ۳۰۴/۴، ادارہ اسلامیات، لاہور

امداد، وجہانگیری ورشیدی بمعنی غوك نوشته اند، ودربرهان نوشته که نوعی از چلپاسه ست، ودرصراح نوشته که جانور یست چون کرسیه۔ (۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی نوع کے جانور ہیں، چنانچہ دونوں کے ترجمہ میں، اہل لغت نے چھپکلی لکھ دیا ہے۔

اطلاقاتِ فقہا سے معلوم ہوتا ہے کہ ''سام ابرص'' وہ ہے جس کو گرگٹ آفتاب پرست کہتے ہیں، جس کی دُم دراز ہوتی ہے، اور رنگ بدلتا رہتا ہے، اور ''وزغۃ'' چھپکلی کو کہتے ہیں۔ اول میں خون ہوتا ہے، ثانی کی ایک قسم میں خون ہوتا ہے، جو بڑی ہوتی ہے، دوسری قسم میں نہیں ہوتا، جو چھوٹی ہوتی ہے۔ اسی لئے سام ابرص کی موت سے، نجاستِ بیر (کنواں) کا حکم دے کر، مقدارِ نزح کو بیان کرتے ہیں، جیسا کہ متون ''قدوری'' وغیرہ میں ہے:

فإن ماتت فيها فأرة، أو عصفور، أو صعوة، أو سوادنية، أو سام أبرص، الخ . (۲)

اور وزغۃ سے نجاست کا حکم اس قید کے ساتھ دیتے ہیں:

"وكذا الوزغة إذا كانت كبيرةً، أي بحيث يكون لهادم، فإنها تفسد الماء" اهـ. (کبیری، ص:۱۶۴)(۳)

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت نمرود نے آگ میں ڈالا، اور تمام جانوروں نے اس کو بجھانا چاہا، مگر ایک جانور نے اس کو بھڑکانا چاہا، اس جانور کے مارنے کی ترغیب، احادیث شریف میں آئی ہے، صحیح بخاری وغیرہ میں مذکور ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایک نیچی سے مارا کرتی تھیں، اس کی شروح میں دیکھئے۔(۴)

شراح نے تفصیل لکھی ہے، چھپکلی اور گرگٹ میں فرق بھی بیان کیا ہے۔(۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۰/رمضان/۶۷ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۵۱/۵ تا ۱۵۴)

---

(۱) غياث اللغات، فصل واو مع زاى معجمة: ۵۴۲، سعید

(۲) مختصر القدوری، كتاب الطهارة: ص۹، میر محمد کتب خانہ

(۳) الحلبی الكبير: ۱۶۶، فصل فی البئر، سہیل اکیڈمی لاہور

(۴) وقد جاء عن عائشة رضی اللّٰه عنها، من وجه آخر عند أحمد: أنه كان فی بيتها رمح موضوع، فسئلت، فقالت: نقتل به الوزغ؛ فإن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم أخبر أن إبراهيم (عليهم الصلاة والسلام) لما ألقی فی النار، ولم يكن فی الأرض دابة إلا أطفأت عنه النار إلا الوزغ، فإنها كانت تنفخ عليه النار، فأمر النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بقتلها. (عمدة القاری، كتاب بدء الخلق: ۲۶۷/۱۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۵) قال الكرمانی: الوزغ دابة لها قوائم، تعدو فی أصول الحشيش، قيل: إنها تأخذ ضرع الناقة وتشرب من لبنها، وقيل: كانت تنفخ فی نار إبراهيم عليه الصلاة والسلام، لتلتهب. قال الجوهری: الوزغة دويبة. وقال ابن الأثير: وهی التی يقال: سام أبرص. قلت: هذا هو الصحيح، وهی التی تكون علی الجدران والسقوف، ولها صوت تصيح به......وعن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها أنها كانت تقتل الوزغ فی بيت اللّٰه تعالیٰ. (عمدة القاری، كتاب جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب: ۲۶۴/۱۰)

کنویں میں چھوٹی یا بڑی چھپکلی کے گرنے کا حکم، اور گرگٹ کی نوعیت اور اس کا حکم:

سوال: چھپکلی کے کنویں میں گر کر مر جانے سے، کنواں ناپاک ہوتا ہے، یا نہیں، سام ابرص کے گر کر مر جانے سے، فقہانے، جو کنویں میں سے بیس سے تیس ڈول تک نکالنے کے لئے، لکھا ہے، اس سے کیا مراد ہے، لغت کی کتاب سراج وغیرہ میں تو سام ابرص کا ترجمہ چھپکلی وٹکٹی لکھا ہے، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی مذکور کے مر جانے سے، کنواں ناپاک ہو جاتا ہے، اور کفایہ شرح ہدایہ میں سام ابرص کے معنی گرگٹ کے ہیں، چھپکلی کے نہیں ہیں، علاوہ اس کے فقہا یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جن جانوروں میں دم سائل نہیں ہے، ان کے مر جانے اور پھٹنے پھولنے سے، کنواں ناپاک نہیں ہوتا، تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ چھپکلی مذکور میں دم سائل نہیں ہے، اب اس میں تطبیق کس طرح پر ہوگی اور چھپکلی مذکور کون سے حکم میں داخل ہوگی، ایک مولوی صاحب نے یہ جواب تحریر فرمایا ہے، جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ هو الموفق للصواب

صحیح یہ ہے کہ چھپکلی کے مرنے سے چاہ ناپاک نہیں ہوتا، احتیاطاً بیس، تیس ڈول نکال دیئے جاویں، تو اچھا ہے، اصل یہ ہے کہ جس جانور میں خون نہیں ہے، اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ بڑا گرگٹ جس کو''وزغہ کبیرہ'' کہتے ہیں، اور اس میں خون ہوتا ہے، اسکے مرنے سے چاہ ناپاک ہوتا ہے، اس میں پھر وہ تفصیل ہے، جو چوہے وغیرہ میں ہے، یعنی اگر گر کر مر جائے، پھولے پھٹے نہیں، تو بیس یا تیس ڈول، ورنہ کل پانی نکالنا چاہئے۔ (ہدایہ: ص ۴۶ س ۱۴) مسئلہ تو یہ ہے، اور اس کو یادرکھنا چاہئے، باقی لغت وغیرہ کی کتابوں کو دیکھ کر شبہ نہ کرنا چاہئے، شرح منیہ میں ہے: **وكذا الوزعة إذا كانت كبيرة الخ،** پس جس کتاب میں سام ابرص کے مرنے سے، پانی کا ناپاک ہونا لکھا ہو، اس سے مراد''وزغہ کبیرہ''یعنی گرگٹ ہی لینا چاہئے۔

دوسرے مولوی صاحب یہ فرماتے ہیں، جو درج ذیل ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

صورت مسئولہ میں، بیس سے تیس ڈول تک، پانی نکالا جائے گا، اس لئے کہ وزغہ چھپکلی کو بھی کہتے ہیں، جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے: **(وسواكن البيوت) (ومما له دم سائل) كالفأرة والحية والوزغة.**

جب وزغہ کو''**سواكن البيوت**''میں لکھا ہے، ظاہر ہے کہ سواکن البیوت میں چھپکلی ہے، نہ کہ گرگٹ، جس پر لغت بھی شاہد ہے اور عبارت مذکورہ سے چھپکلی میں دم سائل ہونا بھی مصرح ہے اور حضرت مولانا احمد رضا خانصاحبؒ نے اپنا مشاہدہ لکھا ہے کہ چھپکلی میں دم سائل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

چونکہ مولوی صاحبان نے دوجداگانہ قول تحریر فرمائے ہیں، بعدہٗ بہشتی زیور (پہلا حصہ، جدید مکمل) میں یہ مسئلہ نظر پڑا:

مسئلہ: بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو، اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں، تو بیس ڈول نکالنا چاہئے، اور تیس ڈول نکال دینا بہتر ہے، اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو، اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ بڑی چھپکلی سے کیا مراد ہے، آیا گرگٹ یا وہ چھپکلی جو جسامت میں بڑی ہو، اس مسئلہ کو واضح کرکے تحریر فرمائیے گا (مع حوالۂ کتب) فقط

الجواب

قال في حيوٰة الحيوان: إن الوزغة دويبة معروفة، وهي وسام أبرص جنس، فسام أبرص كباره، واتفقوا على أن الوزغ من الحشرات المؤذيات، آه. (جلد۲ ص۳۴۸)

اس سے معلوم ہوا کہ وزغہ اور سام ابرص ایک ہی جنس ہے، بڑی قسم کو سام ابرص کہتے ہیں اور چھوٹی کو وزغہ اور گرگٹ ان دونوں کے علاوہ تیسری قسم ہے، جس کو حرباء کہتے ہیں، وہ سواکن بیوت سے نہیں، بلکہ سواکن اشجار سے ہے، گو بعض نے اس کو بھی وزغہ کی نوع سے کہا ہے، مگر راجح یہ ہے کہ یہ نوع جدا ہے، **كما في حيوٰة الحيوان.** (جلد اول صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۱) پس سام ابرص سے مراد بڑی چھپکلی ہے، جو جسامت میں بڑی ہوتی ہے، گھروں میں دو قسم کی چھپکلی نظر پڑتی ہے، ایک مقدار میں بڑی ہوتی ہے اور ایک چھوٹی ہے، بڑی میں تو دم سائل کا تجربہ ہوا ہے، اس لئے وہ تو حکم فارہ میں ہے، اور چھوٹی میں دم سائل نہیں دیکھا گیا، اس لئے اس کے مرنے سے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

اور عبارت مراقی الفلاح میں وزغہ سے مراد ''وزغہ کبیرہ'' یعنی ''سام ابرص'' ہی ہے، کیونکہ اوپر معلوم ہو چکا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں، صرف صغر و کبر کا فرق ہے۔

قال في شرح المنية: وكذا الوزغة إذا كانت كبيرةً أي بحيث يكون لها دم فإنها تفسد الماء. آه. (ص:۱۶۴)

کبیرہ کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ''وزغہ صغیرہ'' میں دم نہیں ہوتا، اور ''وزغہ کبیرہ'' و ''سام ابرص'' واحد ہیں، مجیب اول کا ''وزغہ کبیرہ'' کا ترجمہ گرگٹ سے کرنا صحیح نہیں اور مجیب ثانی کا عبارت مراقی الفلاح میں ''وزغہ'' کو ''صغیر و کبیرہ'' دونوں کو عام کرنا صحیح نہیں۔ **والحق التفصيل. والله اعلم**

یکم محرم الحرام ۱۳۴۶ھ۔ (امداد الاحکام، جلد اول، ص ۳۸۳ تا ۳۸۵)

پانی کا مینڈک کنویں میں مرجائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: کنواں جو دہ در دہ نہ ہو، ایسے کنویں میں مینڈک اگر مر کر پھول جائے، اور اس میں بدبو بھی پیدا ہو جائے

،لیکن ریزہ ریزہ نہ ہو، دراں حالیکہ وہ مینڈک پانی ہی کا ہو، یعنی پانی ہی میں پیدا ہوتا ہے، اور پانی ہی میں پلتا ہے اور پانی ہی میں رہتا ہے، تو اس کنویں کا کیا حکم ہے؟

الجواب

کسی چاہ میں اگر مینڈک پانی کا، مرکر پھول جائے، تو پانی اس چاہ کا ناپاک نہیں ہوتا، اس سے وضو کرنا اور پینا درست ہے، اور اگر پھٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائے، تب بھی وضو اس سے درست ہے، البتہ پینا اس کا جائز نہیں۔

كما في الدر المختار: (ويجوز) رفع الحدث (بما ذكر وإن مات فيه)......(غير دموی......ومائی مولد) ......(كسمک و سرطان) وضفدع، ....فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لاشربه لحرمة لحمه. الخ. (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۱)

مردہ مینڈک کنویں سے نکلا، مگر یہ معلوم نہیں کہ برّی ہے یا بحری، تو کیا حکم ہے:

سوال: مردہ مینڈک اگر چاہ سے نکلے، تو یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس میں دم سائل ہے یا نہیں، دم سائل کی کیا نشانی ہے، تاکہ معلوم ہوجائے کہ اس میں دم سائل ہے یا نہیں؟

الجواب

میڈک برّی اور بحری کی شناخت درمختار میں یہ لکھی ہے کہ جن کی اصابع کے درمیان سترہ یعنی کھال نہ ہو، وہ برّی ہے کہ اس میں دم سائل ہوتا ہے، اس کے مرنے سے پانی قلیل نجس ہوجاتا ہے، یعنی کنواں بھی نجس ہوجائے گا اور مینڈک دریائی کے مرنے سے نجس نہ ہوگا اور وہ، وہ ہے کہ اس کی اصابع کے اندر سترہ ہو، اصابع علیحدہ علیحدہ نہ ہوں اور دم سائل ہونا نہ ہونا، بڑے چھوٹے ہونے سے معلوم ہوسکتا ہے۔

وضفدع إلا برّياً له دم سائل وهو ما لا سترة له بين أصابعه فيفسد في الأصح. (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۶)

سانپ کنویں میں گر کر مرجائے تو کیا حکم ہے:

سوال: سنا ہے کہ کنویں میں اگر سانپ گر کر مرجائے، تو کنواں ناپاک نہیں ہوجاتا ہے، یہ صحیح ہے یا نہ؟

الجواب

اس میں یہ تفصیل ہے کہ سانپ اگر پانی کا ہے، جس میں خون نہیں ہوتا، اس کے مرنے سے پانی چاہ وغیرہ کا ناپاک

(۱) رد المحتار، باب المياه، مطلب في مسئلة الوضوء من الفساقي: ۱/۱۹۸، ظفیر
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار، باب المياه، قبيل مطلب حكم سائر المائعات كالماء: ۱/۱۷۱۔ ظفیر

نہیں ہوتا اور اگر سانپ جنگلی ہے اور اس میں خون ہو تو اس کے مرنے سے پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:

”وضفدع إلا برّياً له دم سائل،......فيفسد فى الأصح كحية برّية،إن لها دم وإلا لا، (قوله كحية برية) أما المائية فلا تفسد مطلقًا“. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۹۹)

اگر کنویں میں سے سڑا ہوا سانپ نکلے، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر چاہ (کنویں) میں سے سانپ سڑا گلا ہوا نکلے، تو کچھ ڈول نکالے جاویں گے، یا نہیں؟

الجواب

ناپاکی کے سبب پانی نکالنا ضروری نہیں۔ (۲) مگر زہر کی وجہ سے چاہئے (کہ) نکال دے۔ (۳) واللہ اعلم

بدستِ خاص، ص:۱۰ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۲۴)

سانپ جس میں خون ہو، اس سے کنواں ناپاک ہوجائے گا:

سوال: چاہ میں سانپ کا بچہ، سوا ہاتھ کا لانبا اور ایک انگل کا موٹا، گر کر سڑ گیا، لیکن جدا نہیں ہوا، آیا اس کے نکالنے سے پانی پاک ہے یا ناپاک، اور اگر پانی ناپاک ہوا، تو سارا پانی نکالنا ہے؟ جو حکم حضور عالی سے پایا جاوے وہ عمل میں لایا جاوے۔

الجواب

فى الدرالمختار: (أومات فيها)......(حيوان دموى) غيرمائى لما مر (وانتفخ) أوتمعط (أو تفسخ)......(ينزح كل ماءها) الذى كان فيها وقت الوقوع......(بعد إخراجه) آه. مختصرًا. فى رد المحتار تحت قوله وانتفخ: ولافرق بين الصغير والكبير كالفأرة والآدمى والفيل، لأنه تنفصل بلته وهى نجسة مائعة، فصارت كقطرة خمر، الخ. (ج۱ص۲۱۸) (۴)

اس سے ثابت ہوا کہ یہ کنواں ناپاک ہوگیا، اگر خشکی کا سانپ ہو، پس انداز کرکے دیکھا جاوے کہ اس میں کتنے سو

(۱) الدرالمختار مع رد المحتار، باب المياه، قبيل مطلب حكم سائر المائعات كالماء: ج ۱/۱۷۱۔ظفیر

(۲) سانپ میں دم مسفوح نہیں ہوتا۔ شامی میں ہے: (قوله جلدحية صغيرة) أى لها دم، أما مالادم لها فهي طاهرة، لما تقدم أنها لووقعت فى الماء لاتفسدها أفاده ح. (شامی:۱/۱۳۶، باب المياه، مطلب فى أحكام الدباغة۔ مطبع مجتبائی دھلی: ج۱/ص۱۳۹، عکس دارالکتب العربیہ مصر ۱۳۱۳ھ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۳۹۹ھ/ نیز شامی: ج۱/ص۲۰۳، دارالفکر، بیروت ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء، سعید پالن پوری)

(۳) یعنی سانپ اگر کنویں میں مر کر گل سڑ جائے تو بھی کنواں ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا اور جب کنواں ناپاک نہیں ہوا، تو پانی نکالنے کی کوئی ضروت نہیں ہے۔ ہاں، البتہ زہر کے خیال سے پانی نکال دینا مناسب ہے۔ انیس

(۴) الدرالمختار مع ردالمحتار، فصل فى البئر: ج۱ص۲۱۱، ۲۱۲، بیروت، انیس

ڈول پانی ہے اتنا نکال دیا جاوے، اگر چہ ٹوٹے نہیں (۱) پاک ہوجاویگا، البتہ اگر تجربہ سے یہ تحقیق ہوجاوے کہ ایسے سانپ میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، تو اس سے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

فی الدر المختار: فیفسد (أی الضفدع البری) فی الأصح کحیة بریة إن لها دم، وإلا لا، آہ، (قوله کحیة بریة) أما المائیة فلا تفسد مطلقًا، آہ. (ج۱ص۱۹۰)(۲)

اسی طرح اگر وہ سانپ پانی کا ہو، تب بھی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ **لما مر**

۲/ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ۔ تتمہ ثانیہ صفحہ ۱۸۰۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۶۲/۱-۶۳)

کنویں میں چوہا گر کر مر جائے، تو پانی کا کیا حکم ہے:

سوال: جس کنویں میں چوہا وغیرہ گر کر مر جائے اور اس کو نکال دیا جائے، لیکن پانی بالکل نہ نکالا جاوے، تو وہ کنواں ہمیشہ ناپاک رہیگا یا کچھ مدت کے بعد پاک ہوجاویگا، بعض ہندوؤں کی بستی میں ایسا ہی ہوتا ہے؟

الجواب

بدون پانی نکالنے کے پاک نہ ہوگا، لیکن اگر ہندو اس کنویں سے پانی بھرتے رہیں، تو جس وقت اندازاً اس قدر ڈول نکل جاویں جس قدر کہ لازم تھے، تو وہ کنواں پاک ہوجاوے گا، کیوں کہ متفرقاً پانی نکلنا بھی موجب طہارت ہے، پھر مسلمانوں کو بھی اس سے پانی بھرنا اور استعمال کرنا درست ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۰۵/۱)

سر بریدہ چوہا کنویں سے نکلے تو کیا حکم ہے اور کتنا پانی نکالنا ہوگا:

سوال: ایک کنویں میں سے موش سر بریدہ تازہ مردہ نکلا، اس کی پاکی کے لئے کتنا پانی نکالا جاوے، کیوں کہ کنویں میں موش کا خون بھی گرا ہوگا؟

الجواب

اس صورت میں دوسو ڈول سے لیکر تین سو ڈول تک پانی اس چاہ سے نکالا جاوے پھر پاک ہوجاوے گا۔ (۴) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۲۲۰/۱)

(۱) یعنی پانی کم نہ ہو، نیچے نہ اترے۔ سعید احمد پالنپوری

(۲) الدر المختار مع رد المحتار، باب المیاہ، قبیل مطلب حکم سائر المائعات کالماء: ۱/۱۸۵، بیروت، انیس

(۳) (وإن) کان (کعصفور) وفأرة (فعشرون) إلیٰ ثلاثین کما مر الخ (ویحکم بنجاستها) مغلظة (من وقت الوقوع إن علم). درمختار. لایشترط التوالی وهو المختار (ردالمحتار، فصل فی البئر: ۱۹۶/۱ و۱۹۹، ظفیر)

عن علی رضی اللّٰه عنه فی الفأرة تقع فی البئر قال: ینزح إلیٰ أن یغلبهم الماء. (مصنف ابن أبی شیبة، باب فی الفأرة تقع فی البئر، ج اول ص۱۴۹، نمبر ۱۷۱۱، انیس)

(۴) وقیل یفتیٰ بمأتین إلیٰ ثلٰث مأة الخ وجزم به فی الکنز والملتقی ... ==

چوہا کنویں میں پھول گیا اور اسی پانی سے کھانا پکایا گیا تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک چوہا کنویں میں مرگیا اور پھول گیا، اس کے بعد اس پانی سے کھانا پکایا گیا، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ چوہے کا مرنا سب کے علم میں تھا، پھر کھانا پکایا گیا۔ (قطب الدین، سیتاپوری متعلم دارالعلوم دیوبند)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب معلوم ہے کہ اس کنویں میں چوہا گرکر مرگیا اور پھول گیا، پھر بھی اس کنویں سے پانی لیکر کھانا پکایا گیا، تو وہ کھانا نجس ہے، اس کا کھانا جائز نہیں:

"(ويحكم بنجاستها)مغلظة(من وقت الوقوع إن علم)". (درمختار) قال الشامي:"(قوله:مغلظةً) بيان لصفة النجاسة،وقد مرّمن أن التخفيف لايظهرأثره في الماء".

شامی:۱/۱۷۵۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۶/۱۹ھ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۱۵۰)

کنویں میں چوہا مرجائے یا لڑکا پیشاب کردے تو کیا حکم ہے:

سوال: کنویں میں چوہا مرجائے یا لڑکا پیشاب کردے، ایسی صورت میں فقہ اور حدیث سے جو مسئلہ ہو، اس کا خلاصہ تحریر فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

حنفیہ کے نزدیک اگر کنویں میں چوہا مرجائے، تو بیس، تیس ڈول پانی نکال دینا چاہئے۔(۲)

== وهو مروى عن محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ وعليه الفتوىٰ .(خلاصة وتاتارخانية عن النصاب) وهو المختار(معراج عن العناية)وجعله في النهاية رواية عن الإمام وهو المختار والأيسر كما في الاختيار وأفاد في النهر أن المأتين واجبتان والمأة الثالثة مندوبة. (رد المحتار، كتاب الطهارة،باب المياه، فصل في البئر: ۱/۱۹۸)

(۱) الدر المختار مع ردالمحتار : ۱/۲۱۳،فصل في البئر،سعيد)

عن علي رضى اللّٰه عنه في الفأرة تقع في البئر،قال: ينزح إلىٰ أن يغلبهم الماء. (مصنف ابن أبي شيبة: ۱۹۸ ،في الفأرة والدجاجة وأشباههما تقع في البئر،انیس)

(۲) (فإن أخرج الحيوان غير منتفخ ولامتفسخ)......(فإن)كان (كآدمي)... (نزح كله)....(وإن) كان(كعصفور)وفأرة (فعشرون)إلىٰ ثلاثين،كما مر. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،فصل في البئر: ۱/۳۷۲،۳۷۳۔بیس ڈول نکالنا واجب ہے، اور اس سے زائد نکالنا مستحب ہے (مجاہد) علامہ شامیؒ، صاحب درمختار کے قول (كما مر) کے تحت لکھتے ہیں:أي بأن يقال:العشرون للوجوب والزائد للندب. (ردالمحتار:۱/۳۷۳)

اور اگر مر کر سڑ جائے، تو کل پانی اور پیشاب کے گرنے سے بھی کل پانی نکالنا چاہئے۔(۱)
اگر ایسا کنواں ہو کہ کل پانی اس سے نہیں نکل سکتا ہو، تو تین سو ڈول نکال دیا جائے، بغیر اس کے کنواں پاک نہ ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔محمد عثمان غنی۔۱۴/۱۰/۱۳۴۹ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۴۹/۲، ۵۰)

چھچھوندر کے گرنے، مرنے اور کھال کے پھٹنے سے، کنواں ناپاک ہوجاتا ہے:

سوال: مسجد کے کنویں میں چھچھوندر گر گئی، مگر آنتیں باہر نہیں نکلیں، اس صورت میں کنواں ناپاک ہے یا ناپاک؟ اگر ناپاک ہے تو پانی کم سے کم کتنا نکالنا چاہئے؟ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

چھچھوندر کنویں میں گر کر مر گئی اور کھال پھٹ گئی، تو کنواں ناپاک ہوگیا، اس کا پورا پانی نکالنا ضروری ہے، تب وہ پاک ہوگا۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند، ۲۷/۱۰/۹۲ھ (فتاویٰ محمودیہ:۱۵۴/۵)

اگر گوہ کنویں میں گر جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر ضب، از چاہ بعد از وقوع زندہ برآوردہ شود، حکم چاہ چیست؟ بینوا توجروا۔

ترجمہ: ''اگر گوہ کنویں میں گرنے کے بعد زندہ نکالی جائے، تو اس کنویں کے لئے کیا حکم ہے''؟

---

(۱) (إذا وقعت نجاسة)ليست بحيوان ولو مخففة أو قطرة بول أو دم....(في بئر دون القدر الكثير)......(أو مات فيها).....(حيوان دموي)غير مائي لما مر(وانتفخ) ....(أو تفسخ)ولو تفسخه خارجها ثم وقع فيها....(ينزح كل مائها)الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال(بعد إخراجه). (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر:۳۶۶/۱، ۳۶۸)

واضح رہے کہ مذکورہ صورت میں کل پانی کا نکالنا واجب اور ضروری ہے۔ مجیب کے قول (نکالنا چاہئے) میں لفظ چاہئے وجوب کے معنی میں ہے۔(مجاہد)

(۲) (وإن تعذر)نزح كلها لكونها معيناً (فيقدر بقدر ما فيها).... (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء)به يفتىٰ، وقيل يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلاث مائة وهذا أيسر، وذلك أحوط. (الدر المختار، فصل في البئر:۳۷۰/۱، ۳۷۲)(قوله وقيل)جزم به في الكنز والملتقىٰ، وهو مروي عن محمد وعليه الفتوىٰ. (ردالمحتار:۳۷۱/۱)

علامہ شامیؒ نے النہر الفائق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دو سو ڈول نکالنا واجب ہے اور تین سو ڈول نکالنا مندوب ہے، ملاحظہ ہو عبارت:

وأفاد في النهر: أن المأتين واجبتان والمأة الثالثة مندوبة. (ردالمحتار:۳۷۱/۱)

وکذا فی محمود الفتاویٰ:۳۸۰/۱۔انیس

(۳) (إذا وقعت نجاسة)...الخ.(الدر المختار:۲۱۱/۱، فصل في البئر، سعيد)

'' چھچھوندر'' ایک قسم کا چوہا ہے جس کے جسم سے بو آتی ہے۔(فیروز اللغات، ص۵۵۲، فیروز سنز، لاہور)

الجواب ـــــــــــــــــــــ

ضب از حشرات است کہ خون ندارد، خوردنش نزد حنفیہ ناجائز است، مگر چاہ از وقوع آں ناپاک نمی گردد، مثل مار۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (۱)

ترجمہ: ''گوہ حشرات (ارض) میں سے ہے، جس میں خون نہیں ہوتا، حنفیوں کے یہاں اس کا کھانا، ناجائز ہے، مگر اس کے گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا، جس طرح سانپ کا حکم ہے''۔

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ مجموعہ کلاں: ص ۱۳۶۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۰۔۱۳۱)

سور (خنزیر) کنویں میں گرا، اس کے پانی کا حکم:

سوال: زید کے کنویں کے اندر سور گرا، گرنے کے بعد تقریباً آٹھ گھنٹے کنویں کے اندر رہا، سور کے منہ میں چوٹ لگی اور خون نکل رہا تھا جو سب پانی میں ملتا جا رہا تھا۔ سور کی گردن میں رسی پھنسا کر زندہ نکال لیا گیا۔ کنویں کا پانی نکالنے کی مزدوری میں سور کو طے کیا گیا، جو پانی نکالے گا اس کو یہ سور دیا جائے گا۔ ایک شخص تیار ہو گیا اور وہ سور لے گیا اور پھر اندازے سے آدھے کنویں کا پانی نکالا گیا اور بس، پھر پانی نہیں نکالا گیا، جبکہ پورا پانی نکالا جا سکتا تھا، لیکن زید نے نہیں نکلوایا اور استعمال شروع کر دیا۔ کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے، تو زید کہتا ہے کہ میرے لئے جائز ہے۔ عرض یہ ہے کہ زید کو اس پانی کا استعمال کرنا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ایسی صورت میں تمام پانی نکالنا ضروری تھا، اگر تمام پانی نکالا جا سکتا ہے، ایسا نہیں کہ پانی ہر وقت پیدا ہوتا رہے اور ختم ہی نہ ہو اور پھر بھی آدھا پانی نکالا گیا، تو کنواں پاک نہیں ہوا، ناپاک ہی رہا۔ (۲) اس پانی سے وضو اور غسل بھی ناجائز ہے، کپڑے اور برتن کا دھونا بھی ناجائز ہے، کھانے پینے میں بھی اس کا استعمال ناجائز ہے۔ (۳)

مزدوری میں سور دینا بھی ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۸/۱۰/۹۰ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۹/۵)

(۱) (ویجوز) رفع الحدث (بما ذكر وإن مات فيه)......(غير دموى......ومائى مولد)......(كسمك و سرطان) وضفدع،..........فلو تفتت فيه نحو ضفدع جاز الوضوء به لاشربه لحرمة لحمه.الخ. (الدر المختار متن رد المحتار، باب المياه، مطلب فى مسئلة الوضوء من الفساقى: ۱۸۳/۱ تا ۱۸۵، بيروت، انیس)

(۲) فأما إذا خرج حياً، فقد اختلفوا فيه، فالصحيح أنه إن لم يكن نجس العين ولم يكن فى بدنه نجاسة ولم يدخل فاه فى الماء، لم يتنجس الماء، وإن أدخل فاه فى الماء، فمعتبر بسؤره، فإن كان طاهرًا فالماء طاهر......وإن كان نجس العين كالخنزير، فإنه ينجس الماء وإن لم يدخل فاه. (تبيين الحقائق: ۱۰۱/۱، الطهارة، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) (ويحكم بنجاستها) مغلظة (من وقت الوقوع إن علم الخ)، وما عجن به فيطعم للكلاب الخ (الدر المختار) وقال العلامة الشامى: لأن ما تنجس باختلاط النجاسة به و النجاسة مغلوبة لا يباح أكله الخ. (ردالمحتار: ۲۱۸/۱، فصل فى البئر، سعيد)

خنزیر کنویں میں گرا اور اسے اسی میں خون بہا کر مار ڈالا، اب اس کنویں کا کیا حکم ہے:

سوال: چاہ کے اندر خنزیر گر گیا اور برچھی وغیرہ سے اس کو چاہ کے اندر ہی مار دیا گیا، جس سے چاہ کا پانی سرخ ہو گیا، اور دیوار چاہ پر خون کی چھینٹیں پڑ گئیں، اس چاہ کا پانی پاک ہے یا ناپاک؟ اس کنویں سے جس کھیت کو پانی دیا گیا ہو، وہ ترکاری اور غلہ پاک اور حلال ہے یا نہیں، آلات آب کشی پاک ہیں یا ناپاک؟

الجواب

اس خنزیر کو چاہ سے نکال کر تمام پانی اس چاہ کا نکالدیا جاوے، پھر پانی اس کا پاک ہو جاویگا، اور بقول مفتیٰ بہ دوسو سے لے کر تین سو ڈول تک نکال دینا بھی تمام پانی کے نکال دینے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔(۱) اور پھر گارا اور دیواریں اور ڈول ورسی سب پاک ہو جاتا ہے، **كذا في الدر المختار**.(۲)

اور جس کھیت کو اس چاہ کا پانی دیا گیا، اگرچہ قبل از پاک کرنے کے اور پانی نکالنے کے ہو، غلہ اور ترکاری اس کھیت کا پاک وحلال ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۴/۱، ۲۱۵)

کتے کا بال گرنے سے پانی پاک رہے گا یا نہیں:

سوال: میری سسرال میں ایک کتا پالے ہوئے ہیں، جو گھر کے اندر باورچی خانہ کے باہر سوتا ہے، جن دو کمروں میں نماز پڑھی جاتی ہے، وہ کتا اندر نہیں آتا ہے، لیکن وہ باہر جہاں سوتا ہے وہاں روواں گراتا ہے، لوگ وہاں سے باہر اندر ہوتے ہیں۔ کنویں کے چبوترے میں وہیں سوتا ہے اور کھاتا ہے، کام والی کنویں کے چبوترے میں برتن دھوتی ہے، اور کپڑا بھی، کپڑا دھوتے وقت کپڑے کا پانی کنویں کے اندر گرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ:

(۱) کیا نماز ان گھروں میں یا ان کمروں میں، ہوتی ہے جہاں کتا نہیں جاتا ہے؟ اگر میری نماز نہیں ہوئی، تو کیا مجھے دہرانا پڑے گا۔

(۲) کیا ان حالات میں کنویں کا پانی پاک ہے، یہی پانی کھانے، پینے میں استعمال ہوتا ہے، کیا یہ کھانا کھا سکتے ہیں۔

---

(۱) (إذا وقعت نجاسة)الخ ...الخ. (ردالمحتار،فصل في البئر: ۱۹۸/۱،ظفير)

(۲) (ينزح كل مائها)الخ يطهر الكل تبعًا(درمختار) قوله يطهر الكل: أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقي تبعًا بنجاسة البئرفتطهر بطهارتها. (ردالمحتار،فصل في البئر: ۱۹۶/۱،ظفير)

(۳) العبرة للطاهرمن تراب أوماء اختلطا، به يفتىٰ. (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،فصل في الاستنجاء،قبيل كتاب الصلاة: ۳۲۳/۱)

(۳) کیا نہانے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے، جبکہ وضو ٹوٹا نہیں ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نہانے کے بعد کپڑا بدلنے سے ستر کھل جاتا ہے، اس لئے وضو کرنا چاہئے؟

هو المصوب

(۱) صورت مسئولہ میں آپ کی نماز ہوگئی، دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(۲) مذکورہ صورت میں اگر کنویں میں صرف روویں گرتے ہیں تو کنواں پاک ہے، لیکن اس سے بہر کیف کنویں کو بچانا چاہئے، ایسی تدبیر کریں کہ روویں گریں نہیں، لیکن اگر اس کا لعاب بھی گر جاتا ہے، تو پانی نجس ہو جائے گا۔ اس کا استعمال شرعاً ناجائز ہوگا، اسی طرح کوئی نجس چیز کنویں میں گر گئی، تو پانی نجس ہو جائے گا۔ (۱)

(۳) ستر پر نگاہ پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، اس لیے اب غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہے اور غسل سے وضو ہو جاتا ہے۔ اگر چہ غسل سے قبل وضو کرنا سنت ہے۔

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۶۶/۱ و ۲۶۷)

کتے کو کنویں میں لٹکانے پر منہ پانی کو نہ لگے، جسم پر نجاست بھی نہ ہو، تو کنواں کا کیا حکم ہے:

سوال: اگر کسی شخص نے کتے کے گردن میں رسی باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا، اور اس کا منہ پانی سے علیحدہ رہا، اور اس کے جسم پر بظاہر کسی قسم کی نجاست بھی نہ تھی اور پھر اس نے اسے زندہ نکال لیا، تو کنواں پاک ہے یا ناپاک، نیز یہ کہ زندہ کتے کے بال پاک ہیں یا ناپاک، اور تر اور خشک میں فرق ہے یا نہیں؟

الجواب

کتے کا جسم بجز منہ کے سب پاک ہے، جب تک ناپاکی نظر نہ آوے، پس صورت مسئولہ میں کنواں پاک ہے، بشرطیکہ سوال واقع کے مطابق ہو۔

أصله أن الكلب ليس بنجس العين عندنا خلافاً للروافض وإنما ينجس فمه ولعابه عندنا. (۲)

۱۸/ جمادی الثانیہ/ ۱۳۴۷ھ۔ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۸۵)

(۱) قوله (وكلب إن شد فمه): لو قال: وكلب إن لم يسل منه ما يمنع الصلاة لكان أولىٰ، لأنه لو علم عدم السيلان أو سال منه دون القدر المانع لا يبطل الصلاة وإن لم يشد فمه...... أقول: والظاهر أن مسالة الكلب مبنية علىٰ أرجح التصحيحين من أنه ليس بنجس العين بل هو طاهر الظاهر كغيره من الحيوانات سوى الخنزير إلا بالموت ونجاسة باطنه فى معدنها فلا يظهر حكمها كنجاسة باطن المصلى. (ردالمحتار: ۷۴/۲)

(۲) ردالمحتار: ۷۴/۲۔ انیس

اگر کتا کنویں میں پیشاب کردے تو کیا حکم ہے:

مسئلہ

اگر چاہ میں سگ (کتے) نے پیشاب کردیا، نجس ہوگیا، سب پانی نکال دیویں، پاک ہوجاوے گا۔(۱)
مجموعہ کلاں: ص ۲۲۹۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۲۳)

چوزہ کنویں میں گر کر مرجائے، تو کنواں ناپاک ہوا یا نہیں:

سوال: چوزہ مرغی کا یا چڑیا کا، جو ایک دو روز کا ہو، یا مردہ پیدا ہو، چاہ کو ناپاک کردے گا یا نہ؟

الجواب

ناپاک ہوجائے گا۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۰۵/۱)

مرغی کنویں سے زندہ نکل آئی، تو کتنا پانی نکالا جائے گا:

سوال: مرغی کنویں سے زندہ نکلی، تو کیا حکم پانی نکالنے کا ہوگا؟

الجواب

ایسی مرغی کا حکم یہ ہے کہ بوجہ خشک کے، احتیاطاً بیس ڈول پانی نکال دینا چاہئے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۷/۱)

مرغی کے پروں پر لگی ہوئی رطوبت کا کیا حکم ہے:

سوال: مرغی کے پر یا آدمی کے بال کی جڑ میں جو قدرے رطوبت سفید لگی ہوئی ہوتی ہے، اگر معہ اس رطوبت کے پر یا بال چاہ میں گر جاوے، تو وہ پانی پاک رہا یا ناپاک؟

الجواب

اگر زندہ کا پر ہو تو ناپاک ہوجائے گا، اور ایسے ہی میتہ (مردار) کا بھی اور اگر مذبوح (ذبح کیا ہوا) ہو تو پاک ہے،

---

(۱) (إذا وقعت نجاسة)ليست بحيوان ولو مخففة أوقطرة بول الخ (في بئرالخ ينزح كل مائها)الخ وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلثمائة وهذا أيسر. (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،فصل في البئر: ۱۹۸/۱،انیس)

(۲) (وإن) كان(كحمامة)وهرة(نزح أربعون من الدلاء)وجوبًا إلىٰ ستين ندبًا،الخ(كما أن مابين دجاجة وشاة كدجاجة)الخ(ويحكم بنجاستها)مغلظة(من وقت الوقوع إن علم الخ). (الدرالمختارعلىٰ هامش رد المحتار،فصل في البئر: ۱۹۹/۱و۲۰۱،ظفیر)

(۳) رد المحتار،فصل في البئر: ۱۹۷/۱۔

وإن كان سؤره مكروهاً يستحب أن ينزح منها عشرة دلاء ونحوها.آهـ". (الحلبي الكبير: ص۱۵۹،انیس)

ایسے ہی آدمی کے بال کے نیچے کی رطوبت نجس ہے۔ واللہ (تعالیٰ) اعلم

بدست خاص، ص:۳ (باقیات فتاوی رشیدیہ:۳۶۲)

کنویں میں مرغی کا بچہ گر کر زندہ نکالا گیا، تو کنواں پاک ہے یا ناپاک:

سوال: ایک کنویں میں مرغی کا بچہ گر گیا اور زندہ نکالا گیا، مرغیاں اکثر غلیظ اور گوہ کھاتی رہتی ہیں، گندی نالیوں میں اکثر گھومتی رہتی ہیں، جس سے ان کے پاؤں اور چونچ نجس رہا کرتے ہیں، لیکن مرغی کا بچہ جب کنویں میں گرا تو کسی شخص نے گرتے وقت یا نکالنے کے وقت، مجرد اس بات کا خیال نہیں کیا، کہ اس کے جسم پر کوئی نجاست ظاہری تو نہیں ہے، الغرض کسی شخص کو نہ تو اس کے نجس ہونے کا علم ہے اور نہ پاک ہونے کا، اس صورت میں چند امور دریافت طلب ہیں:

(۱) آیا کنویں کا پانی نجس ہوا یا نہیں؟

(۲) آیا اس کنویں سے بلا صاف کئے ہوئے وضو اور غسل جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کنواں نجس ہو گیا تو کتنا پانی نکالنا واجب ہے؟

(۴) اگر نجس نہیں ہوا تو استحباباً کچھ پانی نکالا جائے گا یا نہیں، اگر نکالا جائے گا تو کتنا؟ بینوا توجروا؟

الجواب

کنواں اس صورت میں پاک ہے، وہم کرنے کی ضرورت نہیں، جب اس کے جسم وغیرہ پر کوئی ظاہری نجاست ہونے کا یقین نہیں، نہ کسی نے دیکھا، تو کنواں پاک ہی ہے۔

قال في مراقي الفلاح: ولاينجس الماء بوقوع آدمي ولابوقوع مايؤكل لحمه كالإبل والبقر والغنم إذا خرج حياً ولم يكن علىٰ بدنه نجاسة متيقنة ولاينظر إلىٰ ظاهر اشتمال أفخاذها علىٰ أبوالها آه قال الطحطاوي: لاحتمال طهارتها بورودها ماءً كثيرًا قبل ذلك فهذا مع الأصل وهو الطهارة تظافرًا علىٰ عدم النزح، كذا في الفتح، آه. (ص:۲۴)

قلت: وبهذا ظهر حكم الأشياء المصنوعة بأيدي الكفار كالحلوىٰ وغيرها فلايحكم بنجاستها بمجرد اشتمالهم على النجاسات لاحتمال ورودهم علىٰ ماء كثير قبل ذلك ونحوه، فافهم

۲ر جمادی الاولیٰ ۴۵ھ (امداد الاحکام، جلد اول، ص:۳۷۹)

پانی اور کنویں کی پاکی اور پلیدی کے عجیب مسائل:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل ذیل کے بارے میں کہ!

(۱) ہدایہ صفحہ ۴۲ میں مذکور ہے کہ: ”مايعيش في الماء“ اگر پانی میں مر گئے، تو پانی نجس

نہیں ہے، اور ''**مایعیش فی الماء**'' کی تعریف یہی کی ہے کہ ''**مایکون معاشه وتوالده فی الماء**''، پس اگر معیشت پانی میں تھی اور تولد پانی میں نہ تھا، مثلاً بطخ، جس کا معاش پانی میں ہے اور تولد پانی میں نہیں ہے، پس اگر ایسی بطخ پائی جائے کہ اس کا تولد بھی پانی میں ہوا ہو اور پھر پانی میں مرگئی، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(۲) اگر شیشے میں چوہے کو بند کیا، اور کنویں کے پانی میں اس شیشے (بوتل) کو رکھ دیا اور چوہا کنویں کے اندر شیشہ (بوتل) میں مرگیا، اور تین دن بعد اس شیشہ کو کنویں میں توڑ دیا، اور ساتھ شیشہ میں چوہا متفسخ اور منتفخ ہوا تھا، تو کتنے دن کی نمازوں کا اعادہ کرنا ہوگا؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی مولانا سید نصیب علی شاہ بنوی۔ ۱۷؍دسمبر ۱۹۷۴ء)

الجواب

(۱) اگر ایسی بطخ پائی گئی، تو وہ مچھلی کے حکم میں ہوگی، لیکن عادۃً ایسی بطخ ناممکن ہے۔

(۲) ایسے کنویں کا تمام پانی نکالا جائے گا۔

کما فی الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار جلد ۱ ص ۱۹۷: ''**ولو تفسخه خارجها ثم وقع فیها ذکره الوالی**''.(۱)

پس اگر شیشے کے ٹوٹنے کا وقت معلوم نہ ہو، تو وقت علم سے نجاست کا حکم دیا جائے گا۔ (۲) وھوالموفق

(فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم: ۷۹)

خون آلود جانور، کنویں میں گرا، تو کنواں پاک ہے یا نہیں:

سوال: اگر کسی جانور کو تسمیہ کے ساتھ تیر وغیرہ آلہ دھاردار مارا گیا، یا کتا معلم چھوڑا گیا اور وہ خون آلودہ ہوکر کنویں میں گر پڑا، تو کنواں پاک ہے یا ناپاک اور کس قدر پانی نکالا جاوے گا؟ نیز کس قدر خون گرنے سے کنواں ناپاک ہوگا؟

الجواب

کنواں ناپاک ہے، تین سو ڈول پانی نکالا جاوے۔ نیز بہتا ہوا خون ناپاک ہے، ایک قطرہ بھی نجس کر دیتا ہے۔ (۴) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱؍۲۱۸)

(۱۔۲) **قال العلامة الحصکفی :ولو تفسخه خارجها ثم وقع فیها ذکره الوالی (ینزح کل مائها)الذی کان فیها وقت الوقوع، ذکره ابن الکمال(بعدإخراجه).(الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار :جلد ۱ ص ۱۵۵ ،فصل فی البئر)**

(۳) **قال العلامة الحصکفی: (ومذ ثلاثة أیام) بلیالیها(إن انتفخ أوتفسخ) استحساناً،وقالا:من وقت العلم فلایلزمهم شیء قبله، قیل: وبه یفتیٰ.(الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار :جلد ۱ ص ۱۲۱ ،مطلب مهم فی تعریف الاستحسان)**

(۴) **(إذاوقعت نجاسة)...الخ.(الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار،فصل فی البئر :۱؍۱۹۴،ظفیر)**

کسی جانور کا ایک حصہ کنویں میں گر جائے تو پانی کا کیا حکم ہے:

سوال: نیمۂ شارک مردہ غیر مذکاۃ (غیر مذبوحہ مینا) یا بعض آں از کل خود جدا شدہ و منقطع گشتہ در چاہ افتاد، آیا جملہ آب آں چاہ کشیدہ شود یا مقدار شارک (مینا) مردہ غیر منتفخہ؟ و نیز مردماں بفتویٰ بعضے ملایاں بعد کشیدہ سی دلو آب ازاں چاہ می نوشند وطعام ازان پختہ می خورند، حلال است یا حرام؟(۱) (مردہ مینا کا ایک حصہ جدا ہو کر کنواں میں گر گیا، کل پانی نکالنا ضروری ہوگا یا بیس تیس ڈول؟)

الجواب

درصورت مسئولہ کشیدن مقدار جملہ آب آں چاہ لازم است، وتاوقتیکہ مقدار مذکور کشیدہ نشود، نوشیدن ازاں آب و طعام بآن پختہ خوردن، ناجائز وحرام است۔

قال مولانا السيد أبو السعود في حاشية المسكين معزيًا إلى الحموي: وقطعة الحيوان في الحكم كالحيوان المتفسخ، انتهٰى. وقال في ردالمحتار: لووقع ذنب فأرة ينزح الماء كله، بحر. وبه ظهر أنه لو خرج الحيوان بلا تفسخ ونحوه ينزح الجميع، كما في الفتح، وأن قطعة منه كتفسخه، ولهذا قال في الخانية: قطعة من لحم الميتة تفسده، انتهیٰ ما في الرد. والمسئلة أظهر من الشمس. (شامي: ۱/۱۹۶، فصل في البئر)

پس آنچہ بعض ملایان فتویٰ دادہ اند کہ بعد از کشیدن سی دلو آبش طاہر است، وباستعمال آوردہ شود، محض ژاژ خائیدہ اند وعبث باد پیمائیدہ۔(۲) فقط واللہ اعلم بالصواب (مرے ہوئے پرندہ کا ٹکڑا کنویں میں گرنے سے کل پانی کا نکالنا ضروری ہے، بغیر اس کے پاک نہیں ہوگا۔ ظفیر) (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۹۴)

کسی حیوان کا اندام (کوئی عضو) اگر کنویں میں گر جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: ہمارے گھر کے کنویں سے چڑیا کا پر نکل آیا ہے، اس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا اس میں **۲۰** سے **۳۰** ڈول پانی نکالنا کافی ہے؟

---

(۱) ترجمۂ سوال: غیر مذبوحہ مردہ مینا کا کل جسم یا اس کا کوئی عضو خود سے علیٰحدہ ہو کر کسی کنویں میں گر جائے، تو کیا اس کنویں کا کل پانی نکالا جائے، یا مردہ مینا جو پھولی پھٹی نہ اس کے بقدر؟ لوگ، بعض مولوی حضرات کے فتویٰ کے مطابق، اس کنویں سے تیس ڈول پانی نکال کر اس کا پانی پیتے ہیں اور اس سے پکا ہوا کھانا کھاتے ہیں، تو یہ حلال ہے یا حرام؟ انیس

(۲) ترجمۂ جواب: صورت مسئولہ میں اس کنویں کا پورا پانی نکالنا لازم اور ضروری ہے، جب تک پورا پانی نہ نکال لیا جائے، اس وقت تک اس پانی سے پینا اور اس سے پکا ہوا کھانا، کھانا ناجائز وحرام ہے۔ پس بعض مولویوں نے یہ جو فتویٰ دیا ہے کہ تیس ڈول نکالنے کے بعد اس کا پانی پاک ہے، اور استعمال میں لایا جاسکتا ہے، محض بیکار سی بات ہے اور واہیات ہے۔ انیس

الجواب

اگر چہ چڑیا کے مقدار جانور کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے اور وہ ۲۰ سے ۳۰ ڈول تک پانی نکالنے سے پاک ہوجاتا ہے، مگر حیوان کے اندام میں یہ حکم نہیں بلکہ اس میں چھوٹے اور بڑے جانور سب برابر ہیں، اور یہ عضو ایک بڑے حیوان کے مساوی ہے، لہٰذا اس صورت میں کنویں یا حوض کا پورا پانی نکالا جائے گا، یا ۲۰۰ سے ۳۰۰ ڈول تک پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوجائے گا۔

قال العلامة ابن عابدینؒ:(تحت قوله:حیوان دموی وانتفخ)"لووقع ذنب فأرة ینزح الماء کله (بحر) وبه ظهر أنه لوخرج الحیوان بلاتفسخ ونحوه ینزح الجمیع کما فی الفتح وأن قطعة منه کتفسخه ولهذا قال فی الخانیة:قطعة من لحم المیتة تفسده".(ردالمحتار،فصل فی البئر: جلداول صفحہ۲۱۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۶۲۰ و ۶۲۱)

اگر کنویں میں کوئی جاندار گر جائے اور زندہ نکل آئے، تو اس کا کیا حکم ہے:

سوال: اگر کنویں میں کوئی چوہا گر گیا یا اور کوئی ناپاک چیز جاندار، مثلاً گیدڑ، اور زندہ نکلا، تو کتنے ڈول نکالیں، یا آدمی ہی گر کر زندہ نکلا؟

الجواب

گیدڑ وغیرہ جو ناپاک نہیں، جیسے چوہا، تو کچھ نکالنا نہیں آتا، زندہ نکلے تو کچھ پانی نہ نکالے، احتیاطاً دس بیس ڈول نکال دیوے۔(۱) بدست خاص سوال:۱۵۳ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۲۳۔۱۲۴)

آہنی کنویں میں کسی نجس چیز کے گرنے اور نہ نکلنے کا حکم:

سوال: آج کل یہ آہنی نل جو کنویں کا کام دیتے ہیں ایجاد ہوئے ہیں اگر ان کے اندر کوئی شخص پیشاب وغیرہ ڈالدے تو آیا یہ ناپاک ہوجاتے ہیں یا نہیں اور پہلی شق پر ان کے پاک کرنے کی کیا صورت ہے؟

الجواب

فی الدّر المختار،فصل فی البئر:(ینزح کلّ مائها)الّذی کان فیها وقت الوقوع(بعد إخراجه) إلا إذا تعذّر (إلیٰ قوله)(وإن تعذّر)نزح کلّها(فبقدر ما فیها)وقت ابتداء النّزح،قاله الحلبی.(۲۱۸ تا ۲۲۰)

اِس روایت سے ثابت ہوا کہ نجاست کا واقع ہونا کنویں میں اس کو نجس کر دیتا ہے سو اس میں بھی جب نجاست گرے گی ناپاک ہوجاوے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وقوعِ نجاست کے وقت جس قدر پانی ہو اس قدر نکال دینے سے

(۱) ضروری وضاحت: یہ جواب ناقص ہے، اصل تحریر کا کونا جھڑ گیا ہے۔تاہم جو موجود تھا، اس کو لکھ دیا گیا۔نور الحسن کاندھلوی

وہ پاک ہوجاتا ہے پس اس بنا پر نل کے اندر جس قدر پانی ہے اس کے نکال دینے سے وہ پاک ہوجاوے گا اور یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ نل کے نیچے زمین میں سے پانی کی آمد ہوتی ہے تو کیا وہ ناپاک نہ ہوگا؟ بات یہ ہے کہ وہ پانی ایسا ہے جیسا متعارف کنوؤں میں بھی علاوہ بھرے ہوئے پانی کے ابلنے والا پانی ہوتا ہے؛ مگر چونکہ وہ فی البیر نہیں ہے اس کا اعتبار نہیں۔ اسی طرح جو پانی بالفعل اس آہنی کنویں کے اندر نہ ہو گو بطور آمد کے نیچے سے بذریعۂ مسامات ارض کے اس کے اندر آجاتا ہو وہ معتبر نہیں البتہ اگر تجربہ سے یہ ثابت ہوجاوے کہ اس نل کی جڑ میں پانی مجتمع رہتا ہے تو اس کو نجس کہیں گے اور تخمینہ سے جب اس قدر نکل جاوے کنواں پاک ہوجاوے گا۔ اور عبارتِ مذکورہ سے ایک اور بات ثابت ہوئی کہ اگر اس آہنی کنویں میں ایسی نجس چیز گر جاوے جو نکل نہ سکے تو اسکا نکالنا معاف ہے۔ پھر اس میں دو صورتیں ہیں، یا تو وہ چیز ذی نجاست ہے جیسے ناپاک لکڑی یا ناپاک کپڑا یا عینِ نجاست ہے جیسے مردار کی بوٹی، صورتِ اولیٰ میں بلا انتظار معاف ہے صرف پانی نکالنے سے پاک ہوجاوے گا اور صورتِ ثانیہ میں اتنی مدّت تک انتظار کریں کہ گمان غالب ہو کہ وہ مٹّی ہوگیا ہو پھر پانی نکال دیں۔

فی الدّر المختار: إلاّ إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجّسة، فی ردالمحتار: و أشار بقوله متنجّسة إلیٰ أنّه لابدّ من إخراج عين النّجاسة كَلَحم ميتة وخنزير آه قلت: فلو تعذر أيضاً ففی القهستانی عن الجواهر: لووقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فما دام فيهافنجسة فتترک مدة يعلم أنه استحا ل وصار حمأة وقيل: مدة ستة أشهر، آه. (ج ۱/ص ۲۱۹)

حوادث خامس ص: ۳۰-۴۰ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۶۱-۶۲)

کنویں میں ناپاک چیز گر جائے اور نکل نہ سکے، تو کیا حکم ہے:

سوال: کنویں میں کوئی پلید چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے کیسے پاک کیا جائے؟

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

کنویں میں نجس چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے نکالنا ضروری نہیں، صرف پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوجائے گا، البتہ اگر عین نجاست گر جائے تو اسے نکالے بغیر کنواں پاک نہ ہوگا، اگر کسی صورت سے بھی نکالنا ممکن نہ ہو تو اتنی مدت تک کنویں کو استعمال نہ کیا جائے جب تک ظن غالب نہ ہوجائے کہ گری ہوئی نجاست مٹی ہوگئی ہوگی، اتنی مدت گزرنے کے بعد کنویں کا پانی نکال کر کنواں پاک کیا جائے۔

بعض فقہا کا قول ہے کہ چھ ماہ تک انتظار کیا جائے، ظن غالب ہے کہ چھ ماہ میں گری ہوئی چیز مٹی ہوجاتی ہے۔

قال فی شرح التنوير: لا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة فينزح الماء إلیٰ حد لايملأ نصف الدلو يطهر الكل تبعًا. وفی الشامية تحت(قوله متنجسة) وأشار بقوله متنجسة إلیٰ أنه لابد من

إخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير آهـ ح. قلت: فلو تعذر أيضًا ففي القهستاني عن الجواهر: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة، وقيل مدة ستة أشهر، آه. (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرہ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۳۹)

ناپاک پانی میں دوسرا پانی جائے مگر کوئی اثر ناپاکی کا نہ ہو تو کیا حکم ہے:

سوال: (۱) میں نے پانی کے مسئلہ کے بارے میں جو تحقیق کی اس کا مجھ کو صاف خلاصہ نہیں ملا، آپ نے لکھا ہے کہ دہ دردہ پانی میں ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں کوئی صفت نہ بدلے لیکن میں نے یہ جواب نہیں منگایا بلکہ یہ لکھا تھا کہ پہلے ہی سے ناپاکی ہوا اور اس میں ناپاک پانی بھی جاوے اور پاک بھی، ان سے بھرنے کے بعد کوئی صفت نہیں رہی تو پانی کیسا ہے مثلاً ایک دہ دردہ حوض میں قلیل پانی تھا کہ چلو بھرنے سے زمین کھل جاتی تھی، اتنا پانی بھرا تھا کہ اس میں ناپاکی گر گئی۔ اب بوجہ قلیل پانی کے ناپاکی گرنے سے ہی ناپاک ہو گیا، پھر اس میں پانی آیا، اب وہ دہ دردہ کی مقدار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو گیا اور اس میں ناپاکی کی کوئی صفت بھی نہیں بلکہ پہلے ہی سے اس میں کوئی صفت نہ تھی اور ناپاک پانی میں پاک آیا ہے اور دہ دردہ ہو گیا تو وہ پاک ہے یا ناپاک؟

ناپاک کنویں سے پانی نکالا اور وہ بہہ کر جمع ہو گیا:

سوال: (۲) ایک کنواں ناپاک ہوا اس میں سے پانی نکالا وہ پانی دس گز بہہ کر کے وہاں جمع ہوا، وہ پاک ہے یا نہ؟

الجواب

(۱-۲) درمختار میں ہے:

ثم المختار طهارة المتنجس بمجرد جريانه وكذا البئر والحوض والحمام الخ. باب المياه. (۲)

وفي رد المحتار للشامي: ۱/۱۲۶: وكذا أيده سيدي عبدالغني بما في عمدة المفتي من أن الماء الجاري يطهر بعضه بعضاً وبما في الفتح وغيره من أن الماء النجس إذا دخل على ماء الحوض الكبير لاينجسه ولو كان غالباً على ماء الحوض، الخ. (۳)

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۲۱۲، انیس

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار: باب المیاه، مطلب یطهر الحوض بمجرد الجریان: ۱/۱۸۰، ظفیر

(۳) رد المحتار، باب المیاه، مطلب: الأصح أنه لایشترط في الجریان المدد: ۱/۱۷۴، ظفیر

اس ثانی روایت سے مسئلہ اولیٰ کا جواب واضح ہو گیا کہ ماءنجس حوض کبیر کو نجس نہیں کرتا اور پہلے سے نجس ہونا حوض وتالاب کا بلاتغیر نجاست کے مسلم نہیں ہے اور روایات اول سے مسئلہ ثانیہ کا جواب واضح ہو گیا (کہ وہ پانی پاک ہے۔ظفیر) اور فقہا نے پانی کے بارے میں سہولت کو اختیار فرمایا ہے اور عموم بلویٰ کا لحاظ کیا ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: **لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ فِي الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ.** (۱)

اور فقہ کا قاعدہ ہے: **المشقة تجلب التيسير.** (۲)

اور "**اليقين لايزول بالشک**". (۳)

الغرض پانی کے معاملہ میں وہم اور شک کو دخل نہ دینا چاہیے جب کسی تالاب یا حوض میں پانی صاف ہے اور متغیر بالنجاسات نہیں ہے تو اس کو پاک ہی سمجھا جائے وہم نہ کرنا چاہیے۔فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۷۹۔۱۸۰)

رویت نجاست کے بعد کنواں کب سے نجس سمجھا جائے گا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مفصلہ ذیل میں: طلوع آفتاب سے پہلے ایک کنویں میں سے پانی لاکر اس سے گلاب کھینچا اور صدہا آدمیوں نے پانی اس سے بھرا، دس بجے دن کو معلوم ہوا کہ ایک بلی مردہ اس میں پڑی ہے، مگر پوست اس کا بالکل گلا نہیں ہے نہایت سخت ہے وہ گلاب جو اس پانی سے تیار ہوا ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے، آیا وہ فروخت کیا جائے یا پھینکا جائے؟

الجواب

صاحبین علیہم الرحمہ کے مذہب کے موافق یہ گلاب پاک ہے (۴) کہ احتمال ہے کہ شب کو بلی کا بچہ گرا ہو، پس اس کا فروخت مباح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد عفی عنہ۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص۲۴۲)

کنویں میں ناپاک چیز گرگئی اور معلوم نہ ہوا کہ کب گری، اس کا حکم:

سوال: **ماتت فأرة فی البئر، ثم عجن من هذا الماء ومن الماء الذی نزح قبل هذا العلم، هل**

(۱) سورۃ الحج، رکوع: ۱۷، ظفیر

(۲) الأشباہ والنظائر مع شرح حموی، القاعدۃ الرابعۃ: ص۹۵، ظفیر

(۳) الأشباہ والنظائر مع شرح حموی، القاعدۃ الرابعۃ: ص۷۵، ظفیر

(۴) وقالا: من وقت العلم فلا يلزمهم شئ قبله، قيل: وبه يفتىٰ (درمختار) قوله قيل وبه يفتى، قائله صاحب الجوهرة، وقال العلامة قاسم فى تصحيح القدورى: قال فى فتاوىٰ العتابى: قولهما هو المختار، الخ وصرح فى البدائع بأن قولهما قياس، وقوله استحسان، وهو الأحوط فى العبادات. (ردالمحتار، فصل فى البئر، جلد اول، مطلب فى تعريف الاستحسان: ۱/۲۰۲، ۲۰۳، انیس)

یؤ کل هذاالعجین أم لا ؟(۱)

الجواب

قال فی الدر المختار: وقالا: من وقت العلم فلا یلزمهم شیء قبله، وفی ردالمحتار: (قوله فلا یلزمهم): أی أصحاب البئربشیء من إعادة الصلوٰة أوغسل ما أصابه ماء ها، کما صرح به الزیلعیؒ الخ وفیه: قال فی فتاویٰ العتابی: قولهما هوالمختار. (۲)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ قول صاحبین کے موافق جو کہ مختار ومفتیٰ بہ ہے، حکم اس عجین کا، جو قبل از علم وقوع نجاست، اس پانی سے گوندھا گیا، طہارت وحلت اکل ہے۔ (عزیز الفتاویٰ:۱/۱۸۶)

کنویں کی ناپاکی کے علم سے پہلے جو پانی استعمال کیا گیا اس کا کیا حکم ہے:

سوال: کنویں کی ناپاکی معلوم ہونے سے قبل جو اس پانی سے وضو اور غسل وغیرہ کیا گیا اور اس کا پانی جو کپڑے یا مصلّی یا برتن کو لگا تھا وہ سب ہی ناپاک ہوجاتے ہیں یا جس طرح کنویں کے پاک ہونے سے رسی ڈول اور کنویں کی دیوار سب پاک ہوجاتے ہیں؟

الجواب

چاہ کے ناپاک ہونے کے معلوم ہونے سے پہلے جو پانی اس سے نکالا گیا وہ بقول مفتیٰ بہ پاک ہے اور وضو نماز اس سے درست ہے۔ (۳) فقط (فتاوی دار العلوم ۱/۲۰۹)

ناپاک کنویں سے وضو کر کے جس نے نماز پڑھی وہ کیا کرے:

سوال: کنویں میں اگر چڑیا گل سڑ جائے تو کیا حکم ہے، جو لوگ بغیر پاک کئے اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب

چڑیا اگر کنویں میں مر کر گل سڑ جائے، تو تین سو ڈول نکالنے چاہئے، دو سو ڈول ضروری ہیں اور تین سو مستحب

(۱) سوال: ایک کنویں میں ایک چوہا مر گیا، پھر علم ہونے سے قبل اس پانی سے آٹا گوندھا گیا، تو کیا یہ آٹا کھایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ انیس

(۲) **الدر المختار مع ردالمحتار، فصل فی البئر، جلد اول، مطلب فی تعریف الاستحسان: ۱/۲۰۲، ۲۰۳، انیس**

(۳) **(ویحکم بنجاستها) مغلظة (من وقت الوقوع إن علم، وإلا فمذ یوم ولیلة إن لم ینتفخ ولم یتفسخ) وهذا (فی حق الوضوء) والغسل، الخ أما فی حق غیره کغسل ثوب فیحکم بنجاسته فی الحال الخ وقالا: من وقت العلم فلا یلزمهم شئ قبله، قیل: وبه یفتیٰ (درمختار) قوله قیل وبه یفتی، قائله صاحب الجوهرة. (ردالمحتار، فصل فی البئر، جلد اول، مطلب فی تعریف الاستحسان: ۱/۲۰۲، ۲۰۳)**

ہیں۔(۱) بدون پاک کئے ہوئے جو لوگ اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھیں گے ان کی نماز نہ ہوگی اور امام ومقتدی سب ہی گنہگار رہوں گے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۲۲۹،۲۳۰)

ناپاک کنویں کا پانی استعمال کرنا:

سوال: ایک کنویں میں کافی وقت پہلے خنزیر گر کر مر گیا، کسی نے بھی پانی اور خنزیر نہیں نکالا، لیکن اب کچھ مزدور کچی اینٹیں بناتے ہیں اور قریب ہونے کی وجہ سے اس کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں اب کیا یہ مٹی پاک ہوگی یا نہیں اور اس پانی کی وجہ سے جو جسم اور کپڑوں پر چھینٹے لگ جاتے ہیں کیا بغیر دھوئے اور نہائے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

یہ کنواں جب تک پاک نہیں کیا جاتا، اس کا پانی ناپاک ہے، اس سے جو کچی اینٹیں بنائی جاتی ہیں، وہ بھی ناپاک ہیں، اس کے چھینٹے دھوئے بغیر نماز درست نہیں، اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنویں سے خنزیر کی ہڈیاں وغیرہ نکال دی جائیں، اس کے بعد کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے، اگر سارا پانی نکالنا مشکل ہو، تو دوسوڈول سے تین سوڈول تک پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہوجائے گا۔(۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد سوم:ص ۱۰۱)

کنویں میں بیت الخلا کا ناپاک پانی مل جائے، تو ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد میں کنواں ہے، طہارت خانے اور بیت الخلاء کنویں سے چار پانچ گز دور ہیں، بارش میں بیت الخلاء بھر جاتا ہے، کنواں سفلی سطح پر ہے، اس لئے بارش میں کنویں کے اطراف میں غلیظ پانی بھر جاتا ہے، حال میں تین روز قبل بہت زور کی بارش ہوئی تو یہی صورت حال پیش آئی اور کنویں کے پانی کے تینوں اوصاف بدل گئے، چار نمازیں اس کنویں کے پانی سے وضو کر کے پڑھی گئی ہیں، گر کنویں کا پانی ناپاک سمجھا جائے تو پاک کرنے کے لیے کیا صورت اختیار کریں، کچھ دن کنواں ایسے ہی بند رہنے دیں یا خالی کرنا ہوگا اور جو نمازیں پڑھی ہیں، ان

---

(۱)　(أومات فيها) ......(حيوان دموى)...... (وانتفخ)...... (ينزح كل مائها) الذى كان فيها وقت الوقوع......(بعد إخراجه)..... (وإن تعذر)...... (فبقدر ما فيها)......(يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتىٰ،وقيل يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلاث مائة وهذا أيسر، وذلك أحوط (الدرالمختار) وأفاد فى النهر أن المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة. (ردالمحتار،فصل فى البئر:۱/۱۹۵،۱۹۸،ظفیر)

(۲)　(ويحكم بنجاستها) مغلظة (من وقت الوقوع.....فى حق الوضوء) والغسل، الخ. (الدرالمختارعلىٰ هامش ردالمحتار، فصل فى البئر:۱/۲۰۱،ظفیر)

(۳)　(إذا وقعت نجاسة)......(فى بئردون القدرالكثير)......(أومات فيها)...الخ،(ينزح كل مائها)...الخ،(وإن تعذر)...الخ،قيل ينزح بمأة إلىٰ ثلاثمأة وهذا أيسروذاك أحوط. (الدرالمختارمتن ردالمحتار:ج۱ص۲۱۱تا۲۱۵،فصل فى البئر)

کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

جب کہ یہ واقعہ ہے کہ ناپاک پانی کنویں کے پانی سے مس ہوا یا نجاست کے اثرات پانی میں سرایت کر گئے اور کنویں کے پانی کے تینوں اوصاف بدل گئے تو یقیناً کنواں ناپاک ہو گیا۔ ایسے پانی سے وضو کر کے جو نمازیں ادا کی ہیں وہ نمازیں قابل اعادہ ہیں اور بلا تاخیر کنویں کا سب پانی نکال دیا جائے۔ پانی کچھ دن رہنے دینے سے کنواں پاک نہ ہوگا، نکال دینا ہی ضروری ہے۔ (۱) فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۷/۱۴۶-۱۴۷)

کنویں کے ناپاک پانی سے پکی ہوئی چیز کے کھانے اور وضو کی صورت میں اس سے ادا شدہ نماز کا حکم:

سوال:۔ کنویں سے مردہ جانور خواہ گلا سڑا ہوا ہو یا نہ، نکالا جائے تو گرنے کے وقت سے لاعلمی کی بنا پر وہ پانی وضو یا غسل کے لئے استعمال ہوا ہے اور اس سے جو کپڑے اور برتن وغیرہ دھوئے گئے ہوں یا آٹا گوندا گیا ہو، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

کنویں میں نجاست مل جائے اور اس کا وقتِ وقوع معلوم نہ ہو، تو علمِ وقوع سے قبل اگر اس کنویں کے پانی سے وضو کیا گیا ہو یا پاک کپڑے دھوئے گئے ہوں، تو بالا جماع کسی چیز کا اعادہ نہیں، اور اگر حالتِ حدث میں وضو یا غسل کیا گیا ہو یا نجس کپڑے دھوئے گئے ہوں تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں اگر حیوان (نجاست) گلا سڑا ہو تو تین دن ورات کی جملہ نمازوں کا اعادہ ضروری ہے۔

اسی طرح ان دنوں کے دوران جو کپڑے یا برتن دھوئے گئے ہوں تو ان کا دوبارہ دھونا لازمی ہے اور جو آٹا گوندھا گیا ہوا گر وہ موجود ہو تو کسی حیوان کو کھلا دیں، اور صاحبینؒ کے ہاں کسی چیز کا اعادہ نہیں، بلکہ جس وقت اس کا علم ہوا اسی وقت سے اس کی نجاست کا اعتبار ہوگا، بعض علما نے صاحبینؒ کے قول کو راجح کر کے اسی کو مفتیٰ بہ قرار دیا ہے، لیکن اکثریت نے امام صاحبؒ کی رائے کو مفتیٰ بہ قرار دیا ہے، تاہم اگر صحرا وغیرہ ہو اور اس کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ ہو، تو پھر صاحبینؒ کی رائے کو اپنانا بھی درست ہے۔

لما قال شيخ الإسلام أبوبكر بن على الحدادؒ:" إذا وجد فى البئر فأرة ميتة أو غيرها ......و لايدرون متٰى وقعت ولم تنتفخ ولم تنفسخ أعادوا صلوٰة يوم وليلة وإن كانت قد انتفخت أو تفسخت أعادوا صلوٰة ثلثة أيام ولياليها فى قول أبى حنيفةؒ (إذا كانوا توضؤوا منها)أى وهم

(۱) قال الحلوانى: المعتبر الطعم أو اللون أو الريح فإن لم يتغير جاز وإلالا. (ردالمحتار، مطلب فى الفرق بين الروث: ۱/۲۰۴)

محدثون وغسلوا كل شئ أصابه ماؤها أى غسلوا ثيابهم من نجاسة أما إن توضؤوا منها وهم متوضؤون أوغسلوا ثيابهم من غيرنجاسة فإنهم لايعيدون إجماعاً......وقال أبويوسفؒ ومحمدؒ: ليس عليهم شئ حتّٰى يتحققوا متىٰ وقعت''(الجوهرة النيرة: ج ۱ ص ۲۰،فصل فى البئر)(۱)

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم،صفحہ۵۴۳تا۵۴۵)

کنویں کے پانی سے کھانا پکایا، پھر کنویں سے مردہ جانور نکلا، تو کیا کیا جائے:

سوال: ایک مردہ مرغ چاہ سے نکالا گیا، نکالنے سے پہلے اس چاہ کے پانی سے طعام پکایا گیا، وہ طعام پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

جو پانی اس مردہ مرغ کے نکلنے اور دیکھنے سے پہلے چاہ سے نکالا گیا، وہ پاک ہے، اس سے جو طعام پختہ ہوا وہ پاک وحلال ہے، بعد دیکھنے مرغ مردہ کے چاہ ناپاک ہوا ہے، اس کو نکال کر اگر پھولا پھٹا نہ ہو، تو ساٹھ ڈول نکالے جاویں استحباباً، اور چالیس وجوباً، یعنی چالیس ڈول نکالنا ضروری ہے اور ساٹھ تک نکالنا مستحب ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم:۱/۱۹۸،۱۹۹)

---

(۱) قال ابن عابدينؒ: ''(قوله قيل وبه يفتىٰ)قائله صاحب الجوهرة.وقال العلامة قاسم فى تصحيح القدورى:قال فى فتاوىٰ العتابى: قولهما هو المختار.قلت:لم يوافق علىٰ ذلك،فقد اعتمد قول الإمام البرهانى والنسفى والموصلى وصدرالشريعة،و رجح دليله فى جميع المصنفات''.(ردالمحتار: ج ۱ ص ۲۱۹،فصل فى البئر، مطلب مهم فى تعريف الاستحسان)

قال ابن نجيمؒ:اعلم أن البئر تنجس من وقت وقوع الحيوان الذى وجد ميتاً فيها إن علم ذلك الوقت وإن لم يعلم فقد صار الماء مشكوكاً فى طهارته ونجاسته فإذا توضؤوا منها وهم متوضؤن أوغسلوا ثيابهم من غيرنجاسة فإنهم لايعيدون إجماعاً لأن الطهارة لاتبطل بالشك وإن توضؤوا منها وهم محدثون أواغتسلوا من جنابة أوغسلوا ثيابهم عن نجاسة......فى الأول والثانى خلاف فعند أبى حنيفة التفصيل المذكور فى الكتاب، وقالا: يحكم بنجاسة وقت العلم بها ولايلزمهم إعادة شئ من الصلوٰة ولاغسل ما أصابه ماؤها قبل العلم وهوالقياس لأن اليقين لايزول بالشك''.(البحرالرائق:كتاب الطهارة: ج ۱ ص ۱۲۳)

وقال(بعد أسطر)فى تصحيح الشيخ القاسم : وفى فتاوىٰ العتابى :المختار قولهما،قلت:هوالمخالف لعامة الكتب فقدرجح دليله فى كثير من الكتب، وقالوا إنه الاحتياط فكان العمل عليه، وذكرالإسبيجابىؒ:أن ماعجن به قال بعضهم: يلقى إلى الكلاب وقال بعضهم: يعلف المواشى'' .(البحرالرائق:كتاب الطهارة: ج ۱ ص ۱۲۵/ومثله فى السعاية: ج ۱ ص ۴۳۸و ۴۳۹،كتاب الطهارة، فى أحكام الآسار)

(۲) ''(يحكم بنجاستها) (إلىٰ قوله) وقالا: من وقت العلم فلا يلزمهم شئ قبله، قيل وبه يفتىٰ (درمختار) قال الشامى: قائله صاحب الجوهرة، وقال العلامة قاسم فى تصحيح القدورى: قال فى فتاوىٰ العتابى: قولهما هوالمختار (شامی:۱/۲۲۶)فإن أخرج الحيوان غيرمنتفخ ومتفسخ إن كان كحمامة وهرة نزح أربعون من الدلاء وجوباً إلىٰ ستين ندباً .(ردالمحتار،فصل فى البئر،جميل الرحمٰن)

ناپاک کنویں کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے:

سوال: ایک چاہ مدت چھ سال سے پلید ہے، جس میں کئی کتے اور کئی مردار جانور پڑے ہیں، اس میں پانی بہت ہے، اس کے پاک کرنے کی صورت کیا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اس چاہ کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اول اس میں جو مردار جانور وغیرہ پڑے ہیں، وہ سب نکال دیئے جاویں، پھر اس کا تمام پانی نکال دیا جاوے، اور بہتر ہوگا کہ اس کا گارہ بھی نکالا جاوے جس قدر نکل سکے، پھر جو پانی اس میں آوے گا، وہ پاک ہوگا اور گارا نکالنا طہارت کے لئے ضروری نہیں ہے، البتہ صفائی کی وجہ سے بہتر ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۲۱۶/۱)

ناپاکی نکالے بغیر کنواں پاک نہیں ہوگا:

سوال (۱): ایک کنواں جو تقریباً گیارہ مہینے متواتر ویران پڑا رہا، اور اس میں کئی مینڈکیں مرکر نیچے بیٹھ گئی ہوں اور ایک مرغی کا پاؤ بھر کا بچہ تقریباً چھ سات ماہ سے مرکر نیچے بیٹھ گیا ہو، آیا وہ کنواں کس طرح پاک ہوسکتا ہے؟

(۲) ایک معتبر آدمی کا چشم دید ذکر ہے، کہ تقریباً چھ سال کا ایک لڑکا، ایک مرغی کی ٹانگیں مشغلہ کے طور پر باندھ کر، اس کو الٹا کر اس کے ساتھ کنویں میں اترا، اس آدمی نے اپنے ہاتھ سے اسے اتارا، اس وقت مرغی بہت سہمی ہوئی تھی، نہ پتہ یہ لڑکا کافی دیر اس حرکت میں لگا رہا، اس کنویں سے ۳۶۰ ڈول نکال دیئے گئے ہیں۔

---

(۱) إذا وقعت نجاسة)... الخ. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، فصل فی البئر: ۱۹۶/۱، ظفیر)

جب کنواں میں نجاست گر جائے، تو کنواں کا پانی ناپاک ہوجاتا ہے، اس کو پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جس صورت میں پورے پانی کا نکالنا ضروری ہے، اس صورت میں پورا پانی نکال دیا جائے اور جس صورت میں چالیس ڈول یا بیس ڈول نکالنا واجب ہے، اس صورت میں چالیس ڈول یا بیس ڈول نکال دیا جائے۔ (البحر الرائق، رد المحتار: ۲۱۲/۱)

لیکن پانی نکالنے سے پہلے ناپاک چیز کو نکالنا ضروری ہے، نجس چیز کو نکالنے سے پہلے جو پانی نکالا جائے گا وہ بے فائدہ ہوگا۔ (ایضاً)

البتہ اگر ناپاک چیز ایسی ہو جو پانی میں مل جائے، جیسے پیشاب، شراب، یا وہ ناپاک چیز زمین کی تہہ میں چلی جائے، اور اس کو نکالنا دشوار ہو، جیسے ناپاک لکڑی یا پاخانہ یا مردار جانور کا گوشت، تو ایسی صورت میں کل پانی نکالنے کے بعد اس ناپاک چیز کو بھی نکال دیا جائے گا، البتہ ناپاک لکڑی وغیرہ پر نجاست لگی ہو اور وہ نہ نکل سکے، تو بھی کنواں پاک ہوجائے گا۔ (رد المحتار: ۲۱۲/۱)

لیکن اگر مردار جانور یا اس کا گوشت کنویں کی تہہ میں چلا جائے اور پانی نکالنے کے باوجود وہ نہ نکل پائے، تو ایسی صورت میں اس کنویں کو اتنی مدت یوں ہی چھوڑ دینا ضروری ہوگا، جس میں یہ یقین ہوجائے کہ وہ ناپاک چیز سڑ گل کر مٹی ہوگئی ہوگی، اس کے بعد بہ قدر واجب پانی نکال دیا جائے، تو کنواں پاک ہوجائے گا۔ (ایضاً) طہارت کے احکام ومسائل: ص ۷۹۔۸۰۔ انیس)

الجواب ــــــــــــــــــ

(۱) مینڈک کے پانی میں مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)اور مرغی کا بچہ اگر مٹی اور کیچڑ میں مل کر مٹی بن گیا ہو،اور اس کی اپنی حقیقت بالکل ختم ہوگئی ہو، پھر جو ڈول اس سے نکالے گئے ہیں،انہی سے کنواں پاک سمجھا جائے گا،اگر کل پانی کا نکالنا مشکل ہو،اور اگر مرغی کے بچہ کی حقیقت باقی ہے،وہ مٹی کی ذات میں تبدیل نہیں ہوا،تو جب تک وہ کنویں کے اندر رہے گا،کنواں نجس رہے گا،کبھی پاک نہیں ہوسکتا،اس کو نکال کر ڈول نکالے جائیں،تو پاک ہوجاوے گا،البتہ اگر کنویں میں تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکا،تو اس صورت میں بھی کنواں پاک ہوگا۔(۲)

(۲) مرغی حلال ہے،مرغی میں کوئی حرمت نہیں آئی۔فقط واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ۔(فتاویٰ مفتی محمود جلد اول:۴۳۸۔۴۳۹)

ناپاک کنویں کا پانی نکالنے میں نیت ضروری نہیں:

سوال: اگر کوئی کافر کنویں میں گر جائے اور کافر ناپاک ہو،تو اس سے پورا کنواں ناپاک ہوجاتا ہے،لہذا تمام پانی کا نکالنا ضروری ہے،لیکن جاننے کے باوجود لوگوں نے اس نیت سے نکالا کہ پانی پاک ہے اور اپنے استعمال میں لائے اور اس حد تک پانی نکالا کہ پورا کنواں خالی ہوگیا،تو کیا اپنی استعمال کی نیت سے پانی نکالنے کی وجہ سے پانی نکالا ہوا شمار ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً و مسلماً

جب پورا کنواں خالی کردیا گیا،تو نیت جو بھی ہو،مقصود کنویں کا خالی کرنا ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم (محمود الفتاویٰ جلد اول:۳۸۰)

کیا کنویں کو پاک کرنے کے لئے پے در پے پانی نکالنا ضروری ہے:

سوال: کنواں ناپاک ہونے کے وقت پے در پے ڈول نکالے یا بتدریج؟

(۱) لما فی الدرالمختار:(ویجوز)رفع الحدث (بما ذکروإن مات فیه)......(غیردموی)........(ومائی مولد)......(کسمک وسرطان) وضفدع.......فلوتفتت فیه نحوضفدع جاز الوضوء به.(کتاب الطهارة،باب المیاه:ج ۱ ص۲۶۷،مکتبه رشیدیه کوئٹه.کذافی العالمگیریة:کتاب الطهارة،فصل فیما یقدر فی البئر:ج ۱ ص ۱۵،طبع رشیدیه کوئٹه)

(۲) لما فی ردالمحتار:(قوله متنجسة)......وأشاربقوله متنجسة إلیٰ أنه لابد من إخراج عین النجاسة کلحم میتة وخنزیر آه ح .قلت:فلوتعذر أیضاً ففی القهستانی عن الجواهر:لووقع عصفورفیها فعجزواعن إخراجه فمادام فیها فنجسة فتترک مدةً یعلم أنه استحال وصارحمأة ،وقیل مدة ستة أشهر،آه.(کتاب الطهارة،فصل فی البئر:ج ۱ ص ۴۰۹،مکتبه رشیدیه کوئٹه.وأیضاً فی السعایة،کتاب الطهارة،فصل فی البئر:ج ۱ ص ۴۰۹، مکتبة رشیدیه کوئٹه،و ج ۱/ ۴۲۶،طبع سهیل اکیڈمی لاهور)

الجواب ـــــــــــــــ

پے در پے نکالنا شرط نہیں۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۰۲/۱)

کنویں میں انسان کا خون گر جائے تو کتنا پانی نکالا جائے، کیا پے در پے شرط ہے:

سوال: اگر کنویں میں خون انسان گر جائے، تو کل پانی کھینچا جائے یا تین سو ڈول اور پے در پے کھینچنا شرط ہے یا نہ؟

الجواب ـــــــــــــــ

تین سو ڈول پانی نکالنا کافی ہوگا، یہ قائم مقام تمام پانی نکالنے کے ہے، اور اس سے کنواں پاک ہو جاتا ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔ شامی میں کہا:

"وعليه الفتوىٰ وهو المختار و الأيسر". (شامی)(۲)

اور پے در پے ڈول نکالنا شرط نہیں ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۲۲/۱)

کنویں کا ناپاک پانی آنے سے، حمام کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: (الف) کنواں نجس ہو گیا، اس کا پانی حمام میں گیا، لوٹوں سے بھی وضو کیا گیا، مسجد کے بوریوں پر بھی پہنچا، اور وہ پانی یقیناً نجاست کے وقت کا ہے، تو یہ سب اشیا ناپاک ہو گئیں یا نہیں؟

سوال: (ب) اور کس طرح پاک ہوں، خصوصاً تطہیر حمام کا طریقہ ضرور تحریر کیا جائے؟

سوال: (ج) اگر کچھ روز تک پانی حمام میں ٹھہرا رہے، اور برتن کے ذریعہ سے پانی نکالتے رہیں، لیکن ایسا کہیں نہیں ہوا کہ سارا پانی نکال کر خشک کیا گیا، بلکہ دو چار چلّو پانی ہمیشہ باقی رہ جاتا ہے، تو لوٹے اور حمام اور نکالنے کا برتن پاک ہو گیا یا نہیں؟

سوال: (د) نیز حمام کی اینٹوں اور گڑی ہوئی دیگ کی تطہیر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(الف، ب) اگر نجاستِ بیر (کنواں) کے علم ہونے کے بعد، نجس پانی بھرا اور استعمال کیا گیا، تو یہ سب چیزیں ناپاک ہو گئیں، ہر شئی پر تین دفعہ پانی بہا دیا جائے، بس پاک ہو جائیں گی۔

---

(۱) ...(قوله: خلاصة) ومثله في الخانية وهو مبني على أنه لايشترط التوالي وهو المختار، كما في البحر و القهستاني. (ردالمحتار فصل في البئر: ۱۹۶/۱)

(۲) ردالمحتار، فصل في البئر: ۱۹۸/۱، ظفير

(۳) لايشترط التوالي وهو المختار، كما في البحر و القهستاني. (ردالمحتار، فصل في البئر: ۱۹۶/۱، ظفير)

جوشئی نچوڑی جاسکے، نچوڑ دی جائے، ورنہ خشک کردی جائے۔(۱)

حمام کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں پانی بھر کر نکالدیا جائے، جو ایک دو چلو باقی رہے، اس کو کسی کپڑے سے صاف کردیا جائے، اگر حمام میں صاف کرنے کا راستہ نہ ہو، تو اتنا توقف کیا جائے کہ وہ خشک ہوجائے۔ اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے حمام پاک ہوجائے گا، اگر اتنا توقف کرنے میں دشواری ہوتو اس قدر پانی بھرا جائے جس سے پہلا پانی بالیقین نکل جائے، جب تین مرتبہ پانی بالکل نکل جانے کا یقین ہوجائے، اور یہ چار مرتبہ پانی بھرنے سے ہوگا، تو حمام پاک ہوجائے گا۔

(ج) پہلی مرتبہ کا پانی دوسری مرتبہ بھر کر نکالنے سے نکل جاتا ہے، اور دوسری مرتبہ کا رہا ہوا تیسری مرتبہ نکل جاتا ہے، اور تیسری مرتبہ کا چوتھی مرتبہ، اس کے بعد بالکل پاک ہوجاتا ہے۔(۲) اس سے قبل جن لوٹوں اور برتنوں سے پانی نکالا ہے، ان کو پاک کرلیا جائے، یہی احوط ہے۔

(د) دونوں کا حکم ایک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۳۵-۲۳۶)

جس کنویں میں مرغی کی بیٹ گر جائے اسے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے:

سوال: اگر کنویں میں مرغی کا پاخانہ گر گیا تو کتنے ڈول نکالنے چاہئے؟

الجواب

مرغی کا پاخانہ کنویں میں گرنے سے تین سو ڈول پانی نکالنا چاہئے اور پہلے وہ پاخانہ نکال لینا چاہئے۔(۳) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۱۶، ۲۱۷)

(۱) " فإن دخل الماء من جانب (حوض صغير كان قد يتنجس ماءه) وخرج من جانب، قال أبوبكر الأعمش: لايطهر مالم يخرج مثل ماكان فيه ثلٰث مرات (فيكون ذلك غسلاً له) كالقصعة حيث تغسل إذا تنجست ثلٰث مرات ......الخ". (الحلبي الكبير، ص: ۱۰۱، فصل في الحياض، سہیل اکیڈمی، لاہور / وكذا في البحر الرائق: ۱/۱۳، الطهارة، رشيدية)

(۲) "يطهر الكل تبعاً" (الدر المختار). (قوله: يطهر الكل): أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقي تبعاً؛ لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر، فتطهر بطهارتها للحرج". (ردالمحتار: ۱/۳۳۴، فصل في البئر، سعيد)

(۳) (إذا وقعت نجاسة)...... (في بئر دون القدر الكثير) الخ، (ينزح كل مائها)...... (بعد إخراجه) إلا إذا تعذر كخشبة أوخرقة متنجسة فينزح الماء إلٰى حد لايملأ نصف الدلو يطهر الكل تبعاً الخ وقيل: يفتىٰ بمأتين إلٰى ثلٰث مأة وهذا أيسر. (الدر المختار)

وأشار بقوله متنجسة إلٰى أنه لابد من إخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير، قلت: فلو تعذر أيضاً ففي القهستاني عن الجواهر: لووقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فما دام فيها فنجسة فتترک مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة. (رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۶) نہ نکل سکے تو کچھ دن چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ گل کر مٹی ہوجائے، پھر پاک کیا جائے۔ ظفیر

چشمہ دار ناپاک کنویں کی پاکی کا طریقہ:

سوال: ایک چاہ چشمہ دار ہے، جتنا پانی نکالتے ہیں اتنا ہی آجاتا ہے، یہ چاہ پلیدی گر کر نجس ہو گیا، تو کل پانی نکالا جاویگا یا کیا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

اول اس نجاست کو چاہ سے نکال لیا جاوے، اس کے بعد تین سو ڈول اس چاہ سے نکال دیئے جاویں، باقی پانی پاک ہوجاوے گا، فتویٰ اسی پر ہے، تمام پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

اور متفرق ڈولوں کا نکالنا بھی درست ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۰۳/۱)

کنویں کو پاک کرنے کی ایک صورت کا حکم:

سوال: ایک کنویں میں کبوتر گر کر مر گیا، اور سڑ کر ریزہ ریزہ ہو کر نکلا، اور کنواں پاک اس طرح سے کیا، کہ نہر کا پانی کنویں کے اندر موری کر کے، تین مرتبہ اس کنویں کو نہر کے پانی سے بھر دیا......اور جو کنویں کے اندر موری کی تھی، وہ کنویں کے اوپر کے سرے سے چار ہاتھ نیچے تھی، آیا اس طرح سے یہ کنواں پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

کنواں اس طرح پاک نہیں ہوا، کیونکہ موری (کنواں) کے نیچے جو پانی باقی تھا، وہ جاری نہیں ہوا اور ناپاک دراصل وہی تھا، اسی کو نکالنے کی ضرورت تھی، لہذا پانی ڈول سے نکال کر......کنواں پاک کیا جاوے۔(۳)

۱۹/رمضان ۴۲ھ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۷۸)

ناپاک کنویں کے پانی کو سینکڑوں لوگوں نے اپنے اپنے ڈول میں بھرا، پاک ہے یا ناپاک:

سوال: ایک شخص نے کنویں کا مسئلہ فتویٰ حضور سن کر کہا کہ جب کتے نے پانی پیا، اور ہر وقت پانی ان گڑھوں

---

(۱) (وإن تعذر)نزح كلها لكونها معيناً(فبقدرما فيها)وقت ابتداء النزح،قاله الحلبى.(يؤخذ ذلک بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتىٰ.وقيل:يفتىٰ بمأتين إلٰى ثلاث مائة وهذا أيسروذلک أحوط.(الدرالمختارعلىٰ هامش ردالمحتار،فصل فى البئر:۱۹۷/۱-۱۹۸،ظفیر)

(۲) ولايشترط التوالى وهوالمختاركما فى البحروالقهستانى.(ردالمحتار،فصل فى البئر:۱۹۶/۱،ظفیر)

(۳) (أومات فيها) ......(حيوان دموى)...... (وانتفخ)...... (ينزح كل مائها) الذى كان فيها وقت الوقوع......(بعد إخراجه)..... (وإن تعذر)...... (فبقدرما فيها)......(يؤخذ ذلک بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتىٰ، وقيل يفتىٰ بمأتين إلٰى ثلاث مائة وهذا أيسر، وذلک أحوط(الدرالمختار)وأفاد فى النهرأن المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة.(ردالمحتار،فصل فى البئر:۲۱۱/۱تا۲۱۵،انیس)

میں بھرا نہیں رہتا، اگر وہ ناپاک ہی تھا، تو بھی سینکڑوں ڈول کھینچ کر اہل محلّہ کے خرچ میں آ گئے، اب تک پاک نہ ہوا ہوگا، جیسے اناج کے ناپاک ہونے سے، دوشریکوں کی تقسیم میں، اناج پاک ہو جاتا ہے۔ کبھی پانی بھر جاتا ہے، کبھی خشک ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب مرحمت فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

جب اس گڑھے سے کتے نے پانی پیا تھا، اگر اس کے دو چار روز تک برابر پانی کھنچتا رہا، تو واقعی کنواں پاک ہو گیا، مگر اہل محلّہ کے سب ظروف وجامہ وغیرہ نجس ہوں گے، اس لیے کہ وہ پانی جو سب کے گھر پہنچا ہے، وہ نجس ہے یقیناً۔ بخلاف تقسیم شدہ غلہ کے، کہ اس میں کوئی حصہ یقیناً نجس نہ تھا، بلکہ احتمال دونوں طرف تھا، اور یہاں جو محلّہ میں تقسیم ہوا ہے، وہ سب پانی ناپاک ہے۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۴۲-۲۴۳)

کنویں میں گوبر ڈالا پھر روزانہ اس کا پانی استعمال ہوتا رہا، کیا وہ پاک ہو گیا:

سوال: بازار جاتے ہوئے ایک کنواں راستے میں پڑتا ہے اور پیاسے لوگ پانی پیتے ہیں، پھر اندازہ ہے کہ ہفتہ میں دو دن جب بازار لگتا ہے تو اس کنویں سے ساٹھ ستّر ڈول اور باقی دنوں میں پندرہ بیس ڈول پانی پینے میں خرچ ہو جاتا ہے۔ کچھ چرواہے لڑکوں نے کنویں کے اندر گوبر ڈال دیا اور گوبر ڈالے ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہو گیا، جس کو معلوم تھا اس نے پانی پینا چھوڑ دیا، مگر پھر بھی پانی پینے میں استعمال ہوتا رہا، جنگل کی وجہ سے پانی نکالا بھی نہیں جا سکتا۔ ایسی صورت میں کنویں کا پانی پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور اتنی مدت میں کنواں پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اس مدت میں وہ کنواں پاک ہو گیا۔ (۱) اب کوئی شبہ نہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، ۸۹/۳/۲۴ھ، الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۳/۲۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۵۷)

اُپلہ گرے ہوئے کنویں کے پانی سے سقاوے کو صاف کرنا:

سوال: اُپلہ چاہ میں گرا اور اس کا پانی سقاوے میں جو کچھ پلید تھا نکالدیا تو سقاوے کی پاکی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

اس سقاوے میں پاک پانی ڈال کر اور ہر طرف سے دھوکر وہ پانی نکالدیا جائے اور اسی طرح تین دفعہ کرلیا

(۱) (وینزح کل مائها) الذی کان فیها وقت الوقوع (بعد إخراجه) إلا إذا تعذر کخشبة أو خرقة متنجسة. (الدر المختار: ۱/۲۱۲ کتاب الطهارة، فصل فی البئر، سعید)

جائے، تو سقاوہ پاک ہو جائے گا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دار العلوم: ۳۴۹/۱-۳۵۰)

ناپاک کنویں کے پاک کر لینے پر ڈول رسی وغیرہ کا حکم:

سوال: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر اہلِ محلّہ پانی بھر لیں تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ لوگ کنویں کی مَن (''مَن، کنویں کی مینڈھ''۔ (فیروز اللغات، ص: ۱۲۸۷، فیروز سنز، لاہور) پر کھڑے ہو کر پانی بھرتے ہیں اور گذشتہ پانی جو گھر لے گئے ہیں، اسی کے ہاتھوں سے پھر آ کر بھرتے ہیں تو کیا یہ عفو ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

فی الحال گھڑا، ڈول ہاتھ وغیرہ وغیرہ سب ناپاک اور مقدار واجب النزح نکلنے کے بعد طہارت کا حکم ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۸۲/۵)

ناپاک کنویں کو پاک کرنے والے کے بدن اور کپڑوں کا حکم:

سوال: ناپاک کنویں کو پاک کرتے وقت جو لوگ پانی کھینچتے ہیں ان کے ساتھ اور کنویں سے جن ڈولوں سے پانی نکالا جاتا ہے وہ ڈول اور ڈولوں کی رسیاں تو ساتھ ساتھ پاک ہو جاتی ہیں، مگر پانی کھینچنے والے آدمیوں کے کپڑے اور بدن کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جن ہاتھوں، ڈولوں اور رسی سے پانی نکالا گیا ہے، بار بار پانی نکالنے کی وجہ سے کنویں کے تابع قرار دے کر سب کو پاک کہا جائے گا۔(۳)

---

(۱) حاصله كمافى البدائع: أن المتنجس إما أن لايتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلاً كالأوانى المتخذة من الحجر والنحاس والخزف العتيق أويتشرب فيه قليلاً كالبدن والخف والنعل أويتشرب كثيراً ففى الأول طهارته بزوال عين النجاسة المرئية أوبالعدد علىٰ مامر،وفى الثانى كذلك لأن الماء يستخرج ذلك القليل فيحكم بطهارته وأماالثالث فإن كان مما يمكن عصره كالثياب فطهارته بالغسل والعصرإلىٰ زوال المرئية وفى غيرها بتثليثهماوإن كان مما لاينعصر كالحصير الخ. (ردالمحتار،باب الأنجاس: ۳۰۷/۱،ظفير)

(۲) "يطهر الكل تبعاً (الدرالمختار) (قوله: يطهر الكل) أى من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقى تبعاً؛ لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر،فتطهر بطهارتها للحرج كدن الخمر يطهر تبعاً إذا صارخلاً، وكيد المستنجى تطهر بطهارة المحل،و كعروة الإبريق إذاكان فى يد المستنجى نجاسة رطبة الخ" (رد المحتار: ۲۱۲/۱،فصل فى البئر ،سعيد۔وكذا فى البحر الرائق: ۴۱۵/۱،باب الأنجاس،رشيدية،وكذا فى الفتاوىٰ العالمگيرية: ۴۲/۱،الباب السابع فى النجاسة،رشيديه)

(۳) قوله يطهر الكل): أى من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقى تبعًا،لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر،فتطهربطهارتها الخ. (رد المحتار، كتاب الطهارة،فصل فى البئر: ۲۱۲/۱،سعيد)

لیکن کپڑے اور بدن کے جس حصہ پر ناپاک پانی کے قطرے پڑے ہیں،... اس حصہ کو پاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں، وہ کنویں کے تابع نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۳/۱۳۸۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۰/۵)

ناپاک کنواں غیر مسلموں کے پانی نکالنے سے پاک ہوگا یا نہیں:

سوال (۱): دو مرغ لڑ کر کنویں میں گر گئے ایک زندہ نکال لیا گیا، دوسرا مر گیا اور اسے دوسرے دن نکالا گیا، پانی نکالنا معلوم تھا، لیکن ایک غیر مسلم کے مکان میں آگ لگنے کی وجہ سے، اس سے پانی پورا نہیں نکالا گیا۔ دوسرے ہندو لوگ مرغ نکالنے پر فوراً پانی بھرنا شروع کر دیا تھا، آیا غیر مسلم کے پانی نکالنے پر کنواں پاک ہوگا یا نہیں؟

(۲): کیا پانی نکالنے کیلئے نیت ضروری ہے؟ پانی نکالنا جبکہ واجب ہے، اگر غیر مسلم پانی نکال کر استعمال میں لے آئیں جتنا واجب تھا، کنواں پاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(۱۔۲) کنواں ناپاک ہونے پر جس قدر پانی نکالنا واجب ہے (کل یا جز) اتنا پانی مسلم یا غیر مسلم جس نیت سے بھی نکالدے، کنواں پاک ہوجائے گا۔ (۱) اور پھر مسلمان کیلئے استعمال کرنا درست ہوجائے گا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۱/۵)

جس ناپاک کنویں سے ہندو بڑی مقدار میں پانی خرچ کر چکے تو وہ پاک ہوا یا نہیں:

سوال: ایک کنویں میں تقریباً تیس پینتیس ہاتھ پانی ہے، اس کنویں میں ایک آدمی گر کر مر گیا، چونکہ کنواں مذکور ہنود کا تھا، انہوں نے تقریباً چالیس پچاس ڈول نکلوا کر استعمال شروع کر دیا اور تمام دن ہنود اس کنویں سے پانی بھرتے رہتے ہیں، تقریباً دو صد من پختہ پانی روزانہ بلا ناغہ نکالا جاتا ہے، تو اس قدر پانی نکالنے کی وجہ سے یہ کنواں کب تک پاک ہوجاوے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

کنواں بعد اخراج مقدار واجب کے پاک ہوگیا۔

(۱) کتب فقہ میں پانی نکالنے اور کنواں پاک ہونے میں مسلم، غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں بتایا گیا ہے، لہذا جو بھی مقدار واجب پانی نکال دے، کنواں پاک ہوجائے گا اور اس کا استعمال درست ہوگا۔

وکذا فی محمود الفتاویٰ: ۳۸۰/۱۔

ولو نزح بعضه ثم زاد في الغد نزح قدر الباقي في الصحيح(خلاصة)الخ(درمختار)ومثله في الخانية وهو مبني علىٰ أنه لايشترط التوالي وهو المختار الخ. (شامی:۱/۲۱۹)(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۲۱۸)

ناپاک کنویں سے کھیت سینچا گیا، تو کنواں پاک ہوا یا نہیں:

سوال: ایک کنواں جو عرصہ دراز سے پڑا ہوا تھا، اور اس میں کئی جانور بھی گر کر گل سڑ گئے۔ اب مالک کنواں نے زمین و کنواں، برائے کاشت مالیوں کو دیدی، دو ماہ سے کنواں چل رہا ہے، تو کنواں پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب

اگر اس چاہ کو جانوران مردہ وغیرہ سے صاف کر کے، اس کا پانی بقدر تین سو ڈول کے، نکال دیا گیا ہے، تو وہ باقی پانی پاک ہو گیا۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۲۱۷)

چشمہ دار کنویں میں ناپاک بھنگی گر کر مر گیا، تو کنواں کس طرح پاک ہوگا:

سوال: ایک چاہ چشمہ دار میں دو ڈھائی بانس پانی ہوگا، ایک بھنگی جس کا بدن اور کپڑے نجس تھے گر کر مر گیا دوسرے روز اس کو نکالا گیا، اب کس قدر پانی نکالنے کے بعد چاہ مذکور پاک ہوگا؟

الجواب

اس صورت میں دو سو (واجباً) سے تین سو (استحباباً) ڈول تک پانی نکالنے سے چاہ پاک ہوگا۔(۳) فقط

(فتاویٰ دار العلوم:۱/۲۰۰،۲۰۱)

غیر مسلم کے کنویں میں کوئی گر کر مر گیا، اس کے پاک کرنے کی صورت:

سوال: کنویں میں کسی نے خودکشی کر لی، یا اس میں سے مردہ لاش ملی، مسئلہ کے مطابق اس کا تمام پانی خارج کیا جانا چاہیے، مگر غیر مسلم کا ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا جا سکا، غیر مسلم اس کا پانی لیتے رہے، مسلمانوں کیلئے اس کا پانی کب قابلِ استعمال ہوگا؟

---

(۱) دیکھئے: ردالمحتار، فصل في البئر:۱/۱۹۶۔ظفیر

(۲) (ينزح كل مائها)...... (بعد إخراجه) الخ وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلث مأة وهذا أيسر. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، فصل في البئر:۱/۱۹۶،ظفیر)

(۳) ”جزم به في الكنز والملتقىٰ، وهو مروي عن محمد وعليه الفتوىٰ(خلاصة وتاتارخانية عن النصاب)وهو المختار(معراج عن العتابية)وجعله في العناية روايةً عن الإمام وهو المختار والأيسر كما في الاختيار، وأفاد في النهر أن المأتين واجبتان والمأة الثالثة مندوبة، الخ“. (رد المحتار، فصل في البئر:۱/۱۹۸،ظفیر)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کنواں ناپاک ہوتے وقت اس میں جس قدر پانی موجود تھا (مثلاً تین سو ڈول) جب اتنا پانی اس میں سے نکل جائے گا تو کنواں پاک ہو جائے گا، خواہ کسی طرح نکلے۔ اسی کا اندازہ کر کے عمل کیا جائے گا۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند، ۲۷/۱/۹۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۵/۵)

ناپاک عورت کنویں میں گر گئی تو کنواں کس طرح پاک کیا جائے:

سوال: ایک عورت قوم گڈرین جس کے کپڑے بظن غالب ناپاک تھے، کنویں میں گر گئی اور پھر کسی قدر سانس باقی تھی جو نکال لی گئی، باہر نکل کر مر گئی اس صورت میں کنویں کا پانی کس طرح پاک ہو؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

اس صورت میں تین سو ڈول اس کنویں سے نکلوا دیئے جائیں، باقی پانی پاک ہو جائے گا۔ (۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱۹۸/۱)

جس کنویں میں بکری کا بچہ گرا اور اسی میں سڑ گیا، اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے:

سوال: ہمارے چاہ میں عرصہ تین ماہ کا ہوا، دو بچے بکری کے دس روز کے عرصہ میں یکے بعد دیگرے گر گئے، چوں کہ کوئی نکالنے والا موجود نہ تھا، وہ چاہ میں گل سڑ کر غائب ہو گئے، چار پانچ روز کنواں چلایا گیا، مگر پانی نہیں ٹوٹا، تو ایسی صورت میں اس چاہ کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

ایسی صورت میں فقہا نے یہ لکھا ہے کہ اس کنویں کو اتنے عرصہ تک چھوڑ دیا جائے کہ ہڈیاں بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائیں، اس کی مدت چھ ماہ لکھی ہے، اس کے بعد اس کنویں کا پانی نکالا جاوے تین سو ڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جاوے گا۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۱۹/۱)

---

(۱) (إذا وقعت نجاسة)... الخ. (الدر المختار: ۲۱۱/۱، فصل فی البئر، سعید)

عن محمد بن سيرين أن زنجياً وقع فی زمزم يعنی فمات فأمر به ابن عباس رضـ فأخرج و أمر بها أن تنزح، قال: فغلبهم عين جاء تهم من الركن، فأمر بها فدسمت بالقباطی والمطارف حتی نزحوها، فلما نزحوها انفجرت عليهم. (الدارقطنی، باب البئر إذا وقع فيها حيوان. انیس)

(۲) (إذا وقعت نجاسة) ليست بحيوان ولو مخففة أو قطرة بول الخ (فی بئر الخ أو مات فيها) الخ (حيوان دموی) غير مائی الخ (وانتفخ) الخ (ينزح كل مائها) الخ (بعد إخراجه) الخ، قيد بالموت لأنه لو أخرج حياً وليس بنجس العين ولا به حدث أو خبث لم ينزح شیء الخ وقيل يفتیٰ بمأتين إلیٰ ثلٰثمائة وهذا أيسر. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، فصل فی البئر: ۱۹۸/۱، ظفیر)

(۳) ففی القهستانی عن الجواهر: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فما دام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة وقيل مدة ستة أشهر. (رد المحتار، فصل فی البئر: ۱۹٦/۱)

جس کنویں میں چڑیا گر کر مر جاتی ہوں اور لوگ اسے پاک کر لیتے ہوں، اس کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک مسجد کے کنویں میں سے چڑیاں نکلتی رہتی ہیں، کبھی گلی ہوئی اور کبھی بدوں گلی ہوئی، کبھی ایک ماہ میں اور کبھی دو ماہ میں، مگر لوگ کبھی برس روز چھ ماہ میں اس کو پاک کر لیتے ہیں، اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب

جس وقت اس کنویں میں سے کوئی جانور مردہ نکلے، اسی وقت موافق قاعدہ کے، اس کو پاک کرنا چاہئے، پھولے پھٹے میں تین سو ڈول نکالے جاویں، بدون پاک کئے وضو کرنا، اس پانی سے درست نہیں ہے۔(۱) اور بعد پاک کرنے کے پھر کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے، وضو نماز سب درست ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۳۱/۱)

جس کنویں میں چڑیا گری اور نکل نہ سکی، کیا حکم ہے:

سوال: مسجد کے چاہ میں چڑیا کا بچہ گر کر مر گیا، ہر چند تلاش کیا، مگر نہیں ملا، اب کیا کیا جائے؟

الجواب

ردالمحتار جلد اول صفحہ ۱۴۲ میں ہے: **ففي القهستاني عن الجواهر، لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة وقيل مدة ستة أشهر.** (۲)

اس جزئیہ فقہیہ سے معلوم ہوا کہ چھ مہینہ تک اس چاہ کو ویسے ہی چھوڑا جاوے، اس کے بعد تین سو ڈول نکالنا چاہئے، اس کے بعد اس کے پانی کو استعمال میں لانا درست ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۳۲/۱)

کنویں میں تین چڑیا کا گر کر گم ہو جانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس صورت مسئلہ میں کہ ایک کنویں میں تین چڑیا گر کر گم ہو گئی ہیں، باوجود تلاش کرنے کے، ان کا نام ونشان نہیں ملتا، تو شریعت مطہرہ میں کنویں کو کس طرح پاک کیا جاوے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر چڑیا کنویں میں مرنے کے بعد لا پتہ ہو گئی ہے، تو عند الشریعت کنویں کو چڑیا کے، گل کر گارا ہونے تک، معطل رکھا جائے، شریعت مطہرہ کی رو سے اس کی مقدار شش ماہ بھی ہے، بعد میعاد مذکور کے کنواں پاک کرنے سے پاک ہوگا۔ ہکذا فی فتاویٰ عزیزی، جلد اول:

---

(۱) (أومات فيها)...الخ. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱۹۵/۱-۱۹۸)

(۲) الدر المختار، فصل في البئر: ۱۹۶/۱- ظفیر

درجواهر گفته: مکعب کور کسے افتاد، ونمے یابند،اگرپاك است باك نه، واگرپلید است وبعد نزح تمامی آب اورا نیابند، مضر نه، وعصفورافتاد، واخراج اومتعذراست، تادرمیان ریت پاك نشود،مطابق آن ست كه چاه را معطل سازند، تادانند که گل شده باشد، وبعضے بعد تقدیرشش ماه گردانند۔فقط

حررہ شیخ نصیر الدین مینائی، جھنڈیرکوٹلی، جھنڈیر متصل شجاع آباد۔

جواب صحیح ہے، لیکن یہ اس وقت کہ یہ محقق ہو کہ چڑیاں کنویں میں گر چکی ہیں اور نکلی نہیں۔(۱) تو واضح بات ہے کہ اس صورت میں میت نجس موجود ہوتے ہوئے پانی قطعاً پاک نہیں ہوسکتا، البتہ جب اتنا عرصہ گذر جائے کہ ان چڑیوں کا گوشت و پوست مٹی بن جاوے اور حقیقت میں انقلاب آجائے، پھر موجود پانی نکال دیا جائے اور کنویں کو استعمال کریں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان۔ ۲۸ رمحرم ۱۳۷۷ھ (فتاویٰ مفتی محمود جلد اول: ۴۴۵)

کنویں میں چڑیا گر کر پھول جائے، تو پانی کیسے پاک ہوگا:

سوال: اگر کنویں میں چڑیا وغیرہ گر کر پھول جائے اور پھٹ جائے، تو ناپاک کنواں کس طرح پاک ہوگا؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

تین سو ڈول پانی کے نکالنے سے، ناپاک کنواں پاک ہو جاتا ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۹۵)

کنویں میں سوجا ہوا مرغ نکلا تو پاک کیسے ہوگا:

سوال: ایک مرغ چاہ سے سوجا ہوا نکلا، پر اس کے گل گئے، تو اس چاہ سے کتنا پانی نکالا جاوے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

اس صورت میں تمام پانی نکالنے کا حکم ہے، لیکن تمام پانی نکالنے کہ جگہ صاحبین رحمہما اللہ دو سو سے تین سو ڈول تک نکالنے کو کافی سمجھتے ہیں، اور اسی پر فتویٰ ہے، پس احتیاطاً تین سو ڈول متوسط پانی نکال دیا جاوے، جو پانی باقی رہا وہ پاک ہے، اور کنویں کی دیواریں اور ڈول ورسی سب پاک ہو جاتے ہیں۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۲۶)

(۱) كذا في رد المحتار: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة وقيل مدة ستة أشهر. (كتاب الطهارة، فصل في البئر: ج۱ص۴۰۹، وهكذا في البحر الرائق، كتاب الطهارة: ج۱ص۲۱۳، طبع رشيديه كوئٹه)

(۲) (إذا وقعت نجاسة) ...الخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۴-۱۹۸)

(۳) وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلثمأة الخ (درمختار) و هو المروى عن محمدؒ وعليه الفتوىٰ الخ وهو المختار الخ وأفاد في النهر أن المأتين واجبتان والمأة الثالثة مندوبة الخ. (رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۸)

جس کنویں میں کتا گر کر مر گیا، اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کتا چاہ مسجد میں گرا، جس میں پانی بیس ہاتھ سے زیادہ ہے، اور کتے کو گرے ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا، اس چاہ میں جھام لگوائی، ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر نکلیں، احتمال ہے کہ ضرور اس میں ہڈیاں کتے کی باقی ہوں گی، اور پانی بھی دو ہاتھ کم ہو گیا تھا، بالکل تمام پانی نہیں نکل سکتا، اب شریعت کا کیا حکم ہے؟ کس طرح وہ چاہ پاک ہو سکتا ہے؟ پانی اس کا خوب نکلوا دیا جائے اور ہڈیاں باقی رہ جاویں، تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسے چاہ کے پاک ہونے کی صورت فقہا نے یہ لکھی ہے۔ اس چاہ کو اتنے عرصہ تک چھوڑ دیا جاوے کہ اس کتے کی ہڈیاں و گوشت و پوست گل کر مٹی اور گارا ہو جاوے، اور بعض فقہا نے فرمایا ہے کہ چھ مہینے تک اس کو چھوڑ دیا جاوے، اس کے بعد کل پانی اس کا نکال دیا جاوے، اور کل پانی نکالنا دشوار ہو بوجہ چشمہ دار ہونے چاہ کے، تو دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک نکالنے سے چاہ پاک ہو جاویگا۔

كما في الدر المختار: (ينزح كل مائها)......(بعد إخراجه) إلا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة فينزح الماء إلى حد لا يملأ نصف الدلو يطهر الكل تبعًا. (۱)

وفي الشامي: وأشار بقوله متنجسة إلى أنه لا بد من إخراج عين النجاسة كلحم ميتة وخنزير الخ، قلت: فلو تعذر أيضاً ففي القهستاني عن الجواهر: لو وقع عصفور فيها فعجزوا عن إخراجه فمادام فيها فنجسة فتترك مدة يعلم أنه استحال وصار حمأة وقيل مدة ستة أشهر، الخ. (۲)

جب کہ علت طہارۃ استحالہ ہے، یعنی مٹی گارا ہو جانا اس جانور کا، تو ظاہر ہے کہ ہر ایک جانور کے لئے بقدر چھوٹے اور بڑے ہونے کے، مدت مختلف ہوگی، اور یہ صورت بھی طہارت آب چاہ ہو سکتی ہے کہ جھام لگا کر اس کی مٹی نکلوائی جائے، تو جب بظن غالب ہڈیاں اس کی نکل جاویں اور گوشت و پوست کا گارا مٹی ہو جانا معلوم ہو جائے، پانی اس کا نکلوا دیا جائے، پانی پاک ہو جاوے گا۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۰۱/۱، ۲۰۲)

جس کنویں میں گھوڑا گر کر مر گیا، اسے کس طرح پاک کیا جائے:

سوال: ایک چاہ میں گھوڑا گر کر مر گیا، اس کو نکال کر تین سو ساٹھ ڈول نکالے گئے، لیکن گھوڑا گرنے سے قریب

(۱) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۶۔ ظفیر

(۲) رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۶۔ ظفیر

تین چار ماہ تک چاہ بندر ہا، پانی کسی نے نہیں نکالا، اب اس میں سے تین سوساٹھ ڈول نکالے گئے، پانی بالکل سیاہ ہوگیا تھا، اوراب بھی سیاہی مائل ہے، یہ چاہ پاک ہوگیا یا ہنوز نجس ہے، دوسری کیا تدبیر کرنی چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

قاعدہ کے موافق تو تین سوساٹھ ڈول نکالنے سے پاک ہوگیا۔(۱) لیکن اگر ایسی حالت میں کہ تمام پانی خراب ہوگیا ہے، کل پانی نکال دیا جاوے اوراس چاہ کو صاف کردیا جاوے، تو بہتر ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۳۹/۱)

کنویں میں کسی جانور کے مرکر سڑ جانے سے، کتنا پانی نکالنا ضروری ہے:

سوال: کنویں کے اندر، کسی جانور کے مرکرسڑ جانے سے، امام محمدؒ کے قول کے مطابق، تین سوڈول پانی نکالنے سے، کنواں پاک ہوجاتا ہے۔ ہمارے شہر کے کنوؤں میں، آٹھ سوڈول کے قریب پانی ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں تین سوڈول پانی نکالنا کافی ہوسکتا ہے، یا تمام پانی کا نکالنا ضروری ہے؟ جبکہ قوم میں سستی بھی پیدا ہوچکی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

اصل تو یہ ہے کہ تمام پانی نکالنا ضروری ہے، اگر پانی ختم نہیں ہوتا، بلکہ پیدا ہوتا رہتا ہے، تو دو عادل تجربہ کار لوگوں کی رائے معلوم کرلی جائے، وہ اس کنویں میں جتنا پانی بتائیں، اتنی مقدار نکال دی جائے۔ اس ضابطہ کے ماتحت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے، کہ وہاں عامۃً اسی قدر پانی ہوتا تھا، یہ بات نہیں کہ دوسوڈول کو بہرصورت متعین فرمایا گیا ہے۔(۳) اگر پانی زیادہ ہو، تو زیادہ نکالا جائے، یہاں تک کہ نکالنے سے عاجز ہوجائیں، باایں ہمہ ضعف وکم ہمتی کی بناپر، اگر دوسوڈول پر قناعت کرلی گئی، تب بھی کسی درجہ میں گنجائش ہے۔(۴) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۵۵/۵-۱۵۶)

(۱) وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلاث مائة وهذا أيسر. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل فى البئر: ۱۰۷/۱)

(۲) (ينزح كل مائها) الذى كان فيها وقت الوقوع (بعد إخراجه) ......(وإن تعذر) نزح كلها الخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل فى البئر: ۱۹۶/۱)

(۳) قلت: لكن مر، ويأتى أن مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار، علىٰ أنهم قالوا: إن محمدًا أفتىٰ بما شاهد فى آبار بغداد فإنها كثيرة الماء، وكذا ماروى عن الإمام من نزح مائة فى مثل آبار الكوفة لقلة مائها، فيرجع إلى القول الأول، لأنه تقدير ممن له بصارة وخبرة بالماء فى تلك النواحى، لا لكون ذلك لازمًا فى آبار كل جهة، واللّٰه أعلم. (رد المحتار: ۲۱۵/۱، فصل فى البئر، سعيد)

(۴) ردالمحتار، فصل فى البئر: ۲۱۱/۱ تا ۲۱۵، انیس

کنویں میں کتا گرا اور زندہ نکال لیا گیا، تو کتنا پانی نکالا جائے گا:

سوال: اگر کتا چاہ مسجد میں زندہ گر جائے اور فوراً ہی زندہ نکال لیا جائے، تو آب چاہ، کس قدر پانی نکالنے سے پاک ہوسکتا ہے؟ پانی چاہ میں بہت ہے، تمام پانی نکالنا نہایت دقت کا باعث ہے؟

الجواب

تین سوڈول پانی نکالنے سے اس صورت میں چاہ پاک ہوجاوے گا۔ (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۲۰۷)

کنویں میں بلی مرجائے تو کتنا پانی نکالا جائے:

سوال: دس ماہ ہوئے کہ کنویں میں بلی گر گئی، کنویں میں کول (کھوہ) ہے۔ بلی کو نکالنا چاہا تو کول میں گھس گئی اور بلی نکل نہ سکی، دوسو گھڑا پانی کنویں سے نکال کر پھینکا گیا، لیکن سوت زیادہ ہے، سب پانی نکل نہ سکا، کیا کیا جائے؟ جب کہ کنویں کا پانی شفاف اور صاف ہے اور بدبو بھی نہیں ہے۔

الجواب ـــــــ وباللّٰہ التوفیق

سوال میں یہ درج نہیں ہے کہ پانی کب نکالا گیا، بہر حال اگر کنویں میں پانی زیادہ ہے اور کل پانی نہ نکال سکے تو ڈھائی سوڈول متوسط ڈول سے نکال دیا جائے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالصمد رحمانی (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۸۱)

---

(۱) (وإن تعذر) نزح كل مائها...... (فبقدر ما فيها) الخ وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلٰث مأة وهذا أيسر وذلك أحوط. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۷-۱۱۸، ظفیر)

عن عطاء قال: إذا سقط الكلب في البئر فأخرج منها حين سقط نزح منها عشرون دلوًا فإن أخرج حين مات نزح منها ستون دلوًا أو سبعون دلوًا فإن تفسخ فيها نزح منها ماءها فإن لم تستطيعوا نزح مائة دلو وعشرون ومأة. (مصنف عبد الرزاق، باب البئر تقع فيه الدابة)

اس قول تابعیؒ میں ہے کہ کتا گر جائے تو پورا پانی نکالا جائے، اور وہ ممکن نہ ہو تو ایک سوبیس ڈول نکالے جائیں، اور اس قول تابعی" نزح مائة دلو وعشرون ومائة" کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دوسوبیس ڈول نکالے جائیں۔ حنفیہ نے اسی پر احتیاط کرتے ہوئے دوسوڈول نکالنے کا حکم فرمایا ہے۔ امام محمدؒ کے زمانے میں ان کے دیار کے کنواں میں عموماً دوسوڈول سے تین سوڈول پانی ہوا کرتا تھا، اس لئے انہوں نے فرمایا کہ دوسو ڈول نکال دئے جائیں تو یوں سمجھا جائے گا کہ پورے کنواں کا پانی نکال دیا، اور کنواں پاک ہوگیا۔ انیس

(۲) دوسو سے تین سوڈول تک نکال دیا جائے۔ (مجاہد) (إذا وقعت نجاسة).... (في بئر دون القدر الكثير).... (أو مات فيها).... (حيوان دموي).... (وانتفخ).... (أو تفسخ).... (ينزح كل مائها) .... (بعد إخراجه) إلا إذا تعذر الخ (وإن تعذر) نزح كلها لكونها معيناً (فبقدر ما فيها).... (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء) به يفتىٰ، وقيل يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلاثمائة وهذا أيسر وذاك أحوط. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۳۶۶-۳۷۲)

بکری یا بلی کنویں میں گرے اور پیشاب کردے تو کتنا پانی نکالا جائے:

سوال: ایک کنویں میں بکری گر گئی، یا کتا یا بلی گر گئی اور اس نے پیشاب کر دیا، تو اس کنویں کا کس قدر پانی نکالا جائے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس چاہ کا تمام پانی نکالنا لازم ہے، لیکن فقہانے بجائے تمام پانی کے تین سوڈول نکالنے کو جائز فرمایا ہے، پس اسی قدر یعنی تین سوڈول کافی ہیں، باقی پانی پاک ہوجاوے گا۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۰۷)

بکری وغیرہ کی جیر کنویں میں گرجائے تو کتنا پانی نکالنا چاہئے:

سوال: ایک کنویں میں بکری کی جیر (جو بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سے نکلتی ہے، اس میں رحم کا خون اور آنولی وغیرہ ہوتا ہے) ڈالی گئی، اور پانی میں سخت تعفن ہے، ایسی حالت میں کتنا پانی نکالنا چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اس کنویں کا سارا پانی نکالنا چاہئے، اور اگر سب پانی ختم نہ ہوسکے، تو تین سوڈول نکال دینا کافی ہوگا۔

كذا في الهداية وسائر كتب الفقه. (۲)

اور اگر اس کے ڈالنے کا وقت یقینی طور سے معلوم ہو،......تو اس وقت سے جس جس چیز کو اس کا پانی پہنچا ہو، وہ ناپاک ہے، اسے پاک کرنا چاہئے، اور جو نماز اس پانی سے وضو کر کے پڑھی ہے، اس کا اعادہ کرنا چاہئے۔

۲۶/صفر ۱۳۵۰ھ۔ (امداد المفتیین: ۲۴۶)

دو یا تین مرغ کنویں میں گر گئے، کتنے ڈول پانی نکالا جائے:

سوال: دو یا تین مرغ کنویں میں گر گئے اور زندہ نکل آئے، کتنا پانی نکالا جائے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

بیس یا تیس ڈول نکال دیئے جائیں: "**وإن كان سؤره مكروهاً يستحب أن ينزح منها عشرة دلاء ونحوها. آهـ**". (**كبيري، ص: ۱۵۷**) (۳) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللّٰہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۲/رمضان/۶۷ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۵۰)

(۱-۲) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۱۹۴، ظفیر/ الهداية: ۱/۴۱-۴۲، فصل في البئر. انيس

(۳) الحلبي الكبير، ص: ۱۵۹، فصل في البئر، سهيل اكيڈمي، لاهور

موٹر سے پانی نکالنے پر کنویں کی پاکی کا مسئلہ:

سوال: مرید صاحب کہتے ہیں، کنویں کی نجاست پاک کرنے کے لئے ڈول/بالٹی سے پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ کنویں پر لگی الیکٹرک موٹر کو انگلی سے دبایئے اور نیت کر لیجئے کہ مقررہ ڈول پانی، نجاست صاف کرنے کیلئے نکالنا ہے، ڈول کا اندازہ لگا کر بند کر دیجئے، نجاست صاف ہوگئی، اس سائنسی دور میں بہت آسان طریقہ سے اشارہ میں کام بن جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

هو المصوب

دریافت کردہ شکل میں اگر اتنی مقدار میں پانی نکالنے کا ظن غالب ہو جائے جتنا نکالنا واجب تھا، تو جائز ہے۔ کوئی حرج نہیں، ڈول سے نکالنا کچھ ضروری نہیں ہے، بلکہ مقدار مقرر کا نکالنا ضروری ہے۔ (۱)

تحریر: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۶۹/۱)

کنویں کا تمام پانی نکالنا:

سوال: کنویں کا تمام پانی نکالنے کا کیا مطلب ہے؟

الجواب

کنویں کا اتنا پانی نکالا جائے کہ اب ڈول نصف سے زائد بھر کر نہ آئے، اس وقت یہ پاک کہا جائے گا، اور تمام پانی نکالنے کا یہی مطلب ہے۔ قنیہ میں ہے:

ونزح البئر أن ينزح حتى لايمتلي من دلوها إلا نصفه فتطهر، انتهى. (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی: ۱۸۱-۱۸۲)

ناپاک کنواں دو تین سو ڈول سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں:

سوال: اگر شرعاً کل پانی چاہ کا ناپاک ٹھیرا، اور چاہ بھی موافق اس تعریف کے ”**إنهم كما نزحوا منع منها مثل ما نزحوا أو أكثر**“ چشمہ دار نہیں ہے، تو اس میں سے دوسو یا تین سو ڈول، نکالا نا موجب طہارت ہوگا یا نہیں، کیوں کہ جس قول سے دوسو یا تین سو ڈول ماخوذ ہیں، اس کی تضعیف محققین نے کی ہے، جیسا کہ شامی وغیرہ میں منقول ہے؟

الجواب

دوسو سے تین سو ڈول تک پانی نکالنا موجب طہارۃ ہے، اور اب اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے، سہولت کی وجہ سے اس کو اختیار کیا گیا ہے اور جب کہ بہت سے فقہا نے اس کو اختیار فرمایا ہے، اور مختار والیسر فرمایا ہے اور امام صاحب کی بھی

---

(۱) البئر إذا وجب نزح مائه كله و نزحوا كل يوم عشرين دلواً أو أكثر حتى نزحوا على التفاريق مقدار ما يطهر على التفاصيل التى اختلفوا فيها جاز لأن الواجب نزح ماء مقدر وقد وجد. (الفتاوىٰ الولوالجية: ۳۴/۱)

ایک روایت لکھی ہے، تو اس پر فتویٰ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وقيل: يفتٰى بمأتين إلٰى ثلٰث مأة وهذا أيسر. (قوله: وقيل الخ): جزم به فى الكنز والملتقٰى، وهو مروى عن محمد وعليه الفتوىٰ، خلاصة وتاترخانية عن النصاب، وهو المختار، معراج عن العتابية، وجعله رواية فى العناية عن الإمام، وهو المختار والأيسر كما فى الاختيار، وأفاد فى النهر: أن المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة. (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۲۳۵/۱، ۲۳۶)

تین سوڈول کے بارے میں امام محمدؒ کے قول کی تحقیق:

سوال: طہارت بیر میں امام محمد صاحب رحمہ اللہ کا قول تین سوڈول کا جو منقول ہے وہ معلول بعلت ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دیار میں اسی قدر پانی کنوؤں میں ہوتا تھا، اب ہمارے دیار کے لوگ خواہ کم ہمتی سے یا بے سامانی سے، کل پانی کے اخراج میں بہت نالاں ہیں، سو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جو کنویں ایسے ہیں کہ جن کا پانی بدقت تمام یا بسہولت کل نکل سکتا ہے، ان کے طہارت کا حکم بھی تین سوڈول پر دے دینا ثابت ہے یا نہیں، پھر اگر امام محمد صاحب کے قول کی حجت لی جائے، تو اس علت پر نظر کیوں نہیں ہوتی، جو ان کو ملحوظ تھی؟

الجواب

واقع میں علی الاطلاق، تین سوڈول کا فتویٰ مسلک ضعیف ہے، راجح یہی ہے کہ علت پر نظر کی جاوے، لیکن چونکہ بعض کا فتویٰ علی الاطلاق ہے، عوام کی آسانی کے لئے مرجوح قول لے لینا بھی جائز ہے۔ کما صرحوا به، اس لئے زیادہ تنگی ضروری نہیں۔ فقط واللہ اعلم (الامداد: ۳/۱)

(شامی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کل پانی نکل سکے، تو کل نکالا جاوے اور اگر کل نہ نکل سکے، تو اب تقدیر کی ضرورت ہوگی، اور تقدیر میں اختلاف ہے، بعض نے قول عدلین کا اعتبار کیا ہے، اور بعض نے بوجہ تیسیر کے، تین سو ڈول پر، فتویٰ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن کنوؤں کے متعلق سائل سوال کرتا ہے، یہ تقدیر ان سے متعلق نہیں ہے اور نہ اس پر کسی کا فتویٰ ہے۔ پس قولِ مذکور محل تأمل ہے۔) فقط واللہ اعلم۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ

(نوٹ) یہ اضافہ تصحیح الاغلاط سے کیا گیا ہے، جو امداد الفتاویٰ جلد اول میں ہے۔ (۲) (امداد الفتاویٰ جدید جلد اول، صفحہ ۷۰)

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، فصل في البئر: ۱۹۸/۱، ظفیر

(۲) یعنی قوسین کے درمیان کی عبارت تصحیح الاغلاط سے اضافہ شدہ ہے، اور یہ رسالہ امداد الفتاویٰ جلد اول کے شروع میں موجود ہے۔

تنبیہ:
مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی ترتیب میں ''لیکن چونکہ الخ'' تک کی عبارت رہ گئی ہے، حالانکہ قوسین کی بحث سمجھنے کے لئے اس کا ہونا اشد ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے الامداد: ۳/۱، سے بڑھائی ہے۔ سعید احمد پالنپوری

ناپاک کنویں کی پاکی میں امام محمدؒ کے قول پرفتویٰ:

سوال: طہارت بیر میں امام محمد رحمہ اللہ کا فتویٰ جو تین سوڈول کا ہے، اس کو اختیار کرنا اور اس پر فتویٰ دینا، احناف کا، درست ہے یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

قال اللّٰہ تعالیٰ : "يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ". (۱)

پس جبکہ امام محمدؒ کے قول میں یسر ہے اور فقہا نے اس پر فتویٰ دیا ہے، تو بوجہ یسر کے اس کو اختیار کرنا اور اس پر فتویٰ دینا جائز ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۱۰/۱)

کنویں کے پانی کے مسائل میں وسعت ضروری ہے:

سوال: حامداً ومصلیاً ومسلماً! کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: کہ جب کوئی جانور مثل گلہری وغیرہ کے، کنویں سے پھٹا پھولا برآمد ہو، اندریں صورت سارا پانی کنویں کا نکالا جاوے، یا فقط دوسوتین سوڈول پر کفایت کی جاوے، جیسا کہ بعض رسائل میں مسطور ہے۔ باوجود مالدار اور ذی استعداد ہونے کے اہل محلّہ کے، اور بوقت متعذر ہونے اخراج سارے پانی کے، سب پانی کیوں کر نکالا جاوے؟ اور اگر باوصف علم ضعف روایت ہذا یاماً ول ہونے روایت مسطور کے تین سوڈول نکال کر، اسی کنویں کے پانی سے باوصف ہونے پانی موجودہ کنویں کی، چار پانچ ہزار ڈول، اسی سے وضو کرتے رہے، نمازیں پڑھتے رہے، وہ نمازیں واجب الاعادہ ہوں گی، یانہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ ھو الموفق للصواب

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین، اللّٰھم رب زدنی علماً!

کوئی نجاست کنویں میں گر جائے، بقول راجح سارا پانی نکالا جائے گا، نہ کہ دوسوتین سوڈول۔

---

(۱) المشقة تجلب التيسير والأصل فيها قوله تعالىٰ: "يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" (سورة البقرة) وقوله تعالىٰ: "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ". (سورة الحج) وفي الحديث: "أحب الدين إلى اللّٰه تعالىٰ الحنفية السمحة" قال العلماء: يتخرج علىٰ هذه القاعدة جميع رخص الشرع وتخفيفاته. (الأشباه والنظائر: ص۹۵، ۹۶)

(۲) وقيل: يفتىٰ بمأتين إلىٰ ثلٰث مأة وهذا أيسر (الدر المختار) جزم به في الكنز والملتقىٰ، وهو مروي عن محمدؒ، وعليه الفتوىٰ. خلاصة وتاتارخانيه عن النصاب. وهو المختار. معراج عن العتابية. وجعله في العناية رواية عن الإمام، وهو المختار والأيسر كما في الاختيار، وأفاد في النهر: أن المأتين واجبتان والمأة الثالثة مندوبة. (ردالمحتار، فصل في البئر: ۱۹۸/۱، ظفیر)

كما في الهداية: وإذا وقعت في البئر نجاسة نزحت، وكان نزح ما فيها من الماء طهارةً لها بإجماع السلف، ومسائل البئر مبنية على اتباع الآثار دون القياس. (۱)

ترجمہ: اور جب کنویں میں ناپاک چیز گر جائے تو اس کا پانی نکالا جائے، اور باجماع سلف یہ پانی کا نکالا جانا اس کنویں کے لئے مطہر و پاک کرنے والا ہوگا۔

علی هذا! جب کوئی جانور چھوٹا یا بڑا، کنویں میں پھٹا پھولا برآمد ہو، سارا پانی نکالنا چاہئے، جیسے بوقت مرجانے بڑے جانور مثل بکری وغیرہ کے، سارا پانی نکالا جاتا ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے:

"وإن ماتت فيها شاة أو آدمي أو كلب نزح جميع ما فيها من الماء، لأن ابن عباسؓ وابن الزبيرؓ أفتيا بنزح الماء كله حين مات زنجي في بئر زمزم، فإن انتفخ الحيوان فيها أو تفسخ نزح جميع ما فيها صغر الحيوان أو كبر، انتهىٰ. (۲)

ترجمہ: اور اگر کنویں میں بکری یا آدمی مرجائے یا کتا گر کر مرجائے، تو اس کا تمام پانی نکالا جائے گا۔ کیوں کہ حضرت ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے تمام پانی نکالنے کا فتویٰ دیا تھا، جب ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر کر مرگیا تھا۔ اگر اس میں جانور پھول گیا یا پھٹ گیا (اس وقت بھی) تمام پانی نکالا جائے گا، جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔

اور اگر بوجہ کثرت پانی کے بالکل صاف کرنا متعذر ہو، تو دو عادل آدمیوں کے اندازہ کے موافق، جن کو معاملۂ پانی میں بصارت ہو، پانی موجودہ نکلوایا جاوے، پینداجھاڑ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

كما في الدر المختار: (وإن تعذر) نزح كلها لكونها معيناً (فبقدر ما فيها) وقت ابتداء النزح، قاله الحلبيؒ، (يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين، لهما بصارة بالماء)، به يفتى. (۳)

وقال الشاميؒ شارحه: هو الأصح، كافي، ودرر، وهو الصحيح، وعليه الفتوىٰ، ابن كمال: وهو المختار، معراج، وهو الأشبه بالفقه، هداية، أي الأشبه بالمعنى المستنبط من الكتاب والسنة. (۴)

اس کے شارح علامہ شامی نقل کرتے ہیں کہ کافی اور درر میں اس کو اصح قرار دیا ہے اور ابن کمال نے اس کو **هو الأصح** اور **عليه الفتوىٰ** سے ذکر کیا ہے اور معراج میں **هو المختار** کے لفظ سے اور ہدایہ میں **هو الأشبه بالفقه** کے الفاظ سے اس کو ذکر کیا ہے۔

---

(۱) الهداية، ص ۲۴، ج ۱، فصل في البئر، مصطفائي، کانپور، ۱۲۸۹ھ، ج ۱ص ۴۱، دیوبند۔ نور الحسن کاندھلوی

(۲) الهداية: ج ۱ص ۲۷، فصل في البئر، مصطفائي، کانپور، ۱۲۸۹ھ، نور الحسن کاندھلوی

(۳) الدر المختار: ج ۱ ص ۳۹، فصل في البئر، عكس مجتبائي، ديوبند، ۱۳۳۲ھ، نور الحسن کاندھلوی

(۴) شامی، ج ۱ص ۱۴۳، فصل في البئر، مجتبائی دہلی، ۱۲۸۷ھ شامی: ص ۲۱۴ و ۲۱۵ ج ۱، دار الفکر بیروت، ۱۳۹۹ھ، نور الحسن کاندھلوی

اور چونکہ یہ قول کتاب وسنت یعنی قرآن وحدیث کے موافق ہے، اور روایت دوسوڈول کی، اس کے مقابلے میں غیر معتبر ہے، یاماً ول اور مقید بآبار بغداد، لہذا صاحب الہدایہ نے صراحت کردی، فقال:

فکأنه بنیٰ قوله علی ماشاهد فی آبار بغداد.

اور صاحب درمختار نے روایت دوسوتین سوڈول کو، بعد بیان روایت مذکور کے بہ لفظ قیل جوضعفِ روایت کی طرف اشارہ ہے، نقل کیا (ہے) حیث قال:

وقیل: "یفتیٰ بمأتین إلیٰ ثلثمائة".

اور پھر شامی نے شرح لفظ قیــــل میں خوب ہی تردیداور تضعیف (روایت مذکورہ دوسوڈول کے بعد، بیان اقوال مختارین) روایت ہذا کی ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے:

(قوله: وقیل الخ): جزم به فی الکنز والملتقیٰ، وهو مروی عن محمد، وعلیه الفتویٰ، خلاصة وتاتارخانیة عن النصاب. (۱)

ترجمہ: مصنف کا قول، قیل، اسی پر کنز اور ملتقیٰ میں جزم ہے اور یہی امام محمدؒ سے مروی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

یہ جو درمختار میں ہے کہ بعض کا فتویٰ دوسوڈول کی روایت پر ہے، ایسا ہی کنز اور ملتقیٰ الابحر میں ہے اور یہ قول امام محمد کا ہے، اور صاحب خلاصہ لکھتے ہیں کہ اس پر فتویٰ ہے اور ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے، بموافقت نصاب۔

وهو المختار، معراج عن العتابیة، وجعله فی العنایة روایةً عن الإمام. (۲)

اور صاحب معراج نے عتابیہ سے (نقل کرکے) مختار قرار دیا ہے اور اس کو عنایہ میں امام (ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

وهو المختار والأیسر کما فی الاختیار، وأفاد فی النهر أن المأتین واجبتان والمائة الثالثة مندوبة"...... اور عنایہ میں اس روایت کو امام صاحب کی طرف منسوب کرکے مختار لکھا ہے۔

فقد اختلف التصحیح والفتویٰ، وضعف هذاالقول فی الحلیة وتبعه فی البحر بأنه إذاکان الحکم الشرعی نزح الجمیع فالاقتصار علیٰ عدد مخصوص یتوقف علیٰ دلیل سمعی یفیده و أین ذلک؟ بل المأثور عن ابن عباسؓ وابن الزبیرؓ خلافه حین أفتیا بنزح الماء کله حین مات زنجی فی بئر زمزم، وأسانید ذلک الأثر مع دفع ما أورد علیها مبسوطة فی البحر وغیره. (۳)

(۱)　شامی، ج۱ص۱۴۳، فصل فی البئر، مجتبائی دهلی ۱۲۸۷ھ شامی: ج۱ص۲۱۵، دارالفکر بیروت ۱۳۹۹ھ۔ نورالحسن کاندھلوی

(۲)　شامی: ج۱، ص۲۱۵، دارالفکر بیروت ۱۳۹۹ھ، نیز ملاحظہ ہو: البحرالرائق، ج۱ص۱۱۹۔ نورالحسن کاندھلوی

(۳)　الف، شامی: ج۱ص۱۴۳، مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ نیز النہر الفائق۔۔۔۔ نیز البحرالرائق: ص۱۱۷ج۱، ب، شامی: ج۱ ص۲۱۵ (دارالفکر بیروت ۱۳۹۹ھ) نورالحسن کاندھلوی

دوسوڈول نکالنا واجب ہے اور تین سوڈول مستحب۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ مفتیٰ بہ روایت دوسوڈول، اور کل پانی میں، ان کتابوں سے معلوم ہوا کہ اختلاف ہے، مگر دوسوڈول کی روایت کو صاحب حلیہؒ اور البحرالرائق نے اس دلیل کے ساتھ ضعیف لکھا ہے، کہ جب احادیث صحیحہ سے سب پانی نکالنا ثابت ہے، پھر دوسوڈول پر کفایت نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ کسی حدیث قوی سے اس کا ثبوت نہ ہوجائے اور حدیث کیا کسی دلیل شرعی سے، اس روایت کا ثبوت نہیں، بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے، اس کے برخلاف ثابت ہے، کہ دونوں صحابہؓ نے سارے پانی نکالنے کا حکم دیا تھا، جب ایک حبشی چاہ زمزم میں مرگیا تھا۔

اور اس حدیث کی سند مع جواب ان اعتراضوں کے، جو بعض حضرات نے کئے ہیں، مفصل البحرالرائق وغیرہ میں لکھے ہیں:

قال في البحر: و كأن المشايخ إنما اختاروا ماعن محمدؒ، لانضباطه كالعشر تيسيرًا كمامر، آه قلت: لكن مر ويأتي أن مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار، علىٰ أنهم قالوا: إن محمدًا أفتىٰ بما شاهد في آبار بغداد فإنها كثيرة الماء، وكذا ما روى عن الإمام من نزح مائة في مثل آبار الكوفة لقلة مائها، فيرجع إلى القول الأول، لأنه تقدير ممن له بصارة وخبرة بالماء في تلك النواحي، لا لكون ذلك لازماً في آبار كل جهة. والله أعلم. (۱)

ترجمہ: بحر میں ہے کہ بعض مشائخ امام محمد رحمہ اللہ کی روایت کو بطریق اندازہ کے اس طرح قبول کرتے ہیں، جیسے دہ دردہ کے اندازہ کو حوض میں بغرض آسانی۔

(شامیؒ لکھتے ہیں): مگر میں کہتا ہوں کہ: پہلے بھی گذر چکا ہے اور آئندہ آوے گا، کہ کنویں کے مسائل احادیث پر مبنی ہیں، علاوہ بریں، وہی مشائخ فرماتے ہیں کہ امام محمدؒ کا فتویٰ بغداد کے کنوؤں کے پانی کے اندازہ کے موافق تھا، کہ ان میں...... پانی بہت تھا،......۔ اور اسی طرح امام صاحب کا فتویٰ کوفہ میں ایک سو ڈول کا،...... بوجہ کم ہونے پانی کے، پس دونوں قول کا مآل اسی اول قول کی طرف ہوگیا، کہ کل پانی موجودان آدمیوں کے اندازہ سے نکلوادیا جائے، جو اس شہر کے پانی کے اندازہ سے واقف ہوں۔ نہ یہ کہ ایک شہر (کے کنویں) کے اندازہ کے موافق، سب شہروں کے کنوؤں میں یکساں فتویٰ لازم ہوجاوے۔

اور جب بصورت عدم تاویل وتقیید مرجوح ہونا روایت ہذا کا باحسن وجہ معلوم ہوگیا، پھر فتویٰ دینا روایت مرجوح پر باوجود موجود ہونے، قول قوی مدلل کے، جہالت ہے اور خرق اجماع۔

(۱) البحر الرائق: ج۱ص۱۲۹، نیز شامی: ج۱ص۱۴۳، فصل في البئر (مجتبائی دہلی) شامی: ج۱ رص۲۱۵، دارالفکر بیروت، نور

كما في مقدمة الدر المختار: وأن الحكم والفتيا بالقول المرجوح جهل وخرق للإجماع.(۱)

ترجمہ: جیسا کہ درمختار میں ہے کہ حکم اور فتویٰ قول مرجوح پر، جہالت اور اجماع کے خلاف ہے۔

قال الشامي في شرحه: (قوله: بالقول المرجوح) كقول محمد مع وجود قول أبي يوسف، إذا لم يصحح أو يقوّ وجهه.(۲)

علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے: کہ قول مرجوح کی بات، جیسے امام محمد کا قول امام ابو یوسف کا قول ہوتے ہوئے، جب کہ قول اول صحیح نہ ہو اور اس کی تقویت کی کوئی وجہ ہو۔(۳)

اور جب مقید یا غیر معتبر ہونا روایت دو سو تین سوڈول کا بخوبی معلوم، پھر جن لوگوں نے باوصف علم عدم اعتبار روایت مذکور، اس پانی سے غسل اور وضو کر کے نماز پڑھی گنہگار رہوئے اور وہ سب نمازیں واجب الاعادہ ہوئیں، بوجہ علم نجاست اب بوجہ عدم اعتبار روایت دو صد دلو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

حررہ العبد الضعیف محمد دیدار علی رضوی حنفی

جواب صحیح ہے۔ محمد دلاور علی حنفی

جواب بہت صحیح بلکہ اصح ہے۔ ابو محمد عبد الرحمٰن پنجابی ثم الالوری

المجیب مصیب۔ محمد عبد الرحیم مفتی راج الور

صح الجواب۔ محمد کرامت اللہ خان

واضح ہو کہ مولانا کرامت اللہ صاحب نے جو فی زمانہ آفتاب دہلی ہیں، اور مقتدا اور استاد بڑے بڑے عالموں کے، جو مدرسہ حسین بخش پنجابی واقع دہلی کے واعظ ہیں۔ اس فتویٰ کی تائید میں معہ مہر مولوی جمیل صاحب، چونکہ بہت بڑا فتویٰ مرتب فرما کر بھیجا تھا، لہذا بالغرض اختصار کے کہ رسالہ بہت دراز نہ ہو جائے، ان کے دستخط پر فقط کفایت کی گئی، فتویٰ میرے پاس موجود ہے۔ یہ عبارت طویلہ اور جواب سب صحیح ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ تفسخ حیوان سے جب کل پانی نجس ہو جائے، تو بصارت اہل بصیرت پر اعتماد کیا جائے، کہ پانی جدید کنویں میں ظاہر ہو جائے، یا تخمینہ کر کے اس قدر پانی نکال دیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

عبد الرحمٰن پانی پتی عفی عنہ، بقلم عبد السلام انصاری عفی عنہ، تحریر: ۱۷/ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

---

(۱) الدر المختار، مقدمة المصنف: ج۱/ ۱۵، عکس مجتبائی، نیز شامی: ج۱/ ص۷۴-۷۵، دار الفکر بیروت، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء، نور

(۲) شامی: ج۱/ ص۱۵، مطلب لا يجوز العمل بالضعيف حتى لنفسه عندنا، مجتبائی دہلی، ۱۲۸۷ھ، نیز شامی: ج۱ ص۷۴-۷۵، دار الفکر بیروت، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء، نور

(۳) یعنی قول اول کی نہ تصحیح کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی تقویت کی کوئی وجہ ہو، انیس

یہ دستخط مولانا عبدالرحمٰن صاحب قاری محدث پانی پت کے ہیں جو شاگرد رشید ہیں مولانا شاہ محمد اسحاقؒ کے، بوجہ کبرسنی اورضعف کے، دستخط اور مہر مولانا کے صاحبزادہ کلاں عبدالسلام صاحب سے لکھوائے ہیں۔

یہ فتویٰ جب بخدمت مولانا رشید احمد گنگوہی ہمراہ عریضہ اول بھیجا گیا، فتویٰ بلا مہر واپس فرمایا۔ لہذا نقل بعینہٖ اس مکتوب مولانا کے جو متعلق اس فتویٰ کے ہے، نقل کی جاتی ہے اور بعدہ جو جواب استفتاء مرسلہ پر، ہمراہ عریضہ مذکورہ تحریر فرمایا ہے، معہ مضمون استفتا تحریر ہوتا ہے۔

تحقیق از حضرت مولانا گنگوہی:

از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون! آں کہ آپ کا مکرمت نامہ پہنچا، باب تطہیر آب چاہ میں وسعت بہت مناسب ہے، بلکہ ضروری ہے، ورنہ بہت حرج ہو جاتا ہے۔ چونکہ بہت علما کا فتویٰ اس پر بھی ہو چکا ہے اور تمام پانی کے نکالنے میں دقت اور دشواری ظاہر ہے، اگرچہ بعض جگہ سہل ہو، اور احکام شرع عموم پر ہوتے ہیں، تو سہولت کی روایت پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا بہتر ہے، اور ہمارے دیار کے چاہ کثیر الماء ہیں، گمان کرتا ہوں کہ الور کے کنویں بھی ایسے ہی ہوں۔ تو فتویٰ امام محمدؒ کا ایسے ہی چاہ میں دوصد دلو کا ہے، چنانچہ آپ خود شامیؔ سے آخری عبارت نقل فرماتے ہیں اور قلیل الماء چاہ عرب اور پہاڑ کے ہوتے ہیں، بعض چاہ دہلی میں بھی بندہ نے ایسے دیکھے کہ پانی ان کا موجود، قدر دو سو تین سو ڈول کا ہوتا ہے، سو اس میں تمام آب نکالنا دشوار نہیں ہوتا۔ بندہ نے مدرسہ دارالبقاء دہلی کے چاہ کو بھی دیکھا اور تجربہ کیا کہ وہ ناپاک ہوا، تو اسی قدر دلو نکالے، پھر اس قدر پانی اس میں رہا کہ ڈول اس میں نہیں ڈوبا، بعد دو تین پہر کے اس میں پانی پھر جمع ہوا اور دوسرے روز پانی مثل سابق ہو گیا۔ تو شامیؔ یہ توفیق کرتا ہے کہ تمام آب کے نکالنے اور دوصد دلو میں توفیق حاصل ہے۔ پس آپ بھی دوصد دلو پر فتویٰ اگر دیں، اپنے ممالک میں، تو قطع نظر سہولت کے مدعیٰ حاصل ہے۔ اور پھر امام صاحب کوئی تحدید نہیں فرماتے، رائے مبتلیٰ بہم پر چھوڑتے ہیں، اگر کسی کو یہ ظن ہو جائے کہ دو سو ڈول سے کم ہی میں، سب پانی موجود نکل گیا ہے، تو اس کے نزدیک چاہ پاک ہو گیا۔

الحاصل پانی کے باب میں وسعت ضروری ہے اور چاہ کے مسائل میں، اس قدر تنگی صعوبت سے خالی نہیں، اس واسطے صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینے میں، اس قدر شبانہ روز کی نجاست میں تمام فرش وظروف مسجد ومحلّہ ناپاک ہوتے ہیں، اور ثوب اور جس جس شئے کو رطوبت لگے اور یہ خشک رطب شئے کو لگا، سب نجس ہوا ہے، تو سخت دشواری ہے۔ فقط والسلام

تحقیق المسائل۔ مولانا دیدار علی الوری (ص ۱۱ تا ص ۱۸، طبع اول بلا سنہ) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۲۴ تا ۱۲۹)

کنویں کی پاکی سے متعلق آسان ترکیب اور امام محمدؒ کے قول کی تحقیق:

بخدمتِ اقدس استاذی المکرّم حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ایک مسجد سے متعلق ایک بڑا کنواں ہے، جس سے محلّہ کے لوگ بھی پانی بھرتے ہیں، وہ دردہ کنواں کے نام سے مشہور ہے، لیکن قطراس کا ساڑھے دس ہاتھ ہے، پانی اس میں اتنا ہے کہ سب پانی نکالنے میں کم وبیش سو روپیہ مصارف پڑتے ہیں، جس کیلئے نہ تو اس زمانہ میں چندہ آسان اور نہ بیل وغیرہ ملنے میں آسانی۔ بایں وجوہ جب ناپاک ہوجاتا ہے، تو سالوں ناپاک پڑا رہتا ہے، چنانچہ اس بار بھی تقریباً تین چار سال سے ناپاک پڑا ہوا ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے مواقع میں شریعت کا آسان ترین حکم کیا ہے؟

ایک بات اور عرض کردوں کہ پانی اطراف میں نادر بھی ہے، کام بہرحال چل ہی رہا ہے، لیکن بدقت، گویا ایسی مجبوری بھی نہیں ہے کہ اس کے بغیر کام رُکا پڑا ہو، ورنہ چار سال کیسے گذرتے۔ ہاں! محلّہ والوں کو عمدہ شیریں پانی سے محرومی ضرور ہے، اور مسجد والوں کو وضو وغسل وغیرہ میں دقت ہے۔ ایسی صورت میں:

(۱) کیا اس کی پاکی کی صرف یہی شکل ہے کہ موجودہ پانی، جس طرح ہوسکے، مصارفِ کثیرہ خرچ کرکے، نکالا جائے، اور کوئی صورت نہیں؟

(۲) امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول تین سوڈول والے کی علماء فتاویٰ کے نزدیک کیا حیثیت ہے؟

(۳) اگر معتبر ہے، تو کیا اس جیسی صورتیں اس میں داخل ہیں؟

(۴) یاد پڑتا ہے کہ حضرت تھانویؒ کے کسی فتویٰ میں اس کے ضعف کو تسلیم کرنے کے باوجود، اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔

(۵) اگر امام کا قول مقید بقیود ومشروط بشرائط ہے، تو وہ قیود وشرائط کیا ہیں، جن کے ہونے پر تین سوڈول کا قول مفتیٰ بہ ہوسکتا ہے؟

چونکہ جناب والا جیسے وسیع النظر کے سامنے اس کی پوری بحث ہوگی، اس لئے امید کرتا ہوں کہ وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کی تقریر فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ خدا معلوم! کیوں جی چاہا کرتا ہے کہ پانی کے معاملہ میں نرم سے نرم قول اختیار کیا جائے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس خیال کا مؤید ہوجاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، جناب والا سے مفصل تقریر معلوم کرکے اس تردد کو ہمیشہ کے واسطے ختم کردوں گا۔ (عبدالرحمٰن جامی، مدرسہ اسلامیہ فتح پوری، ۱۵ر محرم ۷۰ھ)

الجواب ــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

(۱) اصل تو یہی ہے، لیکن رفعِ حرج کیلئے تیسیراً دوسری صورت بھی ہے، **کما سیجیء.**

(۲) بعض نے اس کو مفتیٰ بہ کہا ہے، بعض نے تضعیف کی ہے۔

(۳) داخل ہے، لاشتراک العلة وهی الیسر.

(۴) صحیح ہے، ایسے موقعہ پر ایسے فتویٰ کی گنجائش ہے۔

(۵) " (وإن تعذر) نزحُ كلها لكونها معيناً، (فبقدرمافيها) ابتداء النزح، قاله الحلبی، (يؤخذ ذلک بقول رجلين عدلين لهما بصارةٌ بالماء)، به يفتٰی. وقيل: يفتیٰ بمأتين إلٰی ثلٰثمائة، وهذا أيسر، وذلک أحوط، آه".

(قوله: وإن تعذر): كذاعبرفی الهداية وغيرها. وقال فی شرح المنية: أی بحيث لايمكن إلا بحرج عظيم اهـ. فالمراد به التعسر، وبه عبرفی الدرر.

(قوله: وقيل الخ): جزم به الكنزوالملتقیٰ، وهومروی عن محمد، وعليه الفتویٰ، خلاصة وتاترخانية عن النصاب، وهوالمختار، معراج عن العتابية. وجعله فی العناية روايةً عن الإمام، وهو المختاروالأيسر كما فی الاختيار.

وأفاد فی النهر: أن المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة. فقد اختلف التصحيح والفتویٰ. وضعف هذا القول فی الحلية، وتبعه فی البحر: بأنه إذاكان الحكم الشرعی نزح الجميع، فالاقتصارعلٰی عدد مخصوص يتوقف علٰی دليل سمعی يفيده، وأين ذلک؟الخ.

قال فی النهر: وكأن المشائخ إنما اختاروا ماعن محمد لانضباطه كالعشرتيسرًا، كمامرّ، آهـ" شامی. (۱)

" فقد ظهربما ذُكر: أن الأخذ بقول محمد والعمل به فی مواضع الحاجة جائز، والحاجة دفع العسروتحصيل اليسروهو الشرط". فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۴/محرم/۷۰ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۲۵/محرم/۷۰ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۳/۵-۱۴۵)

---

(۱) الدرالمختارمع رد المحتار: ۱/۲۱۴، فصل فی البئر، سعید